مشہور تابعی حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کے ارشادات و واقعات کا روح پرور مجموعہ

# بولوں سے حکمت پھوٹے


تالیف

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ



نعمانی بک ڈپو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سچ ہے کہ پاکیزہ فطرت ہستیوں کی زندگی کا مرقعِ زیبا
حوصلوں میں بلندی، عزائم میں پختگی، ولولوں میں جولانی، اِیمان میں توانائی
اور قوتِ فکر و عمل میں برق آسا سرعت و چمک پیدا کر دیتا ہے

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

# بولوں سے حکمت پھوٹے

مشہور تابعی حضرت مالک بن دینار -رحمہ اللہ ورضی عنہ- کے اِرشادات وواقعات کا وہ روح پرور مجموعہ جو آن کی آن میں دنیائے قلب و باطن یکسر بدل کر رکھ دے۔

-: **تالیف** :-

محمد اَفروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

بِأَبِي أَنتَ وأُمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الأُمِّيُّ

# تفصیلات


کتاب : بولوں سے حکمت پھوٹے

تالیف : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی.....................



پروفیسر: دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

پرنسپل: جامعۃ المصطفیٰ، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

afrozqadri@gmail.com



تصویب : علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری- مدظلہ النورانی-

نظرثانی : ڈاکٹر مختار گل ہاشمی- کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

کتابت : فہمی چریاکوٹی

صفحات : ایک سو چوراسی (۱۸۴)

اشاعت : 2014ء - ۱۴۳۵ھ

قیمت : ؍روپے

طباعت :


o رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ o

# میرے مولا!

# تیرے نام

## محض تیری توفیق و عنایت سے یہ کچھ ہو سکا

بایں مقصد کہ شوقِ ملاقات کی چنگاری تیرے بندوں کے دِلوں میں بھڑک اُٹھے

نیم شبی کی خلوتوں میں اُن کی آنکھیں تیرے لیے ساون بھادوں بن جائیں

خوفِ آخرت اور حساب ہائے قبر و حشر اُنھیں مرغِ بسمل بنا دیں

تیرے ذِکر و فکر کی للک اُن کے رگ و پے میں سما جائے

اور وہ صرف اور صرف تیرے ہو جائیں

طالب رحمت و مغفرت

**ابو رفقه محمّد افروز قادری چریاکوٹی**

# فہرست

☆ آج کا اِنسان صرف دولت کو خوش نصیبی سمجھتا ہے اور یہی اس کی بدنصیبی کا ثبوت ہے۔

# دو باتیں

حمداً للّٰہ و صلوٰۃً و سلاماً علیٰ مُصطفاہ و علیٰ آلہ
و صحبہ و من والاہ، فی مبدأ الأمر و منتھاہ .

اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین، ہمارا معبودِ حقیقی اور خالق و مالک ہے۔ یہ کائناتِ ارضی وسماوی اور جو کچھ اس میں ہے' اسی کا بنایا ہوا ہے۔ وہ رحمٰن ورحیم' اپنے بندوں کو کیسے کیسے نوازتا ہے اور اُن پر کس قدر مہربان ہے اس کا پورا بیان کسی سے کہاں ہوسکتا ہے!۔ اس کی کمالِ معرفت کسے نصیب!!۔ کتنے اچھے ہیں وہ لوگ جو اُس کی حمد وثنا کرتے رہتے ہیں اور اُس کی شکرگزاری میں لگے رہتے ہیں۔

اُس مالک ومولا کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ایمان جیسی بیش بہا نعمت ہمیں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ عطا فرمائی۔ ہمیں رب العزت جل مجدہ کی پہچان بھی رسولِ گرامی وقار ﷺ کی بدولت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے سب سے آخری اور سب سے پیارے رسول (ﷺ) مقصودِ دوعالم اور وجہ تخلیق کائنات ہیں۔ وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ تمام نعمتیں ہمیں انہی کے طفیل ملی ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے پایاں شکرواحسان ہے کہ اس نے اپنے سب سے افضل واعلیٰ اور خیرالخلائق رسولِ اکرم ﷺ کا ہمیں امتی اور غلام بنایا، اسی نسبت کو ہم اپنا بہت بڑا اِعزاز سمجھتے ہیں۔ دین ودنیا کی ہر بھلائی اور دنیوی واُخروی ہر کامیابی ہمارے لیے اسی نسبت کی پابندی اور پختگی میں ممکن ہے، اور اسی نسبت کی قدر میں ہماری نجات کی ضمانت ہے۔

نبی آخرالزماں، فخر کون ومکاں حضور شفیع عاصیاں صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مقدس و مطہر اہل بیت، معزز ومکرم اصحاب اور ان کی امت کے برگزیدہ اولیا وعلماے حق کی محبت

☆ 'اِخلاص' دنیادار کے لیے لغت کا ایک لفظ ہے؛ مگر اہل محبت کے لیے بجائے خود ایک مکمل لغت ہے!۔

وعقیدت اور تعظیم وتکریم ہمارا اِیمانی اور روحانی سرمایہ ہے یہی وابستگیاں ہمیں صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے ہوئے ہیں۔

اے ربّ کائنات! ساری تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔تو وحدہٗ لاشریک ہے۔باغوں میں کھلے ہوئے پھولوں کا حسن دل فریب، دریاؤں کی روانی، صحراؤں کی ویرانی، آسمانوں کی وسعتیں، اور مہ وسال کی گردشیں تیرے خالق مطلق ہونے پر کافی دلیل ہیں۔مولا! تو نے ہم پر اپنی نعمتوں کی برسات کردی ہے، آخر تیری کن کن نعمت کا شکر اَدا کیا جائے!۔

جو تتلیوں کے پَروں پر بھی پھول کاڑھتا ہے
یہ لوگ کہتے ہیں'اُس کی' کوئی نشانی نہیں

اے ربّ جلیل! تیری تعریف میں صبح وشام' عندلیبانِ چمن کے نغموں سے فضا معمور رہتی ہے۔بے شمار فرشتے ہر وقت تیرے حضور سربسجود رہتے ہیں۔کوہ ودمن سے سبحان تیری قدرت کی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں؛لیکن تیری تعریف کا حق پھر بھی اَدا نہیں ہوتا۔اور ہو بھی کیسے؟ دنیا جہان کے سمندر سیاہی بن جائیں، یہ خشک ہو سکتے ہیں؛لیکن تیری تعریف کا حق اَدا نہیں ہوسکتا۔

اے مالک ومولا! تیرے بعد تیرے دلبر، شفیع محشر وساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ہے۔ہم تیری ہی توفیق سے تیرے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور اِلتجا کرتے ہیں کہ آقا! کروڑوں درود ہوں آپ کی ذاتِ ستودہ صفات پر کہ آپ کے بحر عظمت میں بھی لاکھوں باکمال غواص' غوطہ زن ہوئے؛لیکن اس بحر بے پایاں کا کوئی کنارہ نظر نہ آیا۔تھک ہار کر آخر انھیں یہی کہنا پڑا ع:

'بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'

اے اُمت کے سہارے! اُن رحمتوں سے ہمارا بھی کوئی حصہ ہو جائے جو دن رات آپ کے قبہ اَنور پر برستی رہتی ہیں۔ 'صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ'

☆

کاروانِ عشق ومستی کے قافلہ سالار حضرت مالک بن دینار- رحمہ اللہ ورضی عنہ- کی شخصیت اَربابِ علم ومعرفت کے نزدیک کسی تعارف کی محتاج نہیں ، یوں ہی آپ کی حکایتوں، کرامتوں اور دل لگتی باتوں سے طبقہ عوام بھی یک گونہ روشناس ہے۔ خداے بخشندہ نے اپنی جن عطاؤں سے آپ کو بہرہ ور کیا تھا اُن کی خیرات و برکات اَبر بارندہ کی طرح ہم پر برس رہی ہیں، اور اُمت مسلمہ آج تک اُن سے اِکتسابِ فیض ونور کرتی چلی آرہی ہے۔

آج کے اِس خلفشار اور بے یقینی کے دور میں جب اِسلام کو ہر طرف سے تختہ مشق بنایا جارہاہے، اُمت مسلمہ ہی کے کچھ اَفراد نام نہاد واعظین و مبلغین کے لبادے میں مصروفِ عمل ہیں جنھوں نے روحِ اِسلام کی تبلیغ وترویج کی بجاے اِسلام کے ماڈی تصور کو اُبھارنا اپنا مطمحِ نظر بنالیا ہے۔

روحانیت کی نفی، عشق رسول کا رد و اِنکار، معجزات پر جرح وتنقید، اور کشف ورؤیا کی تکذیب پر اپنی زبان وقلم کا زور صرف کرنا اُن کا شعار ہے۔ اَولیا وصوفیہ کی محبت اور اُن کی تعلیمات سے اِنکاری ہوکر وہ اِسلام کا ایسا من گھڑت خاکہ پیش کرتے ہیں جو اُن کی ماڈی توجیہ سے تو ہم آہنگ ہے؛ لیکن اِسلام کی حقیقی تعلیمات کے ساتھ اُس کا دور کا بھی علاقہ نہیں۔ یوں اِس نقطہ پر آ کر اُن کی اور دشمنانِ اسلام مستشرقین کی بولیاں کسی حد تک ایک دوسرے سے مل بھی جاتی ہیں؛ اِس لیے کہ اِسلام دشمن نظریات کے حامل مغربی دانش ور اور مستشرقین بھی اُمت مسلمہ کو اُسی سرچشمے سے دور کرنا چاہتے ہیں جو روحانیت سے پھوٹتا ہے اور یہ نام نہاد مبلغین اِسلام بھی روحانیتِ اسلام کے فیضان سے منکر ہوکر اُن کے ہم نوا بن گئے ہیں۔

☆ جب آدمی موت سے نہیں نکل سکتا تو بھلا وہ خدا سے کیسے نکل پائے گا!۔

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اَہل اِستشراق اور مغربی مفکرین اپنی بے تکان علمی وفکری تگ ودو کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ (اُن کے اپنے قول کے مطابق) سیاسی اِسلام تو کئی بار شکست وریخت سے دوچار ہوا اور اُس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی؛ مگر روحانی اِسلام کبھی بھی کسی محاذ پر سرنگوں نہ ہوا، اور ہزار کوششوں کے باوجود اُسے زیر نہ کیا جاسکا، اور وہ سیل بے بند کی مانند چہار دانگ عالم میں دلوں کی سرزمینوں پر قبضے جمارہا ہے اور بارانِ رحمت کی طرح دنیا کے ہر خطے میں پہنچ کر لالہ زاریوں اور شادابیوں کی خیرات بانٹ رہا ہے۔

یہ تو اِسلام دشمنوں کی شہادت تھی؛ مگر اِسلام دوست کہلانے والوں میں بھی کچھ ایسے ہوئے ہیں جنھوں نے اِسلام کی روحانی طاقت وشوکت کا چراغ گل کردینا چاہا ہے اور ایک منظّم سازش کے تحت اس کی جاذبیت وکشش کو کھرچ لینے کی فکر میں آج تک سرگرداں ہیں؛ مگر انھیں یہ جان لینا چاہیے کہ 'پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا'- اللہ تعالیٰ عقل سلیم اور دلِ بینا عطا کرے-

یہ حضرت مالک بن دینار- رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ- بھی اُن ہی صاحبانِ باطن میں سے ایک ہیں جن کی پوری زندگی ظاہر کی تعمیر وترقی کے ساتھ باطن کی تطہیر وتزئین کے اُصول مرتب کرنے میں گزری۔ ہم نے مقدور بھر کوشش کی ہے کہ کتابوں کے ذخائر میں مستور حکمت وآگہی سے بھرپور اُن جواہرات کو ترتیب سے سجا کر قارئین کے سامنے پیش کردیں تاکہ اَربابِ شوق اور دل ہائے مشتاق اپنے اپنے ذوق کے مطابق حظ اُٹھاسکیں؛ لہٰذا جہاں جہاں آپ کے اَقوال وفرمودات اور حکایات وکرامات نظر افروز ہوئیں ہم نے ایک خاص ترتیب سے دیانتداری کے ساتھ سپردِ قرطاس کردی ہیں اِس اُمید پر کہ شاید مادی دنیا کی نیرنگیوں اور اس کی جھوٹی چمک دمک کے بیچ اُن کی نصیحتوں کا کوئی پارس آپ کے آبگینہ دِل سے مس ہوجائے اور پھر اس کے لمس سے آپ بھی بیش قیمت بن جائیں - خدا کرے ایسا ہی ہو-

سچ پوچھیں تو آج ہمیں روحانیت کے مقام پر زیادہ حساس ہونے اوراس کا گراف بلند سے بلند تر کرنے کی ضرورت ہے؛ کیوں کہ اس سے قلب وباطن کا نظام اُستوار ہوتاہے اور دنیاے روح جگمگاتی ہے...... روحانیت قال سے نہیں حال سے عبارت ہے...... یہ علمی نظریے کا نام نہیں بلکہ عملی تجربے کی چیز ہےاور یہ تجربہ بھی ماڈی نہیں سراسر باطنی ہے......روحانیت' عقل وخرداور دیدوشنید سے حاصل ہونے والی چیزنہیں بلکہ یہ باطن سے پھوٹتی ہے ...... یہ تقریرواِبلاغ کے حسی وماڈی تاروں سے نہیں بلکہ گرمی اَنفاس کی پاکیزہ موجوں سے پھیلتی ہے...... یہ اَلفاظ کے قالب میں نہیں سماتی بلکہ اِحساس کی گہرائیوں میں اُترتی ہے......روحانیت کہنے سننے کی چیز نہیں بلکہ سیکھنے اور برتنے کی چیز ہے...... یہ وہ حقیقت ہے جو اِنسان بطریق سلوک وتصوف پاتا اور شکوک وشبہات سے محفوظ ومامون ہوجاتا ہے۔ یہ تزکیہ نفس،تصفیہ باطن اور پاکیزگی نفس کا اُلوہی اَنداز اور وصول اِلی اللہ کا باطنی وپوشیدہ راز ہے۔

آپ یقین جانیں کہ اگر ہماری دل کی آنکھیں روشن ہوگئیں اور ہمارے باطن کا اِنسان سنور گیا پھرتو صحیح معنوں میں ہم نے رازِ حیات پالیا۔ دعاہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین پاک کے صدقے ہمیں اپنے محبوبانِ بارگاہ کی محبت عطا کرے اور ہرحال میں ہماراحامی وناصر ہو۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جاسراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

دعاگو و دعاجو

ابورفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، جنوب افریقہ

☆ جس انسان کے دل میں روشنی نہ ہووہ چراغوں کے میلے سے کیا حاصل کرے گا!۔

# تقریظ جلیل

مفکر ملت، مورخِ عصر، اَدیب لبیب علامہ ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی گھوسوی - دامت برکاتہم -

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم وآلہ و صحبہ اجمعین

عصرِ حاضر' سائنسی ایجادات واِختراعات کے لحاظ سے ماسبق زمانوں پر یقیناً فائق ہے۔سائنسی ترقیات نے اِنسانی دنیا کوسمیٹ کر رکھ دیا ہے،اور نت نئی ایجادات ہمیں عیش وآرام کے ایسے وسائل بہم پہنچا رہی ہیں جن کا ماضی میں تصور بھی ممکن نہ تھا۔آرام وآسایش اور معاشی خوش حالی نے اِنسانی دنیا کو حددرجہ تعیش پسند اور مادّہ پرست بنادیا ہے۔ بے حیائی، عریانی، بدکاری نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے، جس نے انسانی اقدار کو پامال اور اخلاقی روایات کومجروح کردیا ہے۔

مادّیت کی یلغار نے روحانی اَقدار کے ایوانوں کو زمین بوس کر دیا ہے۔ اخلاقی اَبتری، خودغرضی، عیش کوشی اور طرب انگیزی پورے سماج پرعفریت کی طرح مسلط ہوگئی ہے۔ انسانیت وشرافت، حسن معاشرت، حسن اخلاق کے نقوش دھندلے پڑ گئے ہیں۔ سائنسی ایجادات، عیش وتنعم کی فراوانی، انسانی جسم کی آرایش وآسایش کا سامان تو فراہم کررہی ہے؛ لیکن روحِ انسانی' مضمحل اور قلب' اضطراب وبےچینی کا شکار ہے۔ دنیا' بیمار قلب وروح کا مداوا تلاش کررہی ہے۔

اِن حالات میں مجروح قلب و ذہن اور مضطرب و پریشان روحِ انسانی کے لیے صحت بخش مرہم اور طمانیت افروز نسخۂ کیمیا عہد ماضی کی منتخب اور برگزیدہ علمی اور روحانی شخصیتوں کی سیرت وکردار، اوران کے اخلاقی وروحانی واقعات وتعلیمات ہی سے اخذ کیے جاسکتے ہیں، جن کا مطالعہ مادّیت کی چوٹ سے مضطرب انسان کوسکون واطمینان کی دولت سے ہمکنار کرسکتا ہے۔ مادی یلغار کا دفاع صلحاے اُمت کے افکار واَقوال کی روشنی ہی میں ممکن ہے۔

وقت کی اسی اہم ضرورت کومحسوس کرتے ہوئے فاضل جلیل نوجوان عالم ربانی مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے مقتدر تابعی، علم وعرفان کے روشن مینار، حضرت ابو یحییٰ مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبق آموز اور عبرت آفریں واقعات وحکایات کو اس کتاب 'بولوں سے حکمت پھوٹے' میں بڑی خوش سلیقگی اور حسن ترتیب کے ساتھ اس اُمید پر جمع کردیا ہے کہ 'شاید مادّی دنیا کی نیرنگیوں اوراس کی جھوٹی چمک دمک کے بیچ ان کی نصیحتوں کا کوئی پارس آپ کے آبگینۂ دل سے مس ہوجائے اور پھراس کے لمس سے آپ بھی بیش قیمت ہوجائیں'۔

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی' صاحب علم وقلم نوجوان عالم وفاضل ہیں جنھوں نے زمانۂ طالب علم ہی سے قرطاس وقلم سنبھال لیا اور پوری لگن ودل سوزی کے ساتھ مختلف موضوعات پرتھوڑی ہی مدت میں بہت سی اہم کتابیں لکھ ڈالیں جواُن کے کثرتِ مطالعہ، قوتِ اخذ واِستنباط اور حوصلہ مندی کی واضح علامت ہے۔ ان کا پاکیزہ تصنیفی وتالیفی ذوق ملت کے جواں سال علما کے لیے واضح اِشاریہ ہے کہ نوجوان نسل جس طرف متوجہ ہوجائے اپنے صالح اور مثبت جذبۂ فکر وعمل سے انقلاب پیدا کرسکتی ہے۔

☆ سائل بڑے 'راز' کی بات ہے، وہ بظاہر کچھ مانگنے کیلئے آتا ہے؛ لیکن درحقیقت کچھ دینے کیلئے آتا ہے۔

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے زیرِنظر کتاب میں واقعات کی چھان بین اور بنیادی مآخذ ومصادر کی طرف مراجعت کے سلسلے میں بڑی کاوش اور دیدہ ریزی کی ہے۔ حکمت ومعرفت کے موتیوں کو سلک گہر میں پرونے کا کام کیا ہے۔ آپ کا ذوقِ جستجو اور انہماکِ عمل لائق صد آفریں ہے۔

کتاب میں مندرج حکایات اور اقوال عربی وفارسی کتابوں سے اخذ کیے گئے ہیں جن کا اُردو ترجمہ بڑی سلاست اور فصاحت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ عبارت میں کہیں بھی تحت اللفظ ترجمے کا اَثر ظاہر نہیں، یہ مؤلف کے اسلوبِ نگارش کا کمال ہے۔

خداوند تعالیٰ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اس قلمی کاوش کو قبول فرمائے اور اس کے استفادے کو عام کرے اور انھیں تصنیف وتالیف کی شاہ راہ پر تیز گامی کے ساتھ چلنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد عاصم اعظمی

استاذ: جامعہ شمس العلوم، گھوسی، مئو۔

۲؍مارچ ۲۰۱۱ء

☆ رحم اس فضل کو کہتے ہیں جو انسانوں پر اُن کی خامیوں کے باوجود کیا جائے۔

# تقدیم

## 'حضرت مالک بن دینار اور حکمت کے بول'

مفکرِ اسلام، مصلحِ ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المبین نعمانی قادری - مدظلہ العالی -

**نحمده ونصلي ونسلم على حبيبه الكريم وآله وصحبه اجمعين.**

اللہ والوں کا تذکرہ دلوں کی دنیا بدل دیتا ہے، اور اُن کا ذکر اُن سے ملاقات کے قائم مقام ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر جو صفات تھیں وہ دنیا والوں میں ممتاز تھیں اور ان کا مقام و مرتبہ اتنا عالی تھا کہ کوئی بھی قیامت تک ان کے برابر نہیں ہوسکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ .(۱)

سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُس کے بعد والے، پھر اُن سے ملنے والے۔

یعنی سب سے بڑا درجہ صحابہ کرام کا پھر تابعین کا پھر تبع تابعین کا۔ صحابہ کرام میں بھی مختلف رنگ کے لوگ تھے، پھر تابعین و تبع تابعین میں بھی۔ کسی پر علم غالب تو کسی پر عمل وتقویٰ، اور کوئی زہد وورع کا پیکر۔ جیسے صحابہ کرام کی زندگی ہمارے لیے نمونہ ہے، ویسے ہی تابعین عظام کے اَحوال وکردار بھی ہمارے لیے سبق آموز ہیں۔

تابعین کرام میں ایک ذات ہے حضرت مالک بن دینار بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو علم کے ساتھ زہد وتقویٰ کے بھی پیکر تھے، اور ساتھ ہی آپ کے اَقوال واِرشادات بڑی کثرت سے تذکرے کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ آپ کے تقویٰ واِرشادات علم

(۱) التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر: ۴۲/۶ حدیث: ۲۶۶۴ ...... اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ: ۱۲۰/۷ حدیث: ۶۹۹۴۔

☆ اللہ کا بڑا اکرم ہے کہ اس نے ہمیں بھولنے کی صفت دی؛ ورنہ ایک غم ہمیشہ کے لیے غم بن جاتا!۔

وحکمت کے آبدار موتی ہیں اور عبرت ونصیحت کے بیش بہا خزانے، جو اَحادیث وسیرت کی کتابوں میں منتشر ہیں، جنھیں مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی نے بڑی عرق ریزی اور جاں کاہی سے تلاش کرکر کے ایک لڑی میں پرو دیا ہے۔ یہ ارشادات علما کے لیے درسِ عبرت ہیں، اورصوفیہ کے لیے بھی سبق آموز۔ ذیل میں اُن کی حیات بابرکات کے چند واقعات تذکرۃ الاولیا، از: فریدالدین عطار علیہ الرحمہ و دیگر کتب سے اقتباس کر کے ہدیۂ ناظرین ہیں، انھیں پڑھیں اور حضرت مالک بن دینار کے اَحوال ولمحات کی معنویت سے محظوظ ہوں۔

☆ آپ کی زندگی میں انقلاب یوں آیا کہ جامع مسجد دمشق جس کو حضرت امیر معاویہ نے تعمیر کرایا تھا آپ اس میں اس غرض سے معتکف ہوگئے کہ اس عالی شان مسجد کے متولی بنادیے جائیں۔ ایک سال تک معتکف رہے اور ہر وقت نماز میں مشغول رہتے۔ پورے ایک سال کے بعد جب آپ مسجد سے باہر نکلے، ندائے غیبی کانوں سے ٹکرائی: 'اے مالک! تو کیوں توبہ نہیں کرتا!'۔

جب آپ نے یہ آواز سنی، گھبرا کر دوبارہ مسجد میں آگئے، اور مسجد کی تولیت کے خیال کو دل سے نکال کر اِخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہوگئے، اور ایک سال کی عبادت کو گنوانے پر شرمندہ بھی ہوئے۔ جب صبح کی تو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مسجد کو ایک اچھے متولی کی ضرورت ہے، آپ سے بڑھ کر کوئی شخص ہماری نظر میں نہیں آتا۔

حضرت مالک بن دینار نے دل ہی دل میں کہا: خداوندا! ایک سال تک سخت ریاضت کی، کسی نے پوچھا تک نہیں، اب جب کہ میں نے اپنی نیت کو درست کرلیا ہے تو تو نے اتنے آدمیوں کو بھیج دیا کہ یہ کام میرے ذمہ کردیں، خدا کی قسم! اب میں مسجد سے باہر نہیں نکلنا چاہتا، یہ کہہ کر پھر ریاضت ومجاہدہ میں مشغول ہوگئے۔ (اور اس منصب کو قبول کرنے سے انکار دیا)۔

☆ حال کے عمل سے ماضی کا عمل بدل سکتا ہے۔ ماضی کفر ہو تو حال کلمہ پڑھ کے مومن ہوسکتا ہے!۔

یہ واقعہ ہمارے لیے کیسا درسِ عبرت ہے کہ اِخلاص اور حسنِ نیت کے ساتھ جو بھی عمل کیا جائے ضرور اپنا اثر دکھاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ والے دنیاوی عہدوں کی پرواہ نہیں کرتے، انھیں تو عبادت خداوندی اور ذکر الٰہی میں ہی لذت محسوس ہوتی ہے۔

☆ ایک دفعہ ایک دہریے سے آپ کا مناظرہ ہوا، بہت دیر ہوگئی، فیصلہ نہ ہوا تو معاملہ اس پر ٹھہرا کہ دونوں اپنے اپنے ہاتھ آگ میں ڈالیں جس کا ہاتھ جل جائے وہ باطل پر سمجھا جائے گا؛ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا مگر دونوں میں کسی ہاتھ نہ جلا، لوگ کہنے لگے دونوں حق پر ہیں۔

اس بات سے دل گیر ہوکر آپ گھر میں گئے، اور سرِ نیاز بارگاہِ خداوندی میں رکھ کر مشغولِ مناجات ہوگئے۔ بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ خداوندا! ستر سال کی عبادت وریاضت کے بعد ایک دہریہ کے برابر ہوسکا۔ غیب سے آواز آئی: تمھیں معلوم نہیں کہ محض تمہارے ہاتھ کی برکت سے دہریے کا ہاتھ نہ جلا، اگر وہ تنہا اپنا ہاتھ ڈالتا تو فی الفور جل جاتا۔

اس حکایت سے سبق ملا کہ اس طرح کی شرط سے حق وباطل کا قطعی فیصلہ نہیں ہوتا۔ دوسرے یہ کہ اللہ والوں کے قرب کی برکت کافر کو بھی ملا کرتی ہے، اگرچہ عارضی طور پر، تو بھلا مسلمان کیوں محروم رہیں گے؛ اس لیے اللہ والوں کے قرب اور ان کے جوار کی تلاش میں رہنا چاہیے۔

☆ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک مکان کرایے پر لیا، آپ کا پڑوسی ایک یہودی تھا، آپ کے مکان کی محراب (یعنی صدر دروازہ) یہودی کے دروازے پر تھا جہاں اس نے اپنا پاخانہ بنوادیا اور روزانہ نجاست آپ کے مکان کی طرف بہادیتا۔ ایک عرصے تک یہ سلسلہ جاری رہا لیکن آپ نے کسی سے اس کا تذکرہ نہ کیا، نہ کوئی شکایت کی۔

ایک دن وہ یہودی آکر کہنے لگا کہ آپ کو میرے پاخانے سے کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہوتی۔ آپ نے جواب میں اِرشاد فرمایا: میں نے ایک برتن اور جھاڑو رکھ لیا ہے۔ روزانہ گندگی صاف کرلیتا ہوں بس اور کوئی تکلیف نہیں۔ آپ کے اس تحمل اور برداشت کو دیکھ کر

☆ زندگی گزارنے کے لیے عقل نہیں محبت درکار ہے اور افسوس ہم محبت سے محروم ہوتے جارہے ہیں!۔

وہ یہودی اتنا متاثر ہوا کہ اسلام قبول کرلیا۔

یہ حکایت اور حضرت ابن دینار علیہ الرحمہ کا کردار ہمارے لیے درسِ عبرت ہے؛ کیوں کہ ہم ذراسی بات کو بھی برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور معمولی معمولی باتوں پر پڑوسی سے لڑ بیٹھتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ حسن اخلاق اور تحمل کے بڑے فوائد ہیں کہ بسا اوقات اس سے کفر کی زنجیریں بھی کٹ جاتی ہیں جیسا کہ مذکورہ واقعہ شاہد ہے۔

☆ حضرت ابن دینار کے زمانے کی بات ہے۔ ایک بار بصرہ میں آگ لگ گئی۔ آپ عصا اور جوتیاں لے کر کوٹھے پر چڑھ گئے اور دیکھنے لگے کہ کوئی اپنا مال واسباب نکال رہا ہے، کوئی جل رہا ہے، اور کوئی بھاگ رہا ہے۔ آپ نے یہ بھیانک منظر دیکھ کر فرمایا: 'یہی حال قیامت کے دن ہوگا'۔

واقعی اللہ والوں کی بات ہی نرالی ہوتی ہے۔ ہمارے یہاں آگ لگتی ہے تو ہم صرف تماشا دیکھتے ہیں، ہم میں کوئی نہ قیامت کو یاد کرتا ہے نہ جہنم کا خوف دلوں کو ستاتا ہے؛ حالاں کہ ہم دنیا کی آگ سے جتنا ڈرتے ہیں اتنا بھی آخرت کی آگ سے ڈرنے لگیں تو ہماری زندگیوں میں اِنقلاب آسکتا ہے اور گناہوں سے بہ آسانی بچ سکتے ہیں۔

☆ حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار کے ساتھ مکہ معظّمہ میں تھا جب انھوں نے لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہا تو بے ہوش ہوکر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو میں نے وجہ پوچھی: فرمایا: مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرے لَبَّیْکَ کا جواب لاَ لَبَّیْکَ نہ آجائے۔

افسوس ہم ذراسی عبادت کرتے ہیں تو پھولے نہیں سماتے اور قبولیت کا یقین کر لیتے ہیں؛ لیکن اللہ والے ہر طرح کی عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ کے باوجود عدمِ قبولیت سے لرزاں وترساں رہتے ہیں، جیسے حضرت مالک بن دینار۔ اللہ ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ یہ واقعہ حاجیوں کے لیے خاص طور سے درسِ عبرت ہے۔

☆ جہاں سے سبب اور نتیجے کی سائنس ختم ہوتی ہے، وہاں سے رضا اور نصیب کی حد شروع ہوتی ہے۔

☆ تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ جب آپ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ پڑھتے تو زاروقطار روتے اور فرماتے، اگر یہ قرآن کی آیت نہ ہوتی تو میں ہرگز نہ پڑھتا۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا: 'ہم منہ سے تو اس کی عبادت کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگنے کا اِقرار کرتے ہیں؛ لیکن حال یہ ہے کہ معمولی معمولی باتوں میں بھی دوسروں پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

یعنی ہماری زیادہ تر توجہ اَسباب وآلات پر ہوتی ہے جب کہ کامل توجہ رب عز وجل ہی کی طرف ہونی چاہیے کہ وہ ہی معبود ہے اور وہی حقیقی مستعان، باقی جو کچھ ہے وہ مظاہر ووسائل ہیں۔

☆ آپ کے زہد کا یہ عالم تھا کہ آپ کے پاس ایک ہی پیراہن تھا جس کی وجہ سے آپ بڑے بڑے دیگر بزرگوں سے خدا کی بارگاہ میں زیادہ مقبول تھے۔ چنانچہ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے حضرت مالک بن دینار اور حضرت محمد واسع کو جنت کی طرف لے جارہے ہیں۔ انھوں نے کہا: دیکھوں کون پہلے جنت میں جاتا ہے؛ چنانچہ حضرت مالک بن دینار کو پہلے جنت میں داخل کیا گیا، اس کے بعد حضرت محمد واسع کو۔

بزرگ نے تعجب سے پوچھا: محمد واسع زیادہ کامل اور بڑے عالم تھے (یعنی انھیں پہلے جنت میں لے جانا چاہیے تھا) جواب ملا کہ یہ تفاوت محض اس لیے برتا گیا کہ حضرت مالک بن دینار کا ایک ہی پیراہن تھا (یعنی آپ توکل میں زیادہ کامل تھے) اور محمد واسع کے دو پیراہن تھے۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بعض وہ خوبیاں بھی بڑا درجہ رکھتی ہیں جن کو ہم معمولی سمجھتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَجلَّہ تابعین اور اکابر زُہّاد وصالحین میں تھے۔ آپ حضرت سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ کے اَحباب سے تھے۔ طریقت میں آپ کا

(۱) تذکرۃ الاولیا، از: فریدالدین عطار۔

☆ ہمیں جن لوگوں کو اپنی موت کا غم دے کر جانا ہے کیوں نہ ان کو زندگی ہی میں کوئی خوشی دی جائے!۔

بڑا مقام ہے۔ آپ کی کرامات بہت مشہور ہیں اور آپ کے اَقوالِ زرّیں حکمت ونصیحت سے پُر ہوا کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی کے واقعات نفس کی اِصلاح میں بڑا اچھا کردار اَدا کرنے والے ہیں۔

آپ پہلے عیش وعشرت میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک روز آپ ایک گروہ کے ساتھ عیش وعشرت میں مشغول تھے کہ جب سب سوگئے تو بربط سے آواز آئی: یا مالک مالک ان لاتتوب؟ اے مالک! تجھے کیا ہوا کہ توبہ نہیں کرتا!۔

یہ سننا تھا کہ آپ نے تمام لہوولعب اور عیش وعشرت کے کاموں سے کنارہ کشی اِختیار کرلی اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر توبہ کی اور پختہ توبہ کی، پھر آپ ولایت کے جس بلند مقام پر فائز ہوئے وہ آپ کی زندگی کے واقعات اور ایمان افروز اِرشادات سے بخوبی ظاہر ہے۔

چنانچہ آپ کی کرامتوں میں یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ ایک بار آپ کشتی میں سوار ہوئے، اس کشتی میں کسی کا ایک موتی غائب ہوگیا اور حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ تعالیٰ کی حالت اس کشتی میں چوں کہ سب سے خستہ تھی، لوگوں نے آپ پر چوری کی تہمت لگا دی۔ آپ نے اپنا سر کچھ دیر آسمان کی طرف اُٹھایا کہ دریا میں جتنی مچھلیاں تھیں پانی کے اوپر آگئیں اس حال میں کہ ہر مچھلی کے منہ میں ایک ایک موتی تھی۔ حضرت مالک بن دینار نے ایک مچھلی کے منہ سے موتی لیا اور کشتی والوں کے حوالہ کردیا اور اس کے بعد فوراً آپ نے کشتی سے پاؤں کو نکالا اور دریا کے پانی کے اوپر رکھا اور فوراً دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔(۱)

آپ نے اپنے دل کو سنوار لیا تھا، دنیا کی آلائشوں سے کنارہ کشی اِختیار کرلی تھی، عبادت وریاضت کا یہ عالم تھا کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نماز میں مصروف رہتے۔

(۱) کشف المحجوب، حضرت داتا گنج بخش لاہوری علیہ الرحمہ

☆ 'مستقبل' واضح نہ ہو تو 'حال' اپنی تمام تر آسائشوں کے باوجود بے معنی نظر آتا ہے۔

کئی سال تک یہ دستور رہا کہ آپ نان بائی کی دوکان پر جا کر صرف ایک روٹی خریدتے اور اسی سے روزہ اِفطار کرتے، پھر پورا وقت یوں ہی بغیر کھائے پیے گزار دیتے۔ واقعی جس کا پیٹ جس قدر خالی ہوتا ہے اسی قدر اس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

زہد کا یہ عالم تھا کہ آپ کا نفس برابر گوشت کی آرزو کرتا رہا لیکن بیس سال تک آپ نے گوشت کو ہاتھ نہ لگایا۔ چالیس سال بصرے میں رہے لیکن خرمے کو ہاتھ میں نہ لیا۔

زہد میں آپ اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ پورا سال آپ کا سالن یہ ہوتا کہ آپ کے لیے دو پیسوں کا نمک خرید لیا جاتا اور بس۔ گوشت' صرف قربانی کے موقع پر تناول فرماتے کیوں کہ اس بارے میں حکم وارد ہوا ہے کہ اسے کھاؤ۔

اپنے گھر والوں کو فرماتے کہ جو شخص یہ قلت اختیار کرنے میں میری موافقت کرے تو وہ میرے ساتھ رہے؛ ورنہ جدائی۔

آپ کا پیشہ یہ تھا کہ کھجور کے پتوں کا سامان بنا کر روزی کماتے تھے۔ بعض اوقات مصاحف (قرآن) کی کتابت کرتے اور اس سے جو ملتا اُسے کھاتے۔ آپ کے گھر میں مصحف، لوٹا اور چٹائی کے سوا کچھ نہ ہوتا، اور فرماتے: بوجھ اُٹھانے والے ہلاک ہوگئے، اور دعا فرماتے: 'اے میرے اللہ! مالک بن دینار کے گھر میں دنیا کی کوئی چیز داخل نہ فرما'۔

تحصیلِ علم میں بھی آپ کا مطمحِ نظر یہ تھا کہ علم' عمل کے لیے حاصل کیا جائے؛ چنانچہ فرماتے ہیں: 'جب آدمی علم اس لیے حاصل کرے کہ اس پر عمل کرے گا تو اس کا علم زیادہ ہوتا ہے اور جب عمل کی نیت کے بغیر علم حاصل کرے تو نافرمانی تکبر اور لوگوں کو حقیر جاننے کا عمل زیادہ ہوتا ہے۔ آپ کا وصال ۱۳۱ھ میں ہوا۔(۱)

(۱) طبقاتِ امام شعرانی۔

☆ میاں بیوی کو باغ و بہار کی طرح رہنا چاہیے؛ وہ باغ ہی کیا جو بہار سے بیگانہ ہو اور وہ بہار ہی کیا جو باغ سے نہ گزرے!۔

علم کی نیت سے متعلق حضرت مالک بن دینار کا یہ قول بڑا ہی معنی خیز اور عبرت آموز ہے۔ آج کل عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ جس کو علم کی دولت ملتی ہے وہ اس پر تکبر کرتا اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اور عمل سے دور ہوتا جاتا ہے، اس کا علم طرح طرح کی تاویلوں میں الجھا کر خوف وخشیت الٰہی سے اسے دور کر دیتا ہے۔ جب کہ ہونا یہ چاہیے کہ جس قدر علم زیادہ ہو اسی قدر خشیت خداوندی میں اضافہ ہو نہ کہ تمرد وسرکشی میں جیسا کہ قرآن کریم میں آیا :

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُ o (سورۂ فاطر:۲۸/۳۵)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کے وہ اَقوالِ حکمت وموعظت جن سے تزکیہ نفس کو تحریک ہوتی ہے بہت ہیں اور تذکرہ وسوانح کی کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ ضرورت تھی کہ ان کو یکجا کر دیا جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ عزیز گرامی قدر جناب مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی -حفظہ ربہ- نے ان بکھرے موتیوں کو جمع کرنے میں بڑی کوشش صرف کی ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ان اقوال کو پڑھنا سننا ہمارے دلوں کی دنیا بدلنے میں بڑا موثر ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہم اپنے کو بدلنا چاہیں اور اِخلاص وللّٰہیت کے ساتھ انھیں پڑھیں اور سنیں۔

مولیٰ عزوجل اس مجموعہ نصائح اور گلدستہ موعظت کو قبول عام کا درجہ دے اور مخلوق کو اس سے اِستفادے کی توفیق دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

المجمع الاسلامی مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی / دارالعلوم قادریہ، چریاکوٹ، مئو، یوپی

۲۲ر ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ / ۱۹ر نومبر ۲۰۱۱ء

# اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع

سفینہ تحقیق و کرامت، شمشادِ شرفِ ولایت، معدنِ وفا و صفا، پیکر جود و سخا، راز دارِ صحف سماویہ، آفتابِ اُمت، اِمام عصر، فرید دہر، اَربابِ زہد و ورع کے سردار، کشورِ ولایت کے تاجدار، کاروانِ عشق و مستی کے قافلہ سالار حضرت مالک بن دینار – رحمہ اللہ و رضی عنہ – اہل تصوف کے عظیم مشائخ میں شمار ہوتے ہیں، اور مشاہیر طریقت کے نزدیک عزت و اِحترام کے اَلقاب سے یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ بلاشبہ اہل طریقت کے برگزیدہ پیش رو ہیں۔ اپنے زمانے میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔

حلیمی طبع اور خلوصِ طاعت کے لیے آپ مشہور ہیں۔ آپ کا کلام نہایت بلیغ و بلند پایہ اور عبارت نہایت سادہ و دل نشیں ہوا کرتی تھی؛ آپ کی پوری زندگی سچائی کا مرقع اور آئینہ دار رہی۔

آپ کا شمار وقت کے کبارِ تابعین میں ہوتا تھا۔ ابو یحییٰ آپ کی کنیت تھی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں پیدا ہوئے، اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بطورِ خاص سماعت کرنے کا موقع ملا۔ حضرت علی بن مدینی نے آپ سے روایت کردہ حدیثوں کی تعداد کوئی چالیس بتائی ہے۔

ہم نے تحقیق و تجسس کے بعد کتاب کے اَخیر میں اُن مرویات کو (باندازِ اَربعین) شامل کرلیا ہے۔ آپ کی ثقاہت مسلم ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے آپ کی توثیق فرمائی ہے۔

آپ کی قناعت پسندی کا عالم یہ تھا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے، کتابت قرآنی آپ کا پیشہ تھا۔ اور آپ قرآن کریم کے ماہر زرنگاروں میں سے ایک تھے۔

آپ کی وفات بصرہ کے اندر ہوئی۔مگرسن اِرتحال کے تعلق سے مختلف اَقوال ہیں:

۱۲۳ھ......۱۲۷ھ......۱۲۹ھ......۱۳۰ھ......۱۳۱ھ-واللہ اعلم بالصواب-(۱)

## گنہ گاری سے پرہیز گاری کا سفر

حضرت مالک بن دینار-رحمہ اللہ-کی توبہ کے حوالے سے مختلف اِجمالی اور تفصیلی داستانیں صفحاتِ طبقات وتراجم میں ملتی ہیں۔آپ کی اِجمالی داستانِ توبہ تو یہی ہے کہ ایک رات آپ اپنے ساتھیوں کی معیت میں محفل عیش وطرب کے اندر مشغول تھے،جب سو گئے تو ایک ساز سے آواز آنا شروع ہوگئی :

**یا مَالک مَالَکَ أن لا تتوب ؟.**

یعنی اے مالک!تمھیں کیا ہوگیا ہے کہ تم توبہ نہیں کرتے!،اِن ساز ورباب میں کب تک اُلجھے رہوگے؟۔کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہاری جبین توبۂ خدا کے سامنے سجدہ کناں ہوجائے؟؟۔

اِتنا سننا تھا کہ حضرت مالک بن دینار کی دنیاے دِل متزلزل ہوگئی،قبلۂ حیات بدل گیا،اور آپ نے پورے طور پر گناہوں سے ہاتھ کھینچ لیا۔پھرسب کچھ ترک کرکے حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ کے پاس آئے اور صدق دل سے توبہ کی۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت ہی اَرفع واَعلیٰ اور بلند وبالا مقام ومرتبہ عطا فرمایا۔

---

(۱) تفصیل وتحقیق کے لیے دیکھیں: طبقات الکبریٰ: ۲۴۳/۷......وفیات الاعیان: ۱۳۹/۴......میزان الاعتدال: ۴۲۶/۳......تہذیب الأسماء: ۹۶/۲......سیر اعلام النبلاء: ۳۶۲/۵......الاعلام للزرکلي: ۲۶۰/۵......التاریخ الکبیر: ۳۰۹/۷......مشاہیر علماء الامصار: ۱۴۷/۱......تاریخ خلیفة: ۳۱۸/۱......العبر فی خبر من غبر : ۶۷......غایة النہایة فی طبقات القراء: ۲۹۱/۱......لسان المیزان: ۲۳۷/۳......تقریب التہذیب: ۱۵۳/۲......اکمال الکمال: ۴۷۰/۱......التاریخ الصغیر: ۳۵۲/۱......من لہ روایة فی الکتب الستة: ۲۳۵/۲......الجرح والتعدیل: ۲۰۸/۸......المنتظم: ۴۳۰/۲......المختصر فی اخبار البشر: ۱۴۵/۱......النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاہرہ: ۱۱۹/۱......المعرفة والتاریخ: ۲۰۲/۱......تاریخ الاسلام ذہبی: ۴۴۳/۲۔

☆ زندگی ایک سایہ وپھلدار درخت ہے جس کو سانس کی آری مسلسل کاٹ رہی ہے،نہ جانے کب کیا ہوجائے۔

جب کہ آپ کی توبہ کا تفصیلی واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ بتائیں کہ آپ کی اِصلاحِ اَحوال اور توبہ کا سبب کیا بنا؟ تو آپ نے فرمایا :

دراصل میں ایک پولیس مین (Police man) تھا، اور شراب خوری میری سرشت میں داخل تھی۔ میری ایک لونڈی تھی، جس نے ایک خوبصورت بچی کو جنم دیا، جب وہ اپنے پاؤں زمین پر چلنے لگی تو اس کی اُلفت و پیار کی جڑیں میرے دل کے نہاں خانوں تک پہنچ گئیں اور وہ خود بھی مجھے ٹوٹ کر چاہتی تھی۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں شراب کے نشے میں دُھت تھا، اُس بچی نے میرے پاس آنا چاہا؛ مگر میں نے غصے کی حالت میں اُسے ایسا دھکا دیا کہ وہ گری اور گر کر وہیں مرگئی۔

پھر جب نصف شعبان کی رات (شب براءت) آئی، تو میں نشے کی حالت میں بے خبر سو رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ جیسے قیامت قائم ہوچکی ہے۔ اور ایک دیوہیکل اَژدھا منہ پھاڑے میری طرف بڑھا چلا آرہا ہے، جب میں نے مارے دہشت کے اُس سے راہِ فرار اِختیار کرنا چاہی، تو اتنے میں میری نظر ایک خوش لباس و خوشبو پوش شیخ پر پڑ جاتی ہے۔ میں اُن سے اِستغاثۃً کہتا ہوں:- اللہ آپ کو خوش رکھے- برائے کرم مجھے اس اَژدھے سے بچا لیجیے۔ یہ سن کر شیخ رونے لگے اور فرمایا: مجھ سے ناتواں کی اس شہ زور اَژدھے کے مقابلے میں حیثیت ہی کیا ہے!، (معاف کیجیے گا، میں آپ کو اِس سے نہیں بچا سکتا)۔

پھر میں وہاں سے بھاگ کر ایک آتشیں بند کے پاس آیا، میں اس میں بس چھلانگ لگانے ہی والا تھا کہ کسی نے چیخ کر مجھ سے کہا: خدا واسطے یہاں سے لوٹ جاؤ کیوں کہ تم اِن میں سے نہیں۔ اس کی یہ بات سن کر میں وہاں سے پلٹ گیا۔ ادھر اژدھا مجھ سے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جارہا تھا، اور مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں کروں تو کیا کروں!۔

اسی اثنا میں میری وہ فوت شدہ بیٹی نمودار ہوئی اور کہنے لگی: بابا جان! قسم بخدا، آپ میرے باپ ہیں۔ اتنا کہہ کر اس نے اپنا داہنا ہاتھ میری طرف بڑھایا جسے پکڑ کر میں جھول

☆ جولیڈر نا اہل ہو وہ اپنے رفیقوں کا گلہ کرتا ہے۔ سورج کہلانے کا شوق ہو تو خود روشنی پیدا کریں!۔

گیا، اور بایاں ہاتھ اَژدھے کو دکھایا تو وہ بھاگتا بنا۔ پھر اس نے مجھے بڑے چاؤ سے بٹھایا اور خود آکر میری آغوش میں بیٹھ گئی اور کہنے لگی: پدر بزرگوار!

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُھُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ ۔ (۱)

کیا ایمان والوں کے لیے (ابھی) وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد کے لیے رِقت کے ساتھ جھک جائیں۔

میں نے اس سے کہا: حیرت ہے کہ تم اِتنا اچھا قرآن پڑھ لے رہی ہو؟ کہا: ہاں! ہمیں آپ سے کہیں زیادہ حروفِ قرآنی کی معرفت ہے۔

میں نے پوچھا: اچھا ذرا اُس اژدھے کے واقعہ کا پس منظر تو بیان کرو کہ وہ میری ہلاکت کا خواہاں کیوں تھا؟ کہا: ابا حضور! دراصل وہ آپ کا عملِ بد تھا جسے آپ نے اتنا شہ زور اور قوی بنا دیا تھا۔

میں نے پوچھا: اچھا اَب ذرا اُس شیخ کی بابت کچھ بتاؤ جن سے میرا گزر رہوا تھا (مگر وہ میرے لیے کچھ نہ کرسکے تھے) کہا: وہ آپ کا عملِ خیر تھا جسے آپ نے نہایت نحیف ولاغر کر رکھا تھا کہ عملِ بد کے مقابلے میں آنے کی اس میں قوت ہی نہ تھی۔

میں نے پوچھا: اب یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیا کرتی ہو؟ کہا: یہ سب دیکھیے ہم اہل ایمان کے بچے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس پہاڑ پر بسا رکھا ہے، اب ہم سفارش کرنے کے لیے آپ لوگوں کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اب جب میری نیند کھلی تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی، اور میرا پورا زاویۂ حیات بدلا ہوا تھا۔(۲)

---

(۱) سورۂ حدید: ۵۷/۱۶۔

(۲) الکبائر: ۱/۷۵......التوابین: ۱/۵۷......الزواجر عن اقتراف الکبائر: ۱/۴۲۶......الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح: ۱/۱۳......تذکرۃ الاولیاء مترجم: ۲۸ تا ۲۹۔

☆ لوگ بیماری کے ڈر سے غذا چھوڑ دیتے ہیں؛ مگر عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے!۔

# خودغرضی سے توبہ

حضرت مالک بن دینار دمشق میں حضرت امیر معاویہ کی تیار کردہ مسجد میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خیال آیا کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو جائے کہ مجھے اس مسجد کا متولی بنا دیا جائے؛ چنانچہ آپ نے اِعتکاف کیا اور سال بھر اتنی کثرت سے نمازیں پڑھیں کہ ہر شخص آپ کو ہمہ وقت نماز میں مشغول دیکھتا لیکن کسی نے بھی آپ کی طرف توجہ نہیں کی۔

ایک سال کے بعد جب آپ مسجد سے برآمد ہوئے تو ندائے غیبی آئی کہ مالک تجھے اب اپنی خودغرضی سے توبہ کر لینی چاہیے، چنانچہ ایک سال تک اپنی خودغرضانہ عبادت و ریاضت پر مجھے شدید رنج اور شرمندگی ہوئی۔ پھر آپ نے اپنے قلب کو رِیا اور غرض سے خالی کر کے خلوصِ نیت کے ساتھ ایک شب عبادت کی تو صبح کے وقت دیکھا کہ مسجد کے دروازے پر لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا مجمع کھڑا ہے جو آپس میں رائے مشورہ کر رہا ہے کہ مسجد کا اِنتظام ٹھیک نہیں ہے؛ لہٰذا اس شخص کو متولیِ مسجد بنا دیا جائے۔

اس فیصلے پر متفق ہو کر جب پورا مجمع آپ کے پاس پہنچا اور باہمی متفقہ فیصلے سے آپ کو آگاہ کیا تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے پروردگار! میں ایک سال تک ریاکارانہ عبادت میں اِس لیے مشغول رہا کہ مجھے مسجد کی تولیت حاصل ہو جائے؛ مگر ایسا نہ ہوا اَب جب کہ میں صدقِ دل سے تیری عبادت میں مشغول ہوا تو تیرے حکم سے تمام لوگ مجھے متولی بنانے آ پہنچے اور میرے اوپر یہ بار ڈالنا چاہتے ہیں؛ لیکن میں تیری عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں نہ تو اَب عہدۂ تولیت قبول کروں گا اور نہ ہی مسجد سے باہر نکلوں گا، یہ کہہ کر پھر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

ایک مرتبہ آپ کسی کشتی میں محوِ سفر تھے کہ آپ پر موتی چرا لینے کا اِلزام تراشا گیا۔ آپ نے آسمان کی طرف دیکھا۔ آناً فاناً ہزاروں مچھلیاں اپنے اپنے منہ میں ایک ایک موتی لے

☆ دوسروں سے برا سلوک کرنے سے پہلے یہ سوچیے کہ اگر آپ خود برے سلوک کا شکار ہوتے تو کیا ہوتا!۔

کر پانی کی سطح پر آ گئیں۔حضرت مالک بن دینار نے ایک مچھلی کے منہ سے موتی کا دانہ لے کر چوری کا اِلزام تراشنے والے کو دے دیا اور خود کشتی سے نکل کر سطح آب پر چلتے ہوئے کنارے پر پہنچ گئے۔

آپ کا مشہور قول ہے :

**أحب الأعمال عليَّ الإخلاص في الأعمال .** (۱)

یعنی میرے نزدیک اعمال میں سب سے زیادہ پیارا عمل، اِخلاص ہے۔

گویا کوئی عمل، عمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں خلوص کی شمولیت نہیں ہوتی۔خلوص کو عمل کے ساتھ وہی نسبت ہے جو روح کو تن کے ساتھ۔تن بغیر روح پتھر ہے اور عمل بغیر خلوص کھیل۔خلوص، عمل باطن ہے اور طاعت، عمل ظاہر۔ظاہر باطن سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے اور باطن کی قیمت ظاہر پر منحصر ہے۔چنانچہ اگر کوئی ہزار سال بھی خلوصِ دل کی پرورش کرے اور اس کے اعمالِ ظاہر میں خلوص نمایاں نہ ہو تو اس کا خلوص بے معنی ہے، اور اسی طرح اگر کوئی ہزار سال عمل ظاہر میں مصروف رہے اور اس کا دل خلوص سے خالی ہو تو اس کے عمل کو شامل عبادت نہیں سمجھا جاسکتا!۔

حضرت مالک بن دینار کی خداخوفی کا عالم یہ تھا کہ آپ جب سورۂ فاتحہ کی چوتھی آیت: اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی قراءت کرتے تو مضطرب ہوکر رونے لگتے اور فرماتے کہ اگر یہ آیت، قرآن کی نہ ہوتی تو میں کبھی نہ پڑھتا؛ کیوں کہ اِس کا مطلب ومفہوم یہ ہے کہ اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں حالانکہ ہم تو محض نفس کے پجاری ہیں اور لوگوں سے مدد کے متمنی۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہیں جارہے تھے۔راستے میں ایک نوجوان کو دیکھا کہ ایک پرانی قمیص پہنے مغموم وپریشان کھڑا رو رہا ہے اور جسم سے پسینہ بہا جارہا ہے

---

(۱) کشف المحجوب مترجم: ۱۶۳تا۱۶۴۔

☆ شجرۂ نسب کے سائے میں پناہ لینے سے اونچا مقام نہیں ملتا!۔

جب کہ موسم سردی کا تھا۔تعجب سے فرمانے لگے: صاحبزادے کیوں رو رہے ہو اور اس سردی میں یہ پسینہ کیسا؟ نوجوان نے کہا: حضرت! اس جگہ مجھ سے ایک مرتبہ گناہ سرزد ہو گیا تھا، جب یہاں آیا تو گناہ یاد آ گیا، پھر کیا تھا! اللہ کے خوف سے ندامت وحیا کا اِس قدر غلبہ ہوا کہ یہ کیفیت ہو گئی۔

## عجز و اِنکسار کا عالم

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں:

**و اللّٰه لو كان الناس يشمون روائح المعاصي كما أشمها ما استطاع أن يجالسني أحد من نتن ريحي.** (۱)

یعنی قسم بخدا! اگر لوگ میری طرح گناہوں کی بدبو محسوس کر پاتے تو میرے (گناہوں کی) بدبو کی وجہ سے کوئی میرے ساتھ بیٹھنا گوارا نہ کرتا!۔

اللہ ان لوگوں پر رحمتیں برسائے، عظیم ہوتے ہوئے بھی ان کے ہاں دعویٰ نہیں تھا، بلکہ ہمیشہ خود کو سب سے کم تر و حقیر ہی سمجھتے رہتے تھے۔سچ کہا ہے کسی شاعر نے۔

فروتنی است دلیل رسیدگانِ کمال ☆ کہ چوں سوار بہ منزل رسد پیادہ شود

یعنی اہل کمال کی نشانی عاجزی اور انکساری ہوتی ہے۔آپ نے بارہا دیکھا ہوگا کہ سوار جب منزل مقصود پر پہنچتا ہے تو پیادہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت مالک بن دینار فرماتے تھے:

**يقول الناس مالک بن دينارٍ زاهد إنما الزاهد عمر بن عبد العزيز الذي أتته الدنيا فتركها.** (۲)

---

(۱) فیض القدیر:۱/۵۵۷...... بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ وشریعہ نبویہ:۴/۳۷۳۔

(۲) مسند احمد بن حنبل: ۴۵/۱۱۸حدیث: ۲۱۱۲۳......جامع العلوم والحکم: ۳۱/۲۷......تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱۲۰ ......سیر اعلام النبلاء: ۵/۱۳۴......تاریخ الاسلام ذہبی: ۲/۳۳۱......البدایہ والنہایہ: ۹/۲۲۷......موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۲۹۸۱۹۰حدیث: ۲۹۸۱۹۰......التبویب الموضوعی للأحادیث: ۱/۱۳۷۰۰۔

☆ نیند کو عبادت بنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ باوضو سو جایا کریں۔

یعنی لوگ کہتے ہیں کہ مالک بن دینار زاہداور دنیا بیزار شخص ہے؛ حالاں کہ سچی بات یہ ہے کہ زاہدتو عمر بن عبدالعزیز ہیں کہ دنیا اُن کے پاس خود چل کر آئی مگر آپ نے بے پروائی سے اُسے دھتکار دیا (اور اپنا دامن حیات اُس کی الائشوں سے پاک رکھا)۔

حضرت جعفر ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کے پیچھے ایک کتے کو جاتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: اے ابو یحیٰ! یہ آپ کے تعاقب میں کون ہے؟، فرمایا: (ہے تو یہ کتا مگر) خیر من جلیس السوء . یہ برے دوستوں سے تو بہتر ہی ہے۔

حضرت مالک بن دینار ایک مرتبہ کسی قبرستان کے پاس سے گزر رہے تھے، کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک مردے کو دفن کررہے ہیں۔ آپ اُن لوگوں کے قریب جا کر کھڑے ہوگئے اور قبر کے اندر جھانک کر دیکھنے لگے۔ پھر اچانک رونا شروع کر دیا اور اتنا روئے کہ غش کھا کر زمین پر گر پڑے۔ لوگ مردے کو دفن کرنے کے بعد آپ کو چارپائی پر ڈال کر گھر لے آئے۔

کچھ دیر بعد حالت سنبھلی اور ہوش میں آئے تو لوگوں سے فرمایا: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ مجھے پاگل سمجھیں گے اور گلی کے بچے میرے پیچھے شور مچائیں گے تو میں پھٹے پرانے کپڑے پہنتا، سر میں خاک ڈالتا اور بستی بستی گھوم کر لوگوں سے کہتا: لوگو! جہنم کی آگ سے بچو۔ اور پھر لوگ میری یہ حالت دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرتے۔

پھر جب آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اپنے شاگردوں کو یہ وصیت فرمائی کہ میں نے تمھیں جو کچھ سکھایا، اُس کا حق اَدا کرنا اور جب میں مرجاؤں تو میری پیشانی پر (بغیر روشنائی کے) یہ لکھوا دینا: یہ مالک بن دینار ہے جو اپنے آقا کا بھاگا ہوا غلام ہے۔ پھر مجھے قبرستان لے جانے کے لیے چارپائی پر مت ڈالنا بلکہ میری گردن میں رسی ڈال کر ہاتھ پاؤں باندھ کر اِس طرح لے جانا جیسے کسی بھاگے ہوئے غلام کو باندھ کر منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے اُس کے آقا کے پاس لے جایا جاتا ہے اور قیامت کے دن جب مجھے قبر سے

اُٹھایا جائے تو تین چیزوں پر غور کرنا، پہلی چیز یہ کہ اس دن میرا چہرہ سیاہ ہوتا ہے یا سفید، دوسری چیز یہ کہ جب اَعمال نامے تقسیم کیے جا رہے ہوں تو مجھے نامہ اَعمال دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں، اور تیسرے یہ کہ جب میں میزانِ عدل کے پاس کھڑا کیا جاؤں تو میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا گناہوں کا؟۔

یہ کہہ کر آپ زار و قطار رونے لگے اور کافی دیر تک گریہ وزاری کرنے کے بعد فرمایا: کاش! میری ماں نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا کہ مجھے قیامت کی ہولناکیوں اور ہلاکتوں کی خبر ہی نہ ہوتی اور نہ ہی مجھے اُن کا سامنا کرنا پڑتا۔

پھر جب رات کا وقت ہوا تو آپ کی حالت غیر ہونے لگی، اسی وقت غیب سے آواز آئی کہ مالک بن دینار! قیامت کی ہولناکیوں اور دہشتوں سے امن پا گیا۔

آپ کے ایک شاگرد نے یہ آواز سنی تو دوڑ کر آپ کے پاس پہنچا۔ کیا دیکھتا ہے کہ آپ پر نزع کی کیفیت طاری ہے اور آپ انگشت شہادت آسمان کی طرف بلند کر کے کلمہ طیبہ کا ورد کر رہے ہیں، آپ نے آخری مرتبہ 'لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کہا اور پھر اُس کے ساتھ ہی آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔(۱)

## مرنے کے بعد کیا گزری؟

برادرِ حزم حضرت سہیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: اے ابو یحییٰ! کاش مجھے معلوم ہو پاتا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: میرے سامنے میرے بہت سے گناہ پیش ہوئے؛ مگر اللہ کے ساتھ میرے حسن ظن نے سارے گناہوں کو غلط کر دیا۔(۲)

---

(۱) حکایات الصالحین:۴۸۔

(۲) معجم اوسط طبرانی:۲/۱۵۱ حدیث:۶۵۲......الزہد الکبیر بیہقی:۱/۱۷۱ حدیث:۱۶۸......موسوعۃ اطراف الحدیث:۱/۱۳۶۲۸۳ حدیث:۱۳۵۸۰۳......موسوعۃ التخریج:۱/۱۳۸۷ حدیث:۴۶۸۸۶۔

☆ کسی سے مشورہ لینا برا نہیں؛ مگر کسی کے مشورے پر سوچے سمجھے بغیر عمل کرنا برا ہے۔

حضرت مہدی بن میمون فرماتے ہیں کہ جس شب حضرت مالک بن دینار کا اِنتقال ہوا ۔ میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: معلوم ہونا چاہیے کہ اَب مالک بن دینار یکے از باشندگانِ بہشت ہو چکا ہے۔(۱)

حضرت اسد بن موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کواُن کے اِنتقال کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ سبز لباس زیب تن کیے ایک اُونٹنی پر بیٹھے زمین وآسمان کے درمیان اُڑانیں بھر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا :

یا عبد اللّٰه، کیف کان قدومک علی ربک؟ قال: قدمت علی ربي و أکرمني و کلمني، وقال لي: سلني أعطیک، و تمنی علي أرضیک، فقلت: یا رب أسئلک الرضا عني، فقال: قد رضیت عنک . (۱)

یعنی اے اللہ کے بندے (مالک)! اللہ کی جناب میں تیری پیشی کیسے ہوئی؟ کہا: اللہ نے بڑی عزت دی اور مجھے شرفِ ہم کلامی سے سرفراز فرمایا؛ ساتھ ہی یہ اجازت بھی دی کہ مانگ کیا مانگتا ہے میں تجھے محروم نہ کروں گا، اور جو چاہے تمنا کر میں اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچادوں گا۔ میں نے عرض کیا: اے پروردگار! میری خواہش بس یہی ہے کہ تیری رضا ہمیشہ میرے شاملِ حال رہے۔ فرمایا: ٹھیک ہے، میں تجھ سے راضی ہوں۔

## شوقِ مناجات کا رنگ

حضرت مالک بن دینار اِختتامِ کلام پر اِس طرح دعا فرمایا کرتے تھے :

---

(۱) المنامات ابن ابي الدنيا: ۵۲/۱ حدیث: ۳۳...... الرسالة القشيرية: ۶۳/۱...... الروح: ۲۳/۱ ...... موسوعة التخريج: ۱۹۱۱۳/۱ حدیث: ۹۷۱۱۱...... المجالسه وجواهر العلم: ۳۶/۱۔
(۲) المنامات ابن ابي الدنيا: ۱۴۹/۱ حدیث: ۱۰۳...... الرسالة القشيرية: ۱۷۸/۱۔
(۳) الزهر الفائح في ذكر من تنزه عن الذنوب والقبائح: ۱۹/۱۔

☆ فرعون کی سی زندگی گزار کر حضرت موسیٰ کی سی عاقبت کی توقع رکھنا پاگل پن نہیں تو اور کیا ہے!۔

**اللّٰھم أحینا صادقین و أمتنا صادقین و ابعثنا صادقین و اجزنا یوم نلقاک کما تجزي عبادک الصادقین .** (۱)

یعنی اے اللہ! ہمیں سچا بنا کر زندہ رکھ۔سچائی کے عالم میں موت عطا فرما۔ صادقین کی معیت میں ہمیں دوبارہ اُٹھا۔اور عرصۂ محشر میں اپنے صادق و نیک بندوں کی مانند ہمیں اَجر وصلہ عطا فرما۔

حضرت مالک بن دینار کو اپنی دعا میں یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا :

**اللّٰھم أقبل بقلوبنا إلیک حتی نعرفک حسنا، و حتی نرعی عھدک، و حتی نحفظ وصیتک حسنا، اللّٰھم سومنا سیما الأبرار، و ألبسنا لباس التقویٰ، اللھم إنا نتوب إلیک قبل الممات، ونلقي بالسلام قبل اللزام، اللھم انظر إلینا منک نظرة تجمع لنا بھا الخیر کلہ، خیر الآخرة و خیر الدنیا –ثم یقف عند کلامہ ھٰذا و یقول: یحسبون أني أعني بخیر الدنیا الدینار و الدراھم لا، إنما أعني العمل الصالح– حتی ألقاک یوم ألقاک و أنت عنا راضٍ، رغبة و رھبة إلیک یا إلٰہ السماء و إلٰہ الأرض .** (۲)

یعنی اے پروردگار! ہمارے دلوں کی لگام اپنی طرف پھیر دے تاکہ ہمیں صحیح معنوں میں تیری معرفت نصیب ہوسکے، ہم تیرے عہد و پیمان سے پورے طور پر عہدہ برآ ہوسکیں، اور تیرے اَحکام واَوامر کی اچھی طرح تعمیل کرسکیں۔

اے مولا! ہماری جبینوں کو پیکرانِ طاعت کی علامتوں سے داغ دے۔ہمیں تقویٰ وطہارت کی پوشاک میں ملبوس فرمادے۔

(۱) الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع:۱۲۵/۴حدیث:۱۴۱۵۔
(۲) حلیۃ الاولیاء:۳۷۵/۱۔

☆ دولت مند اِنسان میں اگر خوفِ خدا نہ ہوتو اس کی عاقبت فرعون جیسی ہوتی ہے۔

اے باری تعالیٰ! ہم تیری بارگاہ میں سچی توبہ کرتے ہیں قبل اس کے کہ موت کا چنگل ہمیں اپنی گرفت میں لے ۔اور امن وسلامتی کے ساتھ تیرے شوقِ ملاقات کا سفر کٹ جائے قبل اس کے کہ ہمیں پابندِ سلاسل کیا جائے۔

خداوندا! ہم پر خاص نگاہِ کرم فرما اور ہمیں دنیا وآخرت کی ساری خوبیاں عطا فرما- یہاں پہنچ کر آپ رک جاتے اور وضاحت فرماتے ہوئے کہتے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ دنیا کی بھلائی سے میری مراد درہم ودینار ہیں بلکہ میرا مقصد عمل صالح ہے- تاکہ جس دن تیری ملاقات ہو تو تو ہم سے راضی وخوش ہو۔اے زمین وآسمان کے معبود! خوف ورجا کی کیفیت سے سرشار ہو کر ہم تجھ سے التجا کر رہے ہیں۔

پھر آپ ہلکا سا رو دیتے تو آپ کے ساتھ ہماری آنکھیں بھی بھیگ جاتیں۔

حضرت مالک بن دینار یوں بھی دعا فرمایا کرتے تھے :

**اللّٰهم أنت أصلحت الصالحين فأصلحنا حتى نكون صالحين.** (۱)

مولا! صالحین کو شرفِ صالحیت بخشنے والا تو ہے؛ لہٰذا تو ہماری بھی اصلاح فرما دے تاکہ ہم بھی صالحین کی صف میں شامل ہو جائیں۔

## دینار کی توجیہِ نفیس

حضرت مالک بن دینار آیت کریمہ ''وَمِنهُمْ مَنْ إنْ تَأمَنْهُ بِدِينَارٍ ''میں دینار کی وجہِ تسمیہ بیان کرتے ہوئے (اور ایک اعتبار سے اپنے عَلَم کی توجیہِ نفیس کرتے ہوئے) فرماتے ہیں :

**إنما سمي الدينار لأنه دَينٌ و نار. وقال: معناه: أنه من أخذه بحقه فهو دينه، و من أخذه بغير حقه فله النار .** (۲)

---

(۱) التوبہ ابن ابی الدنیا: ۱/۱۲۶ حدیث: ۶۷۔
(۲) تفسیر ابن کثیر: ۲/۶۰......تفسیر ابن ابی حاتم: ۳/۵۰......تفسیر روح المعانی: ۳/۹۶۔

یعنی دینار کو دینار کہنے کی وجہ صرف اتنی ہے کہ وہ 'دین' اور 'نار' سے مشتق ہے۔
جس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے دینار کو اپنے حقوق وفرائض کی اَدائیگی کے لیے
اِستعمال کیا تو اس نے صحیح معنوں میں اپنا قرض اُتار دیا۔ اور جس نے اس کے
ذریعہ اپنے حقوق کی پامالی کی اور اس کا اِستعمال کہیں اور کیا تو سمجھو کہ وہ اس کے
لیے (سامانِ وبال اور) باعث نار بن گیا۔

حضرت شیخ فریدالدین عطار 'دینار' کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک
مرتبہ آپ کسی کشتی میں سفر کررہے تھے، منجدھار میں پہنچ کر جب ملاح نے کرایہ طلب کیا تو
فرمایا کہ میرے پاس دینے کو کچھ بھی نہیں ہے۔

یہ سن کر اس نے بدکلامی کرتے ہوئے آپ کو اِتنا زدوکوب کیا کہ آپ کو غش آ گیا،
آپ جب ہوش میں آئے تو ملاح نے دوبارہ کرایہ مانگتے ہوئے کہا کہ اگر تم نے کرایہ اَدا نہ
کیا تو میں تمہیں اس دریا کی موجوں کی نذر کردوں گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ عین اُسی لمحہ کچھ مچھلیاں منہ میں ایک ایک دینار دبائے ہوئے پانی
کے اوپر کشتی کے پاس آئیں اور آپ نے ایک مچھلی کے منہ میں سے دینار لے کر کرایہ اَدا کردیا۔
ملاح یہ دیکھ کر قدموں میں گر پڑا، اور آپ کشتی سے نکل کر پانی کی سطح پر آ گئے اور پانی میں چلتے
ہوئے نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ اسی وجہ سے لفظ دینار آپ کے نام کا حصہ بن گیا۔(۱)

## بغیر عمل، علم بے سود ہے

وَ اتْلُ عَلَيهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَينَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فأتْبَعَهُ الشَّيطَانُ
فَكَانَ مِنَ الغَاوِينَ ٥ (سورۂ اعراف:۷/۱۷۵)

(۱) تذکرۃ الاولیاء مترجم: ۲۸۔

☆ انسانوں کے وسیع سمندر میں ہر آدمی ایک جزیرے کی طرح لگتا ہے۔

ترجمہ: اور آپ انھیں اس شخص کا قصہ (بھی) سنا دیں جسے ہم نے اپنی نشانیاں دیں پھر وہ ان (کے علم ونصیحت) سے نکل گیا اور شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔

حضرت مالک بن دینار اِس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ علماے بنی اسرائیل کا ایک مستجاب الدعوات شخص تھا۔ اس کی دعائیں کبھی رد نہیں ہوتی تھیں، اِسی لیے مشکل گھڑیوں میں اُسے آگے بڑھا کر دعائیں کروایا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بادشاہِ مدین کے پاس اُسے دعوتِ حق کا پیغام لے کر بھیجا، تو وہ بادشاہ' دین موسوی کیا قبول کرتا اُس نے اپنی بے پایاں عطا و بخشش سے اس عالم کے دین کو بھی خرید لیا؛ چنانچہ اس شخص نے حضرت موسیٰ کے دین کا قلادہ اُتار کر اُس بادشاہ کے مذہب کو زیب گلو کرلیا۔(۱)

(اس شخص کے نام کے سلسلہ میں مختلف آرا ہیں: عبداللہ بن مسعود نے بلعم بن اَبر۔ حضرت عبداللہ بن عباس نے صیفی بن راہب۔ سفیان بن عیینہ نے بلعم بن باعر، اور ابن جریر نے بلعام وغیرہ بتایا ہے)، واللہ اعلم بالصواب۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**إذا طلب العبد العلم ليعمل به كسره علمه، و إذا طلب العلم لغير العمل زاده كبرا .** (۲)

یعنی جب کوئی بندہ علم کو اس لیے حاصل کرتا ہے کہ اُس کو رنگِ عمل دے، تو اس علم کے باعث اُس کے اندر تواضع و اِنکسار پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جب کوئی علم کو عمل کے لیے نہیں حاصل کرتا (بلکہ صرف تفریح طبع، حصولِ جاہ ومنصب یا دنیا کمانے کے لیے کرتا ہے) تو وہ علم اس کے اندر کبر ونخوت کو اور زیادہ کر دیتا ہے۔

---

(۱) ابن کثیر: ۳/۵۰۷......ابن ابی حاتم: ۶/۲۸۳......روح المعانی: ۶/۴۳۷......تفسیر در منثور: ۴/۳۷۰۔

(۲) شعب الایمان بیہقی: ۴/۳۴۴ حدیث: ۱۷۷۹......اقتضاء العلم العمل خطیب بغدادی: ۱/۳۳ حدیث: ۳۱۔

☆ اُس اندھے کا کیا علاج! جو قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے اور اپنے آپ کو اندھا ماننے کے لیے تیار نہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**العالم الذي لا يعمل بعلمه بمنزلة الصفا إذا وقع عليه القطر زلق عنه .** (۱)

یعنی بے عمل عالم کی مثال اُس چکنے پتھر کی سی ہوتی ہے کہ جس پر پانی کا کوئی قطرہ کبھی ٹکتا ہی نہیں۔

فتح القدیر میں یہ قول نقل کرنے کے بعد تحریر کیا کہ آپ نے مزید فرمایا :

**يا واعظ الناس قد أصبحت متهما إذ عبت منهم أمورا أنت تأتيها .** (۲)

یعنی اے لوگوں کو پند و نصائح کرنے والے عالم! جن چیزوں کو معیوب بتا کر تو لوگوں کو اُن سے منع کر رہا ہے تیرا دامن تو خود اُن سے آلودہ ہے۔ بھلا بتاؤ یہ کیسی بڑی تہمت اور کتنا بڑا اِبہتان ہے!۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**من طلب العلم لنفسه فالقليل منه يكفي، و من طلب العلم لحوائج الناس فحوائج الناس كثيرة .** (۳)

یعنی جس نے خود اپنی ذات (کی اِصلاح) کے لیے علم حاصل کیا تو اس کے لیے تھوڑا سا علم بھی بہت ہے۔ اور جس نے لوگوں کی ضرورتوں (کی تکمیل) کے لیے تحصیل علم کیا تو (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) لوگوں کی ضرورتیں اتنی زیادہ ہیں کہ (کبھی بھی وہ پوری نہیں کی جاسکتیں)۔

---

(۱) اقتضاء العلم العمل خطیب بغدادی:۱/۹۶ حدیث:۹۳......عیون الاخبار:۱/۱۸۶......العقد الفرید:۱/۱۶۱۔
(۲) فتح القدیر:۱/۱۰۴۔
(۳) الزہد لاحمد بن حنبل:۴/۴۶۶ حدیث:۱۹۱۳......جامع بیان العلم وفضلہ:۲/۱۶۳ حدیث:۶۲۶......عیون الاخبار:۱/۱۸۷......العقد الفرید:۱/۱۶۳......نثر الدر:۱/۳۱۰......المجالسہ وجواہر العلم:۱/۴۰۱۔

☆ گلاب کا نام خوشبو کے پروں پر سفر کرتا ہے۔ اور ذات اپنی صفات کے حوالے ہی سے پہچانی جاتی ہے!۔

# عجائبِ قدرت سامانِ صد عبرت

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ مطلع فرمایا :

**یا موسیٰ، اتخذ نعلین من حدید و عصا، ثم سِح في الأرض، و اطلب الآثار و العبر، حتی تتخرق النعلان و تکسر العصا .** (۱)

یعنی اے موسیٰ! آہنی جوتے پہنو اور ہاتھ میں ایک عصا لے کر روے زمین کی سیر کو نکل جاؤ، اور اُس وقت تک قدرت کے آثار و نشانات اور مقاماتِ عبرت و نصیحت کی تلاش و جستجو جاری رکھو، جب تک کہ تمہارے جوتے پھٹ نہ جائیں اور تمہاری لاٹھی ٹوٹ نہ جائے۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں مٹی کے ساتھ کھیلتے ہوئے ایک بچے کے پاس سے گزرا تو کبھی اس کے چہرے پر ہنسی کے آثار ہویدا ہوجاتے اور کبھی اس کی آنکھیں اشک بار ہوجاتیں۔

کہتے ہیں کہ تو میں نے سوچا کہ اس کو سلام کروں مگر میرے جی نے اس کی اِجازت نہ دی۔ میں نے نفس سے کہا: تجھے یاد نہیں رہا کہ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑوں کے ساتھ چھوٹوں کو بھی سلام فرمایا کرتے تھے؛ لہٰذا میں نے نفس کی ایک نہ سنی اور اس بچے کو سلام کر ہی دیا۔ وہ جواب میں کہتا ہے: اے مالک بن دینار اور آپ پر بھی اللہ کی رحمت و برکت اور سلامتی نازل ہو۔

میں نے پوچھا: تم نے مجھے کیسے پہچانا؛ حالاں کہ تمہیں مجھے دیکھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ کہا: میں نے آپ کو اسی وقت پہچان لیا تھا جب عالم اَرواح میں ہماری روحیں یکجا ہوئی تھیں، اللہ نے اسی وقت ہماری اور آپ کی روح کے درمیان شناسائی کرادی تھی۔

---

(۱) تفسیر ابن کثیر: ۲/۶۰۔ ۵/۴۳۸...... تفسیر آلوسی: ۱۳/۸۴۔

☆ خاوند کو غلام بنانے والی بیوی آخر غلام ہی کی تو بیوی کہلاتی ہے۔ دانا بیوی خاوند کو سرتاج بناتی ہے اور خود ملکہ کہلاتی ہے۔

میں نے اس سے پوچھا: اچھا یہ بتاؤ عقل اور نفس کے درمیان کیا فرق ہوتا ہے؟۔
بچے نے کہا: (فرق تو آپ نے ابھی ملاحظہ کر ہی لیا ہوگا کہ) آپ کے نفس نے تو آپ کو سلام سے منع کر دیا تھا؛ مگر آپ کی عقل نے آپ کو سلام کرنے پر برانگیختہ کیا۔

میں نے پوچھا: (اتنے خردمند ہوکر) تم اِس مٹی کے ساتھ کیوں کھیل رہے ہو؟، تو وہ کہنے لگا: دراصل ہم اِسی مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور پھر اسی کی طرف پلٹ کر جانا بھی ہے، (لہٰذا اِس سے بہتر دوست اور کون ہوسکتا ہے!)۔

میں نے پوچھا: (باتوں بات کے درمیان) کبھی کبھی تمہارے ہنس دینے اور پھر رونے لگنے کا کیا مطلب ہے؟۔ کہا: اس کی وجہ صرف اتنی ہے کہ جب مجھے اپنے پروردگار کا عذاب یاد آتا ہے تو پلکیں خوفِ عذاب سے بھیگ جاتی ہیں اور جب اپنے رب کی عطاو رحمت کا تصور، درونِ دل جاگتا ہے تو مارے خوشی کے مسکرا پڑتا ہوں۔

میں نے پوچھا: بیٹے! اتنی معمولی سی عمر میں تم نے کون سے ایسے گناہ کر لیے ہیں کہ تمھیں اُن کا خوف کھائے جا رہا ہے؟۔ کہنے لگا: اے مالک! ایسا نہ فرمائیں؛ کیوں کہ میں نے بارہا دیکھا ہے کہ امی جان جب چولہا جلاتی ہیں تو اس میں بڑی لکڑیوں کے ساتھ چھوٹی لکڑیاں بھی جھونک دیتی ہیں۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران مجھے سخت پیاس لگی تو میں پانی کی تلاش میں اپنے راستے سے ہٹ کر ایک وادی کی جانب چل پڑا۔ اچانک میں نے ایک خوفناک آواز سنی، میں نے سوچا: شاید! یہ کوئی درندہ ہے جو میری طرف آ رہا ہے۔ چنانچہ میں بھاگنے ہی والا تھا کہ پہاڑوں سے کسی پکارنے والے نے مجھے پکار کر کہا: اے انسان! ایسا کوئی معاملہ نہیں جس طرح تم سمجھ رہے ہو، یہ تو اللہ عزوجل کا ایک ولی ہے جس نے شدتِ حسرت سے ایک لمبی سانس لی تو اس کی آواز بلند ہوگئی۔

---

(۱) تفسیر روح البیان: ۱۳۸/۱۔

☆ اگر آپ نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا تو یقین کر لیں کہ آپ نے زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا۔

جب میں اپنے راستے کی جانب واپس مڑا تو ایک نوجوان کو عبادت میں مشغول پایا۔ میں نے اسے سلام کیا اور اپنی پیاس کا بتایا تو اس نے کہا: اے مالک! اتنی بڑی سلطنت میں تجھے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا۔ پھر وہ چٹان کی طرف گیا اور پاؤں کی ٹھوکر مار کر کہا: اس ذات کی قدرت سے ہمیں پانی سے سیراب کر جو بوسیدہ ہڈیوں کو بھی زندہ فرمانے پر قادر ہے۔

اچانک چٹان سے پانی ایسے بہنے لگا جیسے چشمہ سے بہتا ہے۔ میں نے جی بھر کر پینے کے بعد عرض کی: مجھے ایسی چیز کی نصیحت فرمائیے جس سے مجھے نفع ہوتا رہے۔ تو اس نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: تنہائی میں اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول ہو جائیے، وہ آپ کو جنگلات میں پانی سے سیراب کر دے گا۔ اتنا کہہ کر وہ اپنے راستے پر چلا گیا۔(۱)

## غرور کا سر نیچا

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سلیمان بن داوٗد علیہما السلام دو لاکھ اِنسان اور دو لاکھ جنات کی معیت میں اُڑن کھٹولا پر سوار ہو کر محوِ پرواز ہوئے، اور اتنا اوپر پہنچ گئے کہ آسمان میں فرشتوں کی تسبیحیں سنائی دینے لگیں۔ پھر اُترنا شروع کیا تو اس قدر نیچے آ گئے کہ سمندر کا پانی آپ کے قدموں سے مس ہونے لگا، اتنے میں کسی ہاتف غیبی نے آواز دی:

**لو كان في قلب صاحبكم مثقال ذرة من كبر لخسف به أبعد مما رفع .** (۲)

---

(۱) الروض الفائق فی المواعظ والرقائق مترجم: ۳۱۹، ۳۲۰۔

(۲) تفسیر ابن کثیر: ۳۴۶/۶......موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱۸۶۷۶۸/۱ حدیث: ۱۸۵۶۸۸......التبویب الموضوعی للأحادیث: ۲۱۲۳۸/۱۔

☆ عام آدمی اپنی ذات کے لیے بھی رحمت نہیں ہوتا اور حضور ﷺ کل کائنات کے لیے باعث رحمت ہیں!۔

یعنی اگر تم میں سے کسی کے دل میں رائی کے دانہ برابر بھی کبر ونخوت کی بو ہوگی
تو اسے اس سے کہیں زیادہ دھنسا دیا جائے گا جتنا کہ اسے بلند کیا گیا تھا۔

حضرت اصمعی فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ مہلب بن ابی صفرہ حضرت مالک بن دینار کے پاس سے اکڑتے اور اِتراتے ہوئے گزرا۔آپ نے فرمایا: کیا تجھے پتا نہیں کہ اس طرح چلنا اچھی بات نہیں؛ الا یہ کہ تم کسی معرکۂ کارزار میں ہو۔

مہلب نے کہا: شاید آپ مجھے جانتے نہیں ہیں۔آپ نے فرمایا: میں تمہیں جتنی اچھی طرح جانتا ہوں شاید تم خود اپنے آپ کو اُتنی اچھی طرح نہیں جانتے!۔مہلب نے پوچھا: اچھا چلیں بتائیں کہ آپ میرے بارے میں کیا جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا :

**أما أولک فنطفة مذرة ، و أما آخرک فجيفة قذرة ، و أنت بينهما تحمل العذرة .** (۱)

یعنی تیری تخلیق کا آغاز ٹپکانے والی منی کے ایک قطرے سے ہوا، اور تیری تخلیق کا اختتام بدبودار جثہ پر جا کر تمام ہوا، اور تو ان دونوں نجس مقام کے درمیان بے کسی کے عالم میں پڑا ہوا تھے۔

یہ سن کر وہ معذرت خواہانہ کہنے لگا: یقیناً آپ نے مجھے خوب پہچانا۔

## نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کی مجلس میں ایک شخص حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے ابو یحییٰ! میری بیوی کوئی چار سال سے حبلیٰ (اور پُر امید) ہے؛ لیکن اب اُس کا کرب و اِضطراب حد سے سوا ہوا جا رہا ہے، خدارا اُس کے لیے دعا فرما دیجیے۔

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۷۔

یہ سن کر حضرت مالک بن دینار کو الجھن سی ہوئی، قرآن بند کیا اور جھنجھلاتے ہوئے فرمایا: اِس قوم نے ہمیں جیسے کوئی نبی سمجھ لیا ہو! (کہ ہر چیز کی دعا کے لیے بھاگے چلے آتے ہیں) پھر آپ نے کچھ تلاوت فرمائی، اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھادیا :

اے پروردگار! اگر اس عورت کا شکم ریاح (گیس) سے بھر گیا ہو تو اُسے فوراً نکال دے۔ اور اگر اُس کے پیٹ میں کوئی لڑکی ہو تو اُسے لڑکے سے تبدیل فرمادے؛ کیوں کہ محو واِثبات کے دفتر پر تجھے قدرتِ کاملہ حاصل ہے، اور تیرے پاس اُم الکتاب ہے۔ پھر جب حضرت مالک بن دینار نے اپنا دست مبارک بلند کیا تو لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بلند کردیے۔

اتنے میں ایک قاصد آکر اس شخص سے کہتا ہے: جاؤ اپنی بیوی کی خبر لو۔ چنانچہ وہ شخص گھر پہنچا۔ ابھی حضرت مالک نے اپنے ہاتھ نیچے بھی نہ کیے تھے کہ وہ شخص اپنی گود میں گھنے گھنگھریالے بالوں والا چار سال کا ایک لڑکا لیے بابِ مسجد سے داخل ہوا، جس کے دانت برابر نکل آئے تھے لیکن ابھی تک اُس کی نال نہیں کٹی تھی۔(۱)

یوں ہی روایتوں میں آتا ہے کہ ایک شخص امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کرنے لگا: اے امیر المومنین! میں کوئی دو سال اپنی بیوی سے دور رہا، جب واپس آیا تو کیا دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُمید سے ہے۔ باہم مشورے سے یہ طے ہوا کہ اُس عورت کو پتھر مار کر ہلاک کردیا جائے۔

---

(۱) تفسیر قرطبی: ۹/۲۸۷......اضواء البیان: ۲/۳۳۶......سنن کبریٰ بیہقی: ۷/۴۴۳......سنن دارقطنی: ۹/۱۵۴ رقم: ۳۹۲۴......شرح اصول اعتقاد اہل السنہ والجماعۃ للا لکائی: ۷/۱۳۶ رقم: ۲۵۰۴...... وفیات الاعیان: ۴/۱۳۹......مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ حوادث الزمان: ۱/۱۲۵......اسنی المطالب: ۱۷/۴۱۴......موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۹۸۴۱۹ رقم: ۱۱۳۵۳۹...... التبویب الموضوعی للأحادیث: ۱/۱۹۴۹۵......موسوعۃ التخریج: ۱/۶۹۴۶ رقم: ۱۷۰۴۷۔

☆ اگر مرتبہ مل جائے اور اِستعداد نہ ہو تو اِس سے بڑی آزمائش کوئی نہیں!۔

حضرت معاذ بن جبل کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا: اے امیر المومنین! غلطی اس عورت نے کی ہے؛ لہٰذا اُسے سنگسار فرمائیں، مگر شکم مادر میں پڑے اس بچے کا کیا قصور ہے؟ آپ بچہ جننے تک اُسے مہلت دیں۔ چنانچہ اُس نے ایک بچے کو جنم دیا جس کے سامنے کے دونوں دانت نکل آئے تھے۔

اُس آدمی نے جب بچے کو غور سے دیکھا تو کہا کہ یہ تو مجھ سے کافی حد تک مشابہت رکھتا ہے، پھر مارے خوشی کے چیخ کر کہنے لگا: قسم بخدا! یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کا قضیہ سن کر حضرت عمر فاروق نے فرمایا: عورتیں اَب معاذ سا بچہ جننے سے قاصر ہوگئیں۔ معاذ! اگر آج تم نہ ہوتے تو عمر تو ہلاک ہوجاتا!۔(۱)

حضرت مالک بن دینار بصرہ کی گلی سے گزر رہے تھے، اچانک دیکھتے ہیں کہ ایک شاہی کنیز اپنے اِرد گرد خادماؤں کا لاؤ لشکر لیے بڑے جاہ وحشم اور ناز وتبختر سے چلی آرہی ہے۔ آپ اپنے فقیرانہ لباس میں اُسے آواز دیتے ہوئے کہتے ہیں: کنیز! کیا تیرا مالک تجھے بیچتا ہے؟ اس کنیز نے تمسخر کے انداز میں ہنستے ہوئے کہا کہ اگر میرا مالک بیچنا بھی چاہے تو اے فقیر! تو مجھے خریدنے کی سکت رکھتا ہے؟۔ مفلس، فقیر غریب آدمی تیری حیثیت ہی کیا ہے جو مجھے خرید سکے!۔

حضرت مالک بن دینار کہنے لگے: کنیز! تو کیا ہے میں تجھ سے بہتر کنیزیں خرید سکتا ہوں۔ وہ ہنس پڑی، اوراس نے خادماؤں کو حکم دیا کہ اِس فقیر کو ساتھ لے لو، بادشاہ کے پاس چلتے ہیں۔ کنیز نے بادشاہ کے پاس جاکر سارا ماجرا سنایا۔ بادشاہ نے کہا: اُس فقیر کو میرے سامنے پیش کرو۔ حضرت مالک بن دینار پیش ہوئے۔

بادشاہ نے پوچھا: اے فقیر! اگر میں اپنی اِس کنیز کو بیچوں بھی تو کیا تو اِس کی قیمت اَدا کرسکتا ہے؟۔ حضرت مالک بن دینار کہنے لگے: ہاں! اس کی قیمت ہے ہی کیا، بس کھجور کی دوسڑی ہوئی گٹھلیاں ہی تو ہیں! میں تو اس سے اعلیٰ کنیزیں بھی خرید سکتا ہوں۔

---

(۱) تفسیر قرطبی: ۹/۲۸۸۔

☆ کسی تنکے کو بھی حقیر نہ سمجھیں؛ ورنہ آپ کی آنکھ میں پڑ جائے گا۔

بادشاہ ہنس پڑا اور کہنے لگا: فقیر! تم نے اس شاہی کنیز کو اتنی بیکار کیوں سمجھا، اور اس کی اتنی معمولی قیمت کیوں لگائی ؟۔

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا: دراصل اِس سودے میں عیب بہت ہیں۔ پوچھا: کیا عیب ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر یہ عطر وخوشبو نہ لگائے تو اِس سے بدبو آتی ہے، اگر یہ روزمنہ صاف نہ کرے، تو اس سے تعفن اٹھنے لگتا ہے، اگر کنگھی چوٹی نہ کرے، اور تیل کا جل نہ لگائے، تو بال پراگندہ اور غبار آلود ہو جاتے ہیں، اگر اس کی عمر زیادہ ہو جائے تو تجھ جیسے عاشق اسے چھوڑ دیتے ہیں، اس میں غلاظتیں بھی ہیں، نجاستیں بھی ہیں، اور آلودگیاں بھی۔ نیز اسے رنج والم بھی پیش آتے ہیں۔

مزید فرمایا کہ یہ تو میں نے چند ایک ظاہری عیب شمار کرائے ہیں، بارِ خاطر نہ ہو تو باطنی عیوب بھی سن لو۔ یہ خودغرض ہے، اور بے وفا بھی بہت ہے، آج تیری وفا دار ہے، کل تو نہیں ہوگا تو کسی اور کی وفا کا گن گانے لگے گی، اُس سے بھی ایسے ہی ملے گی جیسے آج تجھ سے ملتی ہے؛ اس لیے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور میرے پاس اس سے بہتر کنیزیں کم قیمت پر دستیاب ہیں، بس اس لیے میں نے اس کی تھوڑی سی قیمت لگا دی ہے۔

بادشاہ پوچھنے لگا فقیر! تیری وہ کون سی کنیزیں ہیں، ذرا اُن کے اَوصاف تو بیان کر۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس ایسی کنیزیں ہیں جو کافور سے بنی ہیں، زعفران سے اُن کا ڈھانچہ تیار ہوا ہے، کستوری اور جوہر نور سے ان کا پیکر تراشا گیا ہے، اور ان کی خوبیوں کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ اپنا لعاب دہن کھاری پانی میں ڈال دیں تو وہ شہد کی طرح میٹھا، شیریں اور خوش ذائقہ ہو جائے، کسی مردے کو اپنا نغمۂ لاہوتی سنا دیں تو وہ زندہ ہو کر اُٹھ کھڑا ہو، اگر میری کوئی ایک کنیز اپنی کلائی سورج کے سامنے کھول دے تو سورج شرمندہ و رُسوا ہو جائے، اگر دنیا کی تاریکی پر اس کا حسن ظاہر ہو تو ساری دنیا مشرق سے مغرب تک روشن اور منبع اَنوار بن جائے۔ وہ مشک اور زعفران کے باغوں میں پلی ہیں، یاقوت اور مرجان

کی شاخوں سے پھل توڑ کر کھاتی ہیں، اور تسنیم کے پانیوں میں نہاتی ہیں، خوب دوستی نبھانے والی ہیں، بے وفائی کی اُن میں دور دور تک کوئی بو نہیں۔ اب تمہیں بتاؤ کہ تمہاری کنیز اچھی ہے یا میری کنیزیں اچھی ہیں؟۔

بادشاہ نے کہا: کنیزیں تو تمہاری اچھی ہیں مگر اب یہ بتاؤ کہ تمہاری کنیزوں کی قیمت کیا ہے؟۔ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا: بڑی سستی ہیں۔ بادشاہ نے کہا: دام تو بتاؤ۔ آپ نے فرمایا: رات کے اندھیرے میں اُٹھ کر دو رکعت نماز اور خدا کی خشیت میں گریہ وزاری.........۔ میری کنیزیں بس اِس قیمت پر دستیاب ہیں۔

یہ سن کر بادشاہ کی حالت غیر ہوگئی، اس نے اپنا شاہانہ لباس پھاڑ دیا، تخت سے نیچے اُتر آیا، معلوم نہیں تھا کہ یہ مالک بن دینار ہیں فقیر سمجھ کر گلے لگالیا، اور ان کا ماتھا چومنے لگا۔ پوچھا: بتا فقیر! اب میرے بچنے کی کیا سبیل ہے؟۔

آپ نے فرمایا: چھوڑ دے جس گھمنڈ میں ہے۔ اس نے اعلانِ عام کر دیا کہ میری جملہ کنیزیں اور غلام آزاد ہیں۔ میں اپنی ساری جائداد اللہ کی راہ میں وقف کرتا ہوں، اس کے بعد پھر اس نے ایک موٹا کھردرا کپڑا پہن کر کہا: اے کنیز! اَب تم بھی آزاد ہو۔

اس کنیز نے کہا: آقا اگر آپ کا حال یہ ہوگیا ہے تو اب میں کہاں جاؤں، اس نے بھی اپنا لباس تار تار کیا اور ایک ٹاٹ کا پوشاک پہن کر کہا: آقا سلامت! اُمیری میں آپ کے ساتھ تھی تو فقیری میں بھی آپ ہی کے ساتھ رہوں گی۔

چنانچہ دونوں عبادتوں کے لیے جنگل میں نکل گئے، ایک عارف ہوگیا اور ایک عارفہ بن گئی۔ اور زندگی بھر وہ اِتنا روئے کہ زمین ان کی اَشک باریوں سے تر ہوگئی، اور اللہ کی اسی خشیت میں انھوں نے جان' جان آفریں کے سپرد کر دی۔(۱)

---

(۱) روض الریاحین:۵۴تا۵۶......الاستعداد للموت وسوال القبر :۳۱/۱......التوابین:۴۱/۱۔

☆ جن لوگوں کو آپ کی موت کا غم ہوسکتا ہے، ان کو زندگی میں خوشی ضرور دیجیے گا۔

ایک شخص حضرت مالک بن دینار کے پاس آکر کہنے لگا کہ خدا واسطے آپ دعاے خیر فرمادیں؛ کیوں کہ اِس وقت میں بہت ہی مضطر وخستہ حال ہوں۔فرمایا: اگر تو مضطر ہے تو تو مجھ سے زیادہ دعا کرنے کا حق رکھتا ہے :

**فإنه يجيب المضطر إذا دعاه .** (۱)

کیوں کہ پروردگارِ عالم مضطر کی دعا کو بطورِ خاص شرفِ قبول بخشتا ہے۔

کہا جاتا ہے حضرت مالک بن دینار کے گھر کچھ چور چوری کی نیت سے گھسے؛ مگر تلاشِ بسیار کے باوجود انھیں ملا کچھ نہیں۔انھیں نامراد جاتے دیکھ کر حضرت مالک نے فرمایا: اللہ کے بندو! اگر تمھیں متاعِ دنیا نہیں ملی تو کیا ہوا کچھ متاعِ آخرت ہی ساتھ لیتے جاؤ؟۔بولے: وہ کیا؟۔فرمایا: وضو کرو، اور دو رکعت نماز اَدا کرو۔چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر حضرت مالک انھیں لے کر مسجد کی طرف چلے۔لوگوں نے پوچھا: یہ کیا معاملہ ہوا؟۔فرمایا: یہ چوری کرنے آئے تھے؛ مگر ہم نے خود اُنھیں چرالیا۔(۲) ع :

شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے

حضرت جعفر بن سلیمان رحمہ اللہ حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کی معیت میں شہر بصرہ جانے کا اِتفاق ہوا۔سیر وتفریح کے دوران ہماری نظر ایک زیرِ تعمیر محل پر پڑ گئی جو کہ ایک خوبرو نوجوان کی ماتحتی میں مرحلہ تعمیر سے گزر رہا تھا، اور وہ جوانِ رعنا مزدوروں، مستریوں اور کام کرنے والوں کو بڑے اِنہماک اور توجہ سے ہر ہر کام کی ہدایت دے رہا تھا۔

حضرت مالک نے مجھ سے فرمایا: ذرا دیکھو کہ جوان محل کی تعمیر وتزئین کے معاملے میں کتنی دلچسپی رکھتا ہے؛ مگر مجھے اس کے حال پر رحم آرہا ہے، اور چاہتا ہوں کہ اللہ سے اس کے حق

(۱) تفسیر قرطبی: ۲۲۳/۱۳۔
(۲) سیر اعلام النبلاء: ۳۶۳/۵......صفۃ الصفوۃ: ۳۷۲/۱۔

☆ مسئلہ یہ ہے کہ جاننے والے خاموش ہیں اور بولنے والے جانتے نہیں ہیں!۔

میں دعا کروں کہ اسے اس حال سے نجات دے، کیا عجب کہ یہ جوانانِ جنت سے ہوجائے۔
چنانچہ ہم اس کے پاس گئے، اور سلام کیا۔ اس نے بڑے چاؤ سے سلام کا جواب دیا۔
حضرت مالک نے پوچھا: اس محل کی تعمیر پر کتنا خرچ کرنے کا اِرادہ ہے؟۔
کہا: کوئی ایک لاکھ درہم۔
فرمایا: ایسا کیوں نہیں کرتے کہ یہ سارا مال مجھے دے دو؛ تاکہ میں اسے اس کے مستحقین میں صرف کردوں اور اس کے بدلے تمہیں جنت میں اس سے کہیں بہتر ایک عالیشان محل کی ضمانت عطا کردوں، جو اس سے زیادہ پائیدار، خوبصورت، اور دیرپا ہے۔ جس کی مٹی مشک وزعفران کی ہوگی، وہ کبھی منہدم نہ ہوگا، اور صرف محل ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ خادم، خادمائیں اور سرخ یاقوت کے قبے، نہایت شاندار اور حسین خیمے وغیرہ محل کے ساتھ ہوں گے اور اس کو معماروں نے نہیں بنایا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے 'کُن' فرمانے سے بن گیا ہے۔
اس نوجوان کے دل کے اندر حضرت مالک کی بات نے تیر کی طرح اَثر کیا؛ تاہم اس نے عرض کیا کہ اِس بارے میں مجھے شب بھر غور کرنے کی مہلت عنایت فرمائیں۔
اِدھر حضرت مالک کو شب بھر بار بار اس نوجوان کا خیال آتا رہا، رات سے صبح تک اس کے حق میں دعاے خیر کرتے رہے۔ صبح کے وقت پھر اس جانب تشریف لے گئے تو نوجوان کو اپنے دروازہ پر کھڑا منتظر پایا۔
نوجوان (ایک لاکھ درہموں کی تھیلیاں مالک بن دینار کے حوالے کرتے ہوئے) کہتا ہے: یہ رہی میری پونجی اور یہ حاضر ہیں قلم، دوات اور کاغذ۔
حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کاغذ اور قلم ہاتھ میں لے کر اس مضمون کا بیع نامہ کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

**بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ھذا ما ضمن مالک بن دینار لفلان بن فلان اني ضمنت لک علی اللّٰہ قصرا بدل قصرک صفتہ کما وصفت و الزیادۃ علی اللّٰہ و اشتریت لک بھٰذا المال في**

الجنة افسح من قصرک في ظل ظليل بقرب العزيز الجليل .

یعنی اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع۔ یہ تحریر اس غرض سے ہے کہ مالک بن دینار فلاں بن فلاں کے لیے اس کے اس مکان کے عوض اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ایسا شاندار محل دلانے کا ضمانت دار ہے۔ اور اگر اس محل میں مزید کچھ اور ہو تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اور اس ایک لاکھ درہم کے بدلے میں نے جنت کا ایک محل فلاں بن فلاں کے لیے خرید لیا ہے جو اس کے محل سے زیادہ وسیع اور شاندار ہے اور وہ محل قربِ الٰہی کے سائے میں ہے۔

پھر آپ نے اس رقعہ کو بند کر کے نوجوان کے حوالے کر دیا۔ اور اس سے وصول شدہ ساری رقم فقرا و مساکین پر خرچ کر دیا۔ ابھی کوئی چالیس دن بھی نہیں ہوئے ہوں گے کہ اس نوجوان کا اِنتقال ہو گیا اور اس نے یہ وصیت کر رکھی تھی کہ دم واپسیں وہ رقعہ میرے زیرِ کفن رکھ دیا جائے۔ پھر اللہ کی شان دیکھیں کہ حضرت مالک نے اس کی وفات کی رات اس رقعہ کو مسجد کے محراب میں پڑا پایا، اسے کھول کر دیکھا تو اس میں تحریر تھا :

هٰذه براءة من الله العزيز الحكيم مالک بن دينار و فينا الشاب القصر الذي ضمنته له و زيادة سبعين ضعفا .

یعنی یہ معافی کا پروانۂ اِلٰہی ہے۔ مالک بن دینار کو معلوم ہو کہ وہ نوجوان سردست اس محل میں اِستراحت پذیر ہے جس کی تم نے ضمانت لی تھی بلکہ اس کا ستر گنا زیادہ اُسے عطا کیا گیا ہے۔(۱)

اس تحریر کو لے کر حضرت مالک بن دینار دوڑے ہوئے نوجوان کے گھر کی جانب تشریف لے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اس کے گھر کا دروازہ ماتم گسار ہے، اور اندر سے نالہ وشیون کی آواز آ رہی ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ نوجوان کل خدا کو پیارا ہو گیا ہے......۔

---

(۱) روض الریاحین:۵۶تا۵۷......تفسیر روح البیان:۳/۴۱۰......التوابین:۱/۶۷۔

☆ جن قوموں کے پاس دعا کا سہارا نہیں، ان میں خودکشی کا رجحان زیادہ ہوتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بصرہ کے اندر بارش ہونا بند ہوگئی۔ہم نے یکے بعد دیگرے کئی دن نمازِ استسقا وغیرہ پڑھی مگر کہیں سے بارش کے آثار نہیں دکھائی پڑے؛ لہٰذا ایک دن عطا سلیمی، ثابت بنانی، محمد بن واسع، حبیب فارسی، صالح مری اور کچھ دوسرے شیوخِ وقت کی معیت میں ہم نکلے اور بصرہ کی عیدگاہ میں جاکر نمازِ استسقا پڑھی اور خوب دعاے باراں کی؛ مگر پھر بھی اَبر بارندہ سے ہم محروم رہے۔

دیگر حضرات تو لوٹ کر چلے گئے؛ مگر میں اور ثابت بنانی وہیں عیدگاہ میں رُکے رہے۔ جب رات کی سیاہی چھائی، تو بڑے پیٹوں والا ایک سیاہ فام شخص موٹی چادر اوڑھے ہوئے آیا، جلدی میں پانی لے کر وضو کیا اور مختصراً دو رکعت نماز پڑھی، پھر اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کر کے کہنے لگا: مولا! تو اپنے بندوں کو کب تک تڑپائے گا؟ اگر تیرے پاس بارش ہے تو اُسے ہم پر اُتار۔ مولا! تجھے مجھ سے محبت فرمانے کی قسم! اَب وہ گھڑی آگئی ہے کہ ہم پر بارانِ رحمت کا نزول ہو۔

فرماتے ہیں کہ ابھی اُس کی بات مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ہر طرف سے گھنگھور گھٹائیں چھائیں، اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، اور عالم یہ ہوا کہ آب باراں ہم تک پہنچ آیا۔

یہ دیکھ کر ہم ورطہ حیرت میں ڈوب گئے، اور اُس سیاہ فام کے پاس پہنچے......ہمیں دیکھ کر اس نے راہِ فرار اِختیار کرنے کی کوشش کی۔ ہم نے کہا: ذرا رکو۔ تو وہ کہنے لگا میں غلام ہوں اور اپنے چھوٹے آقا کی طاعت مجھ پر فرض ہے، یہ کہتے ہوئے وہ نخاس کے گھر میں جا گھسا۔

ہم سرِ صبح نخاس کے پاس آئے اور پوچھا: تمہارے پاس خدمت کے لیے کوئی غلام

☆ جس آدمی کی خواہش اُس کے حاصل سے زیادہ ہے، وہ غریب ہے۔

ہے؟۔کہا: ہاں میرے پاس تو سینکڑوں غلام ہیں، دیکھ لوکون سا پسند ہے۔ چنانچہ ہم یکے بعد دیگرے سارے غلاموں کا جائزہ لیتے رہے اور کہتے رہے یہ نہیں یہ نہیں۔

میں نے پوچھا: اس کے علاوہ بھی غلام ہیں؟۔ کہا: ہاں، ایک اور ہے۔ جب ہم گئے تو دیکھا کہ وہی سیاہ فام اپنی بوسیدہ کٹیا میں کھڑا (محوِ عبادت) ہے۔ میں نے کہا: مجھے اسی کی تلاش تھی۔

نخاس کہنے لگا: یہ بالکل بے کار غلام ہے۔ ہمہ وقت روتا رہتا ہے، یہ آپ کی خدمت کیا کرے گا!۔

میں نے کہا: اسی مقصد کے لیے تو میں اِسے خرید رہا ہوں۔ کہا: پھر اِسے من چاہی قیمت پر لے لو؛ مگر مجھے اِس کے عیوب سے بری رکھنا۔ چنانچہ میں نے بیس دینار دے کر اُسے خرید لیا۔

جب ہم وہاں سے نکلے تو وہ کہنے لگا: آقا! آپ نے مجھے کیوں خریدا؟۔ میں نے کہا: تاکہ ہم تمہاری خدمت کرسکیں۔ پوچھا: مگر ایسا کیوں کریں گے؟ (کیا کہیں آقا بھی غلام کی خدمت کرتا ہے)۔

میں نے کہا: کیا گزشتہ شب عیدگاہ میں تم ہمارے ساتھ نہ تھے؟۔

جیسے ہی اُس نے یہ سنا دوڑتا ہوا قریب کی ایک مسجد میں گھس گیا دو رکعت نماز اَدا کی اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیے:

اے پروردگار! میرے اور تیرے درمیان جو رازہاے سربستہ تھے وہ آج مخلوق کے سامنے فاش ہوگئے ہیں۔ مجھے تیری قسم! ابھی میری روح قبض کرلے۔

اِتنا کہتے ہی اُس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔

☆ بچہ بیار ہو تو ماں کو دعا مانگنے کا سلیقہ خود ہی آجاتا ہے۔

(حضرت مالک بن دینار) فرماتے ہیں کہ ہم آج تک اس کی قبر سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور قحط سالی میں بارش کی دعائیں کر کے فیض یاب ہوتے ہیں۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفۃ المسلمین بنائے گئے، تو چرواہوں نے پہاڑ کی چوٹیوں سے پوچھا: یہ نیک وصالح اِنسان کون ہے جسے لوگوں کا خلیفہ بنایا گیا ہے؟۔ پوچھا گیا تمہیں اِس سے کیا غرض!۔ کہنے لگے: جب سے ان کی خلافت کا دور آیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری بکریاں' شیر اور بھیڑیوں کے ساتھ بے تکلف چرپھر رہی ہیں۔(۲)

(۱) صفۃ الصفوۃ: ۱/۱۰۴...... المستطرف فی کل فن مستظرف: ۱/۱۵۰۔

حکایت مذکورہ سے صاف صاف ظاہر ہے کہ حضرت مالک بن دینار جیسے علم وعمل کے آفتاب عالم تاب کا یہی عقیدہ تھا کہ اہل اللہ کی قبریں مقبولیت دعا کے لیے بڑی ہی خاص مقام ہیں؛ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس اللہ والے حبشی غلام کی قبر کے پاس خداوند تعالیٰ سے بارش اور دوسری حاجتوں کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ والے اس قدر خدا کے پیارے ہوتے ہیں کہ ان کی ہر ہر چیز اللہ کو پیاری ہوتی ہے، اور ان کی ہر اَدا پر رحمت خداوندی کو پیار آجاتا ہے جو ان کے منہ سے نکل جاتا ہے وہی ہو جاتا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے: رب اشعث اغبر ملنوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یعنی بہت سے ایسے بندگانِ خدا ہیں جن کے بال وپر پراگندہ اور غبار آلود ہیں اور لوگ انہیں حقیر سمجھ کر اپنے دروازوں سے دھکا دے کر نکال دیتے ہیں؛ لیکن بارگاہ خداوندی میں ان کی محبوبیت ومقبولیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھا جائیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ضرور ان کی قسموں کو پورا فرما دیتا ہے؛ چنانچہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حبشی غلام نے خدا کو اس کی محبت کی قسم دلا کر بارش کی دعا مانگی تو فوراً ہی خداوند عالم نے بارش بھیج دی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ لوگ منجانب اللہ ایسے سیف زبان ہوتے ہیں کہ اگر یہ لوگ مٹی کو سونا کہہ دیں تو منٹوں بلکہ سکنڈوں میں مٹی سونا بن جاتی ہے، اور اگر یہ لوگ آگ کو پانی اور پانی کو آگ کہہ دیں تو دم زدن میں آگ پانی اور پانی آگ ہو جائے۔ اللہ والوں کی خداداد روحانی طاقت کا کیا کہنا!۔

جلا سکتی ہے شمع کشتہ کو موج نفس اُن کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں
(روحانی حکایات: ج ۲ ص: ۱۴۲ تا ۱۴۴)

(۲) العقوبات ابن ابی الدنیا: ۱/۳۱۱ حدیث: ۲۷۷۔

☆ سورج کو نمایاں ہونے کے لیے تاریکی درکار ہے۔

حضرت عبدالواحد بن زید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت محمد بن واسع کی بارگاہ میں حاضر تھے اور حضرت مالک بن دینار بھی وہیں موجود تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور حضرت مالک سے بات چیت کرنا شروع کی اور سخت ودرشت لہجے میں آکر کہنے لگا: آپ نے جو تقسیم کی ہے وہ بالکل ناحق ہے اور آپ نے اپنی اہل مجلس کا اس میں خاص خیال رکھا ہے تاکہ وہ آپ کے اِردگرد گھومتے رہیں اور آپ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن جائیں۔

کہتے ہیں کہ اُس کی بات سن کر حضرت مالک بے اِختیار رو پڑے اور فرمایا: اے شخص! اس تقسیم سے میری یہ مراد نہیں تھی جیسا کہ تم نے بیان کیا۔ اس نے کہا: قسم بخدا! آپ کا مقصد اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ جب اس نے حضرت مالک پر باتوں کی بوچھار کردی تو آپ نے اپنے ہاتھ حضرت مولا میں اُٹھا کر دعا کی: اے پروردگار! اس شخص نے دخل اندازی کر کے ہمیں تیرے ذکر وفکر سے روک رکھا ہے؛ اس سے ہمیں نجات عطا فرما۔ اتنا کہنا تھا کہ اللہ کی شان دیکھیں وہ شخص وہیں مردہ ہوکر گر پڑا۔(۱)

ایک مرتبہ کسی یہودی کے مکان کے قریب آپ نے کرایہ پر مکان لیا۔ اور آپ کا حجرہ یہودی کے دروازے سے متصل تھا؛ چنانچہ یہودی نے دشمنی میں ایک ایسا پرنالہ بنوایا جس کے ذریعہ پوری غلاظت آپ کے مکان میں ڈالتا رہتا، جس سے آپ کی نماز کی جگہ نجس ہوجایا کرتی۔ بہت عرصے تک وہ یہ عمل کرتا رہا؛ لیکن آپ نے کبھی شکایت نہیں کی۔ ایک دن اس یہودی نے خود ہی آپ سے عرض کیا کہ میرے پرنالے کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پرنالے سے جو غلاظت گرتی ہے اس کو جھاڑو لے کر روزانہ دھوڈالتا ہوں۔ اس لیے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہے۔

یہودی نے عرض کیا کہ آپ کو اتنی اَذیت برداشت کرنے کے باوجود بھی غصہ نہیں آیا؟ فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ جو لوگ غصے پر قابو پالیتے ہیں نہ صرف ان کے

(۱) بستان الواعظین وریاض السامعین: ۱/۱۱۰۔

☆ جتنے عظیم لوگ تھے وہ غیر عظیم زمانوں میں آئے۔

گناہ معاف کردیے جاتے ہیں بلکہ انھیں ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ یہ سن کر یہودی نے عرض کیا کہ یقیناً آپ کا مذہب بہت عمدہ ہے؛ کیوں کہ اس میں معاندین کی اَذیتوں پر صبر کرنے کو اچھا کہا گیا ہے اور آج میں سچے دل سے اِسلام قبول کرتا ہوں۔(۱)

## رحمتِ خداوندی بہانہ می جوید

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے :

**إني أهم بعذاب عبدي فأنظر إلى عمار المساجد و جلساء القرآن و ولدان الإسلام فيسكن غضبي .** (۲)

یعنی میں اپنے بندوں کو عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں لیکن مسجد کو آباد کرنے والوں، قرآن کی نشستوں اور اہل اِسلام کے بچوں کو دیکھ کر میرا غضب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اِنسان کے لیے قساوتِ قلبی اور دل کی سختی سے بڑھ کر کوئی چیز وبالِ جان نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی پر نگاہِ غضب فرماتا ہے تو ان کے دلوں سے رحم ومروّت کے دیے گل فرمادیتا ہے....(۳)

حضرت رباح قیسی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جنت نعیم‘ جنت فردوس اور جنت عدن کے درمیان واقع ہے۔ اس میں ایسی ہمسایہ حوریں ہوں گے جنھیں جنتی گلابوں سے تراش کر بنایا گیا ہوگا۔

---

(۱) تذکرۃ الاولیاء مترجم:۳۰۔

(۲) تفسیر قرطبی:۱۲/۲۷۷......تفسیر درمنثور:۵/۲۷......الزہد لاحمد بن حنبل:۲/۲۴ حدیث:۵۰۷۔

(۳) تفسیر قرطبی:۱۵/۲۴۸......تفسیر بغوی:۷/۱۱۵۔

☆ اگر خوف زدہ انسان بے خوف ہوجائے تو خوفزدہ کرنے والے کی طاقت کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

پوچھا گیا کہ اس میں رہے گا کون؟۔فرمایا: وہ لوگ جنھوں نے گناہ گاری کے بعد پرہیز گاری اِختیار کی، اور جب انھوں نے میری (یعنی اللہ کی) عظمت وجلال کا حال سنا تو وہ سراسیمہ و پشیمان ہوکر میری تلاش میں نکل پڑے، اور جن کی ہڈیوں کے گودے میری خشیت وخوف کے باعث بہہ گئے۔ جب میں اہل زمین کو عذاب دینے کا اِرادہ کرتا ہوں تو ان خستہ حالوں، اور میرے لیے بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرنے والوں کو دیکھ کر میرا عذاب اوپر ہی رُک جاتا ہے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار سے حکایت بیان کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے بصرہ میں کچھ لوگوں کو جنازہ لے جاتے ہوئے دیکھا؛ مگر اس جنازہ کی مشایعت میں چلنے والا کوئی نہ تھا۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو پتا چلا کہ وہ بڑا پاپی اور گنہ گار شخص تھا۔

کہتے ہیں کہ میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اور اسے قبر میں اُتارا اور وہیں ایک سائے کی آڑ لے کر سوگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے، اس کی قبر کو شق کیا، ان میں سے ایک اس کے پاس گیا اور دوسرے سے کہا کہ اسے جہنمیوں میں سے لکھ لو؛ کیوں کہ اس کے جسم کا انگ انگ گناہوں سے آلودہ معلوم ہو رہا ہے۔

دوسرے نے کہا: فیصلہ لینے میں اتنی جلدی نہ کرو، ذرا اُس کی آنکھوں کا جائزہ لو۔ کہا: میں نے ان کا جائزہ لے لیا ہے، ان آنکھوں نے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے کے سوا کچھ دیکھا ہی نہیں ہے۔

کہا: اس کے کانوں کا جائزہ لو۔ بولا: ان کا بھی جائزہ لے لیا ہے، ان کانوں نے تاحیات بے حیائیوں اور برائیوں کے علاوہ کچھ سنا ہی نہیں ہے۔

کہا: اس کی زبان کا جائزہ لو۔ بولا: اس کی بھی جانچ کر لی ہے، اس زبان نے زندگی بھر اِرتکاب معاصی اور غلط بیانی کے علاوہ کچھ کیا ہی نہیں ہے۔

---

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: ۲۸/۵...... تفسیر روح المعانی: ۵۴/۵۔

☆ اگر معاشرے میں باضمیر پیدا ہوگئے تو مردہ ضمیر ویسے ہی روپوش ہوجائیں گے۔

کہا: اس کے ہاتھوں کا جائزہ لو۔ بولا: ان کا بھی امتحان لے لیا ہے۔ یہ ہاتھ تا حیات حرام خوری اور شہوت و ہوس کے پجاری بنے رہے۔

کہا: اس کے پاؤں کا جائزہ لو۔ بولا: ان کی بھی خبر لے لی ہے، ان پاؤں نے بھی ناپاکیوں اور غلاظتوں میں دندناتے پھرنے کے اور کچھ نہیں کیا ہے۔

کہا: ابھی بھی کسی عجلت سے کام لینے کی ضرورت نہیں، ذرا ہٹو میں اس کی قبر میں اُتر کر دیکھتا ہوں۔ چنانچہ وہ دوسرا فرشتہ قبر میں اُترا اور تھوڑی دیر اس کے پاس کھڑا رہا، اور کہا: میرے دوست میں نے اس کے دل کا جائزہ لیا تو اسے دولتِ ایمان سے بھرپور پایا ہے؛ لہٰذا بس اسی باعث اسے نیکوں اور مرحومین میں شامل کرلو۔ چنانچہ ایمان کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے اس پر اتنا فضل فرمایا کہ اس کی زندگی کے سارے جرم وخطا معاف فرمادیے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ (رضاے مولا کے لیے) فاقہ کشی کرنے یا بھوکے رہنے والے لوگ قیامت کے دن بہشتی پھلوں کو کھانے میں لگے ہوئے ہوں گے؛ حالاں کہ دیگر لوگ ابھی حساب وکتاب کے جھمیلے میں الجھے ہوں گے۔(۲)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مسلم بن یسار کو اُن کے انتقال کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا۔ جب سلام کیا تو انھوں نے مجھے جواب سے محروم رکھا۔ میں نے پوچھا: مرنے کے بعد تم پر کیا بیتی؟ تو اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں اور کہنے لگے: میں بڑی بڑی دہشتوں اور شدید قسم کے زلزلوں سے دوچار رہا۔

میں نے پوچھا: اس کے بعد پھر کیا ہوا؟۔ کہا: کریم سے کرم کے سوا اور کس چیز کی توقع رکھی جاتی ہے!، اس نے ہماری نیکیوں کو شرفِ قبول عطا کر کے ہماری برائیوں کو حرفِ غلط کی طرح مٹادیا، اور ہمارے درجات بھی بلند کردیے۔

---

(۱) تفسیر روح البیان: ۴/۳۱۔
(۲) الجوع ابن ابی الدنیا: ۱/۲۲۶ حدیث: ۱۴۲۔

☆ ہوسکتا ہے کہ کسی غریب ومسکین کے منہ پر آپ کی ایک مسکراہٹ اللہ کے نزدیک آپ کا مرتبہ بلند کردے۔

اتنا سننا تھا کہ حضرت مالک بن دینار نے سسکتے ہوئے ایک گہری سانس لی اور بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ پھر کچھ دن آپ یوں ہی فرشِ علالت پر پڑے رہے بالآخر یہی مرض آپ کے لیے سامانِ قضا بن گیا۔

کہا جاتا ہے کہ اس واقعہ نے آپ کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے تھے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک بڑا ہی بدکار و گنہ گار ہمسایہ تھا۔ سارے پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے عاجز تھے۔ جب مجھے اس کی خبر پہنچی تو میں نے کہا: ایسا کرو کہ تم یہ شہر چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔ تو وہ کہنے لگا: میرا اَپنا نجی مکان ہے، میں اس سے نکل کر کہیں اور کیوں جانے لگوں! تو میں نے کہا: اپنا مکان بیچ دو۔ کہا: اپنے وطن کے اندر موجود اس گھر کو میں کبھی فروخت نہیں کروں گا۔

میں نے کہا: ٹھیک ہے تو میں بادشاہ سلامت سے جاکر تمہاری شکایت کیے دے رہا ہوں۔ کہا: میں خود بادشاہ کے معاونین میں سے ہوں۔ میں نے کہا: (اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے تو) میں تمہارے لیے بددعا کردوں گا۔ اس نے کہا: چلیے! اللہ تعالیٰ آپ سے کہیں زیادہ مجھ پر مہربان ہے۔

کہتے ہیں کہ میں نے جیسے ہی بددعا کا قصد کیا، ہاتف غیب سے ندا آئی: مالک! اس کے خلاف آواز نہ اُٹھاؤ کہ 'ایں یکے از دوستانِ من است'۔ یعنی یہ شخص میرے دوستوں میں سے ہے۔(۲)

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۴۳...... الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب و القبائح: ۱/۴...... الروح: ۱/۲۲ ...... المجالسہ وجواہر العلم: ۱/۳۶۔

(۲) الروض الفائق فی المواعظ والرقائق: ۱۲۱...... الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح: ۱/۱۳...... التوابین: ۱/۶۸۔

☆ کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

حضرت مالک بن دینار نے ایک مرتبہ شیخ ابان سے دریافت کیا کہ آپ لوگوں کو رخصت کی حدیثیں کب تک سنائیں گے؟۔انھوں نے جواب دیا: اے ابویحیٰؔ! مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز تم خداوندقدوس کے عفووکرم کے اتنے مناظر دیکھو گے کہ برداشت نہ کرسکو گے۔(۱)

امام سیوطی علیہ الرحمہ نے 'شرح الصدور' ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات قبرستان گیا۔کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ شاید اللہ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔غیب سے آواز آتی ہے: اے مالک! یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے، جوانہوں نے اہل قبور کو بھیجا ہے۔

میں نے پوچھا: مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟۔آواز آئی: ایک مردمومن نے اس رات میں اس قبرستان میں قیام کیا، اور دورکعت نماز پڑھی۔اس طرح کہ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھی اور کہا کہ اے اللہ! اس کا ثواب میں نے مومن اہل قبور کو بخشا، تو بس اس کی وجہ سے اللہ تعالی نے یہ روشنی اور نور بھیجا اور ہماری قبروں میں مشرق و مغرب کی سی وسعت پیدا کردی۔

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہمیشہ کے لیے میرا یہ معمول بن گیا کہ میں جمعرات کو دونفل پڑھ کے اس کا ثواب مومنین کو بخش دیتا۔

## صحبتوں کا فیضان

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**إنک إن تنقل الأحجار مع الأبرار خیر لک من أن تأکل الخبیص مع الفجار . (۲)**

(۱) احیاءعلوم الدین مترجم: ۲۴۲/۴۔

(۲) قرطبی: ۲۷/۱۳......آلوسی: ۱۵۵/۱۴......تفسیر نیساپوری: ۶۰/۶......روضۃ العقلاءونزہۃ الفضلاء: ۳۳/۱۔

یعنی نیکوکاروں کی صحبت میں بیٹھ کر کنکری چننا (یا پتھر ادھر ادھر کرنا) اس سے بہتر ہے کہ بدکاروں کے ساتھ بیٹھ کر گھی اور کھجور کے بنے حلوے کھائے جائیں۔

## قرآن ذریعہ شادابیِ دل

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے :

**يا أهل القرآن، ماذا زرع القرآن في قلوبكم؟ فإن القرآن ربيع القلوب كما أن الغيث ربيع الأرض .** (۱)

یعنی اے اہل قرآن، تمہارے کشتِ دل پر قرآن نے کیا ہریالی پیدا کی ہے؟ کیوں کہ قرآن، قلب کے لیے موسم بہار کی حیثیت رکھتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے بارش سطح گیتی کے لیے بہار کا سبب ہوتی ہے۔

## دم رخصت کے مناظر

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک ہمسائے کے پاس گیا جو اپنی جانکنی کے عالم میں کہے جارہا تھا: آگ کے دو پہاڑ! آگ کے دو پہاڑ!!۔ میں نے پوچھا: یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا تمہارے اوسان خطا کر گئے ہیں؟؟۔

کہا: اے ابویحییٰ! دراصل بات یہ ہے کہ میرے پاس (ناپنے کے) دو پیانے تھے۔ ایک سے لیتا تھا، اور دوسرے سے دیتا تھا۔ (حضرت مالک فرماتے ہیں کہ) میں اُٹھا اور ان دونوں کو آپس میں ٹکرا ٹکرا کے توڑ ڈالا۔ تو اس نے کہا: اے ابویحییٰ! جب جب آپ ایک کو دوسرے سے ٹکرا رہے تھے میرا توشۂ راہ فزوں ہو رہا تھا۔ چنانچہ وہ شخص اسی حالت میں لقمۂ اجل بن گیا۔(۲)

---

(۱) تفسیر قرطبی: ۵۵/۱۶......تفسیر بحر محیط: ۴۹۰/۹......احیاء علوم الدین: ۲۹۴/۱۔
(۲) تفسیر قرطبی: ۲۵۳/۱۹۔

☆ جس میں اَدب نہیں اس میں سب برائیاں ہی برائیاں ہیں۔

حضرت حزم فرماتے ہیں کہ ہم مالک بن دینار علیہ الرحمہ کی اُن کی مرضِ وفات میں عیادت کرنے گئے تو وہ اپنے نفس کو بہلا پھسلا رہے تھے، پھر انھوں نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر کہا :

**اللّٰھم إنک تعلم أني لم أحب البقاء في الدنیا لبطن ولا لفرج .**(۱)

یعنی اے پروردگار! تجھے معلوم ہے کہ میں دنیا میں شکم وشہوت کی آگ بجھانے کے لیے نہیں باقی رہنا چاہتا۔

## دنیا وآخرت کی حقیقت

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ دنیا اگر سونے کی ہوتی جب بھی اسے فنا ہونا تھا اور آخرت ٹھیکری کی ہوتی جب بھی اسے باقی رہنا تھا۔ تو ہونا تو یہ چاہیے کہ باقی رہنے والی ٹھیکری کو فنا ہونے والے سونے پر ترجیح دیا جاتا!۔

فرماتے ہیں: پھر ذرا سوچو کہ آخرت تو درحقیقت سونے کی ہے جسے ہمیشہ باقی رہنا ہے اور دنیا ٹھیکری کی ہے جسے فنا ہو جانا ہے۔ (اب تم خود ہی فیصلہ کرلو کہ اس دنیا میں تمھیں کس طرح رہنا چاہیے اور اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے!) (۲)

بصرہ میں کوئی امیر آدمی فوت ہو گیا، اور اس کی پوری جائداد اس کی اکلوتی بیٹی کو ملی، جو بہت خوبصورت تھی۔ ایک دن اس نے حضرت ثابت بنانی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نکاح کرنا چاہتی ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ نکاح مالک بن دینار کے ساتھ ہو؛ تا کہ ذکر الٰہی اور دنیاوی کاموں میں وہ میری معاونت کرسکیں۔

---

(۱) الزہد لابی حاتم رازی: ۶۸/۱ حدیث: ۶۷۔
(۲) تفسیر قرطبی: ۲۴/۲۰...... تفسیر فتح القدیر: ۴۷۳/۷۔

☆ نیک بخت وہ ہے کہ نیکی کرے اور ڈرے۔ اور بد بخت وہ ہے کہ بدی کرے اور مقبولیت کی اُمید رکھے۔

چنانچہ حضرت ثابت بنانی نے اس نازنین کا پیغام حضرت مالک بن دینار تک پہنچا دیا لیکن آپ نے فرمایا کہ میں تو دنیا کو طلاق دے چکا ہوں اور چوں کہ عورت کا شمار بھی دنیا ہی میں ہوتا ہے؛ اس لیے طلاق شدہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔

ایک مرتبہ آپ کسی درخت کے سائے میں اِستراحت فرما رہے تھے اور چشم دید گواہوں نے بتایا کہ ایک سانپ نرگس کی شاخ سے آپ کو پنکھا جھل رہا تھا۔(۱)

## مصیبتیں کیوں کر آتی ہیں؟

حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب قحط سالی و عذاب آتا ہے تو وہ محض ہمارے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے، اور جب آسودہ حالی وشادابی آتی تو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے :

وَ أَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيهِمْ مِدْرَاراً وَّ جَعَلْنَا الأَنهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ، فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَ أَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْناً آخرِينَo (سورۂ انعام:۶/۶)

ترجمہ: اور ہم نے ان پر لگاتار برسنے والی بارش بھیجی اور ہم نے ان (کے مکانات ومحلات) کے نیچے سے نہریں بہائیں پھر (اتنی پُرعشرت زندگی دینے کے باوجود) ہم نے ان کے گناہوں کے باعث انھیں ہلاک کردیا اوران کے بعد ہم نے دوسری اُمتوں کو پیدا کیا۔ (۲)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ہم دنیا کی محبت میں بدمست ہوگئے، ہم میں کسی کو نہ تو اَمر بالمعروف کی پڑی ہے اور نہ نہی عن المنکر کی لگن ہے۔ اور یہ تو طے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یوں ہی نہیں چھوڑ دے گا تو اب دیکھیے کہ (ہماری ان نابکاریوں کے باعث)

(۱) تذکرۃ الاولیاء مترجم:۲۹۔
(۲) تفسیر ابن ابی حاتم:۵/۱۸۹۔

☆ حقیقی خوبصورتی کا چشمہ دل ہے۔ اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں!۔

کیا عذاب ہم پر ٹوٹتا ہے؟۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم کے پاس مردوں اور عورتوں کا ہجوم رہا کرتا تھا۔ یہ عالم انھیں وعظ ونصیحت کرتا، اور پچھلی قوموں کے عبرت انگیز واقعات سناتا۔ ایک دن اس نے اپنے بیٹے کو کسی عورت کی طرف ملتفت ہوتے اور آنکھ سے اِشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

یہ حرکت کتنی بری تھی مگر باپ نے بیٹے سے صرف اتنا کہا: بیٹے بس کر، باز آجا۔ ابھی وہ اپنے بیٹے سے یہ کہہ رہا تھا کہ اپنے تخت سے نیچے گر پڑا، گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی، اس کی بیوی کا حمل ساقط ہوگیا اور اس کے بیٹے جنگ میں مارے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے پیغمبر پر وحی بھیجی کہ فلاں عالم سے کہہ دو کہ میں تیری آنے والی نسلوں میں کبھی کوئی صدیق پیدا نہیں کروں گا۔ اگر تیرا ہر فعل میری رضا کے لیے ہوتا تو تو اپنے بیٹے کو یہ نہ کہتا: 'بس کر بیٹا' بلکہ اس کی اس گندی حرکت پر سخت سزا دیتا۔(۲)

## تکلیف کا اَنجام راحت

حضرت مالک بن دینار اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں کثرت سے جہاد کا متمنی رہا کرتا تھا لیکن جب ایک موقع جہاد کا آیا تو مجھ کو ایسا بخار آیا کہ جانے کا نام ہی نہ لیتا تھا، چنانچہ اسی غم میں ایک شب یہ کہتا ہوا سو گیا کہ اگر خدا کے نزدیک میرا کوئی مرتبہ ہوتا تو اس وقت بخار کبھی نہ آتا۔ پھر خواب میں دیکھا کہ ندائے غیبی سے کوئی کہہ رہا ہے کہ اے مالک بن دینار! اگر آج تو جہاد کے لیے چلا جاتا تو قیدی بنا لیا جاتا اور کفار تجھ کو سور کا گوشت کھلا کر تیرا دین

---

(۱) حلیۃ الاولیاء:۱/۳۷۶۔

(۲) حلیۃ الاولیاء:۲/۳۷۲......الزہد لابی داؤد:۱/۲۳......الزہد لابن حنبل:۲/۴۹......احیاء علوم الدین: ۲/۱۴۸......صفۃ الصفوۃ:۱/۳۶۹......الجواب الکافی:۱/۳۲۔

☆ محبت کے لحاظ سے ہر باپ ''یعقوب'' اور حسن کے لحاظ سے ہر بیٹا ''یوسف'' ہے۔

ہی برباد کردیتے؛ لہٰذا یہ بخار تیرے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ پھر میں نے بیدار ہوکر خدا کا شکراَدا کیا۔(۱)

## شب بیداروں کے واقعات

حضرت جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ربیع کی بیٹی نے اپنے باپ سے پوچھا: پدر بزرگوار! پوری دنیا سورہی ہوتی ہے مگر آپ کو کیا ہوگیا ہے آپ ہمیشہ جاگتے رہتے ہیں، آپ کی آنکھوں سے نیند کیوں روٹھ گئی ہے؟۔ فرمایا: بیٹی! مجھے خوف لاحق ہے کہ کہیں ایسا نہ ہوکہ (فرشتۂ موت) شب خون مار جائے اور میں سویا کا سویا ہی رہ جاؤں۔(۲)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب بندہ نیم شبی کی خلوتوں میں نمازِ تہجد پڑھنے کے لیے (اپنے نرم وگداز بستر کو چھوڑ کر) اُٹھتا ہے،اور قرآن کو اس کے جملہ حقوق وآداب کی رعایت کے ساتھ پڑھتا ہے،تو پروردگارعالم بجائے خود اُس کے قریب ہوجاتا ہے۔ اور وہ قربِ مولا کی اس دولت بیدار کو رِقت وحلاوت اور فتوح وبرکات کی شکل میں اپنے قلب کے اندر محسوس کرلیتا ہے۔(۳)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**لو استطعت أن لا أنام لم أنم مخافة أن ينزل العذاب و أنا نائم، و لو وجدت أعواناً لفرقتهم ينادون في سائر الدنيا كلها يا أيها الناس النار النار .** (۴)

---

(۱) تذکرۃ الاولیاء مترجم:۲۹۔

(۲) تفسیرابن ابی حاتم:۴۶۹/۵......حلیۃ الاولیاء:۲۵۶/۱......صفۃ الصفوۃ:۳۱۴/۱۔

(۳) تفسیرروح البیان:۲۰۱/۱۶۔قوت القلوب:۴۸/۱۔

(۴) حلیۃ الاولیاء:۳۷۹/۱۔

☆ دنیا مسافرخانہ ہے؛مگر بدبختوں نے اپنا وطن بنا رکھا ہے۔

یعنی اگر نہ سونا میرے اختیار میں ہوتا تو میں کبھی نہ سوتا اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوجاؤں اورعذابِ قدرت اُتر پڑے۔اور اگر میرے کچھ معاونین ہوتے تو میں انھیں پوری دنیا میں یہ پیغام دے کر بھیج دیتا کہ جاؤ اعلان کردو کہ آگ لگ چکی ہے،آگ بھڑک چکی ہے۔

حضرت مالک بن دینار کی بیٹی نے ایک مرتبہ پوچھا :

**لم لا تنام؟ فقال: إن أباک یخاف البیات .** (۱)

یعنی پدر بزرگوار! آپ رات میں سوتے کیوں نہیں (حالاں کہ پوری دنیا سو رہی ہوتی ہے؟) آپ نے فرمایا: جانِ پدر! مجھے ڈر ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوؤں اورکوئی میری فصیل جاں پر شب خون مار دے۔

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک شب اپنا وِرد پڑھے بغیر سو گیا تو میں نے خواب میں ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا۔اس نے قریب آکر مجھ سے کہا: کیا تم اسے پڑھنا پسند کروگے؟۔میں نے کہا: ہاں!۔تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا۔جب میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں تحریر تھا:

**ألهتک اللذائذ و الأماني ☆ عن البیض الاوانس فی الجنان**

**تعیش مخلداً لا موت فیها ☆ و تلهو فی الجنان مع الحسان**

**تنبه من منامک ان خیرا ☆ من النوم التجهد بالقرآن**

یعنی کیا تجھے (دنیا کی) لذتوں اورخواہشوں نے جنت کی کنواری دوشیزاؤں سے غافل کردیا؟۔

(یاد رکھ کہ )جنت میں تو ہمیشہ رہے گا؛ کیوں کہ وہاں موت نہیں آنی، اور خوبصورت عورتوں کے ساتھ کھیلنے اوردل بستگی کا سارا سامان بھی ہوگا۔

---

(۱) الرسالۃ القشیریۃ: ۱/۱۷۶۔

☆ ہرانسان کواپنے علاوہ کچھ بننے کی آرزو ہے،اور یہی آرزو پریشانی کی وجہ ہے!۔

(اگر تو خردمند ہے تو) اپنی نیند سے بیدار ہوجا؛ کیوں کہ تہجد کے ساتھ قرآن پڑھنا سوئے رہنے سے کہیں بہتر ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جب کبھی بھی مجھے یہ خواب یاد آجاتا تو میری آنکھوں سے نیند اُڑ جاتی۔(۱)

## مسلم خوابیدہ اُٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو

وَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ . (۲)

اور (قومِ ثمود کے) شہر میں نو سرکردہ لیڈر (جو اپنی اپنی جماعتوں کے سربراہ) تھے ملک میں فساد پھیلاتے تھے اور اِصلاح نہیں کرتے تھے۔

حضرت جعفر بن سلیمان ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو مذکورہ بالا آیت کی تفسیر ایک مرتبہ اس طرح بیان کرتے ہوے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ (وہ تو پورے شہر کے اندر صرف نو لیڈر رہتے تھے) اور آج یہاں تو ہر قبیلہ میں نہ معلوم کتنے سرکردہ لیڈر فساد مچاتے پھر رہے ہیں اور انھیں اِصلاح کی ایک ذرا فکر بھی نہیں ہے۔(۳)

## خشیتِ مولا کا جداگانہ رنگ

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ دم رخصت یہ وصیت کرجاؤں کہ مجھے مرنے کے بعد ویسے ہی گھسیٹ کر دفنانے کے لیے لے جانا جس طرح بھگوڑے غلام کو بے دردی سے کھینچ کر اس کے آقا کے پاس لایا جاتا ہے۔ پھر اگر پروردگار نے پوچھ

(۱) التذکرۃ قرطبی:۵۵۶...... احیاء علوم الدین:۳۵۵/۱......المجالسۃ وجواہر العلم:۲۹...... المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح:۹۷۔

(۲) سورۂ نمل:۴۸/۲۷۔ (۳) تفسیر ابن ابی حاتم:۱۶۳/۱۱۔

دیا کہ (مالک تم نے ایسا کیوں کیا تو) میں کہہ سکوں: مولا! (نفس کی سزا کے طور پر میں نے یہ سب کچھ کیا؛ کیوں کہ کم بخت) نفس نے ایک لمحہ بھی تیری رضا کے کام نہ کرنے دیا......(۱)

عباد بن ولید قرشی کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا کہ اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ مجھے پاگل دیوانہ کہتے پھریں گے تو میں ٹاٹ پہنتا اور سر پر خاک ڈالتا ہوا لوگوں کے درمیان یہ کہتا ہوا پھرتا کہ مجھے دیکھنے والو! درسِ عبرت حاصل کرو، ہوش میں آؤ، اور اب تو اپنے رب کی نافرمانی کرنا چھوڑ دو۔(۲)

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن عبد قیس سے ایک عورت نے پوچھا :

**ما لي أرى الناس ينامون و لا أراک تنام؟ قال: إن ذكر جهنم لا يدعني أنام .** (۳)

یعنی لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ وہ شب کی تاریکی پھیلتے ہی اپنے بستروں پر دراز ہوجاتے ہیں مگر آپ کیوں نہیں سوتے ؟ (نیم شب کی خلوتوں میں کیوں جاگتے رہتے ہیں؟) فرمایا: جہنم کی یاد نے میری آنکھوں سے نیند اُڑا دی ہے۔

حضرت ابوبکر بن ابونصر فرماتے ہیں کہ مجھ سے کسی دوست نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت مالک بن دینار رات کی تاریکیوں میں اپنی داڑھی پکڑ کر کھڑے ہوجاتے اور فرماتے: اے پروردگار! میرے بڑھاپے کو دیکھتے ہوئے مجھے آتشِ جہنم سے نجات عطا فرما۔ پھر وہ ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ سپیدۂ سحر نمودار ہوجاتا۔(۴)

---

(۱) تفسیر آلوسی: ۲۳/۱۶۶......الثبات عند الممات: ۱/۱۴۷۔
(۲) شعب الایمان بیہقی: ۲/۴۷۹ حدیث: ۹۳۵۔
(۳) التہجد وقیام اللیل: ۱/۲۶ حدیث: ۵۷......انساب الاشراف: ۴/۲۰۴۔
(۴) التہجد وقیام اللیل ابن ابی الدنیا: ۱/۴۸۶ حدیث: ۴۶۷۔

☆ خوش نصیب اِنسان نصیحت کے چراغ کی روشنی میں زندگی کی تاریکیوں سے آزاد ہوجاتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرمایا کرتے تھے: اے کاش! میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا۔لیکن جب پیدا ہو گیا تو عالمِ طفولیت ہی میں مر گیا ہوتا۔اور جب عہدِ طفلی میں نہیں مر سکا تو اے کاش! اتنی عمر مل جاتی کہ میں نفس کو زیر کر کے کچھ اخلاصِ عمل کر لیتا۔(۱)

حضرت مالک بن دینار کبھی کبھی پوری پوری شب اپنی داڑھی پکڑ کر یہ کہتے گزار دیتے: اے پروردگار! کچھ لوگوں کی رہائش گاہ تو نے بہشت بریں بنائی ہے اور کچھ لوگ آتش جہنم کے ایندھن بننے والے ہیں؛ تو مجھے بتا کہ اِس مالک بن دینار کا ٹھکانا تو نے کہاں بنایا ہے؟۔(۲)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ سے حکایت بیان کی جاتی ہے کہ آپ اپنے ایک بھائی کے جنازے میں جا رہے تھے اور ساتھ ہی گریہ و بکا کرتے ہوئے یہ کہتے جاتے تھے :

**و اللّٰه لا تقر لي عين حتى أعلم ما صرت إليه، و اللّٰه لا أعلمه ما دمت حياً .**

یعنی قسم بخدا! میری آنکھیں اُس وقت تک ٹھنڈی نہیں ہوسکتیں جب تک مجھے یہ نہ معلوم ہو جائے کہ میں اُس کی جناب میں کس حال میں پیش کیا جاؤں گا؟۔اور یہ بات بھی طے ہے کہ جب تک سانسوں کا تار جسم سے بندھا ہوا ہے میں اس تعلق سے کچھ جان بھی نہیں سکتا۔(۳)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ غلام کو ننگی دھوپ میں کھڑا، اور پسینے میں شرابور دیکھ کر پوچھا :

**ما الذي أوقفک في هٰذا الموضع؟ فقال: يا سيدي هٰذا موضع عصيت اللّٰه فيه .**

---

(۱) المتمنین ابن ابی الدنیا:۱/۷۵ حدیث:۷۴۔

(۲) جامع العلوم والحکم:۳۱/۶۔

(۳) احیاء علوم الدین:۵۳/۲......الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح:۲۰/۱۔تعزیۃ المسلم:۳۳/۱۔

☆ اگر روزی کا انحصار عقل مندی پر ہوتا تو دنیا کے سارے بے وقوف بھوکے مرجاتے!۔

یعنی کس چیز نے تمھیں اِس جگہ کھڑا رہنے پر مجبور کیا ہے؟ کہا: میرے آقا! یہ وہی جگہ ہے جہاں میں نے کبھی اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تھی۔

پھر یہ شعر گنگنانے لگا :

**أتفرح بالذنوب و بالمعاصي ❁ وتنسى يوم يؤخذ بالنواصي**

**وتأتي الذنب عمداً لا تبالي ❁ و رب العالمين عليک حاصي**

یعنی آج تم اپنے گناہوں اور زیاں کاریوں پر اِتراتے پھر رہے ہو، اور اس دن کا تصور اپنے ذہن وفکر سے نکالے بیٹھے ہو جس دن (مجرموں کو اُن کی) پیشانی کے بال سے پکڑ کر لایا جائے گا۔

اورنہایت بے فکری کے ساتھ آج تو جان بوجھ کر گناہ پر گناہ کیے جارہا ہے (حالاں کہ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ) پروردگارِ عالم تیرے سارے گناہوں کو حیطہ شمار میں لاکر (اس کا ریکارڈ تیار کررہا ہے)۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**لوددت أن اللّٰه عزوجل جعل رزقي في حصاة أمجها لقد استحييت من كثرة اختلافي إلى الكنيف .** (۲)

یعنی میری دلی خواہش تھی کہ کاش! اللہ تعالیٰ کنکریوں کو میرا رزق بنادیتا کہ انھیں چوس کر میں پھینک دیا کرتا؛ کیوں کہ مجھے بیت الخلاء بار بار جاتے (اور اپنے اعضا عریاں کرتے) ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔

حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا کہ آپ کی صبح کیسے ہوتی ہے؟ فرمایا :

---

(۱) الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح: ۳۲/۱۔

(۲) شعب الایمان: ۱۸۲/۱۲ حدیث: ۵۴۵۶ ...... المجالسہ وجواہر العلم: ۲۱۴/۱۔

☆ جولڑکا اُستاد کی سختی نہیں جھیلتا اسے زمانے کی سختیاں جھیلنا پڑتی ہیں۔

**أصبحت في عمر ينقص و ذنوب تزيد .** (۱)

یعنی میری صبح اس حال میں ہوتی ہے کہ عمر تو گھٹ رہی ہوتی ہے مگر گناہ بڑھ رہے ہوتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک روز میں قبرستان کی طرف چلا۔ دیکھا کہ دوخوبرو نوجوان بیٹھے کچھ لکھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اللہ تم پر رحمت فرمائے تم لوگ کون ہو؟ بولے: ہم فرشتے ہیں اور یہاں بیٹھ کر محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کی فہرست تیار کررہے ہیں۔ میں نے کہا: میں تمھیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں سچ بتانا کہ میرا اِس میں کہیں ذکر ہے کہ نہیں؟ بولے: نہیں۔ اتنا سننا تھا کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔

جب اِفاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ تم اللہ واسطے میرا نام بھی کہیں نچلی سطروں میں لکھ لو کہ مالک بن دینار طفیلی ہے جس کا دل اللہ سے محبت کرنے والوں کی محبت سے آباد و منور ہے؟ پھر جب رات ہوئی تو مجھے خواب میں بتایا گیا کہ تیرا نام بھی ان محبین کی فہرست میں شامل کرلیا گیا ہے؛ کیوں کہ انسان اُصولا اپنے چاہنے والے کے ساتھ ہی ہوا کرتا ہے۔ (۲)

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**نحن رهائن الأموات، وهم محتسبون حتى ترد إليهم الرهائن فيحشرون جميعاً ثم غشي عليه .** (۳)

یعنی ہم مردوں کے رکھے ہوئے رہن ہیں، اور وہ خود مبتلائے حساب ہیں، پھر ایک وقت آئے گا کہ رہن ان کے پاس پہنچ جائیں گے، اور دونوں کا حشر ایک ساتھ ہوگا۔ اتنا کہتے اور آپ پر غشی طاری ہوجاتی۔

---

(۱) احیاء علوم الدین: ۲/۷۰۔

(۲) شعب الایمان بیہقی: ۲/۳۲ حدیث: ۴۹۱ ...... تاریخ دمشق: ۵۶/۴۰۱۔

(۳) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۰۔

☆ اپنے آپ کو اِتنا بلند نہ کرلیں کہ لوگ آپ کو حقیر نظر آنے لگیں۔

حضرت حارث بن سعید روایت کرتے ہیں کہ ہم مالک بن دینار کی مجلس میں موجود تھے اور ایک قاری قرآن کریم کی تلاوت سے دلوں کو محظوظ کررہا تھا۔ پھر اس نے سورۂ زلزال پڑھنا شروع کردی، یہ سن کر حضرت مالک بن دینار پر کپکپی طاری ہوگئی اور دیگر اہل مجلس چیخنے اور چلانے لگے۔ پھر جب وہ اس آیت پر پہنچا :

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهٗ o

تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

تو خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ حضرت مالک بن دینار زاروقطار رونے لگے، آپ کی ہچکیاں بندھ گئیں، اور بالآخر آپ بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ پھر ایک مردہ لاش کی طرف مجلس سے اُٹھا کر آپ کو (منزل تک) پہنچایا گیا۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کسی نوجوان کی عیادت کے لیے گئے تو کیا دیکھا کہ وہ بستر مرگ پر بے بس پڑا ہوا ہے۔ میں نے اس سے احوال پوچھے تو اپنی زبان سے وہ جواب نہ دے سکا، اپنی آنکھوں کے اشارے سے اپنی خیریت بتائی۔ ابھی ہم اس کے پاس ہی تھے کہ اتنے میں موذن کی اذان سنائی دی تو اس نے نہ صرف یہ کہ اذان کا جواب دیا بلکہ شہادتین کے وقت اپنی انگلی شہادت بھی اُٹھائی۔

پھر اس کے بیٹوں نے اسے وضو کرایا اور قبلہ رو کردیا اس نے لیٹے لیٹے ہی اِشارے سے نماز اَدا کی۔ پھر مجھ سے مخاطب ہوکر کہا: اے مالک! ایمان کی رمق باقی ہو تو مولا کی آزمائش میں بھی قلبی راحت وسکون ملتا ہے۔ اے مالک! ذرا سوچو کہ اس کی نعمتیں کیسی بے انتہا ہیں مگر آزمائش صرف ایک ہے۔ حضرت مالک فرماتے ہیں کہ اس کے صبر و یقین اور محبت و وفا کی سچائی کو دیکھ کر میں ورطہ حیرت میں آ گیا، پھر ذرا دیر ہوئی کہ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔(۲)

---

(۱) الرقۃ والبکاء ابن ابی الدنیا: ۹۴ رقم: ۸۹۔

(۲) العاقبۃ فی ذکر الموت: ۱/۱۲۱۔

☆ انسان زندہ رہ کر زندگی کو نہیں سمجھ سکتا، تو وہ مرے بغیر موت کو کیسے سمجھ سکتا ہے!۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ بصرہ کے کسی شخص نے ماہِ رمضان کی آمد آمد پر ایک کنیز خریدی۔اس کنیز نے دیکھا کہ یہ شخص تو کھانے پینے کی چیزیں خرید رہا ہے،تو اس سے پوچھا کہ یہ سب چیزیں خرید کر آپ کیا کریں گے؟۔

کہنے لگا: ماہِ رمضان کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ لونڈی کہنے لگی: قسم بخدا! میں ایسے لوگوں کے پاس تھی جن کا پورا سال ماہِ رمضان کی طرح ہوا کرتا تھا۔قسم بخدا! میں آپ کے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتی۔(۱)

## کیفیت ولایت

حضرت مالک بن دینار سے کسی ملحد کا مناظرہ ہوگیا اور دونوں اپنے کو حق پر کہتے رہے حتیٰ کہ لوگوں نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں کے ہاتھ آگ میں ڈالے جائیں، پھر جس کا ہاتھ آگ سے محفوظ رہے اسی کو حق پر تصور کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا؛لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ دونوں میں سے کسی کے ہاتھ کو بھی کوئی ضرر نہیں پہنچا۔

لوگوں نے فیصلہ کر دیا کہ دونوں برحق ہیں؛لیکن آپ نے کبیدہ خاطر ہوکر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ مولا! ستر سال میں نے عبادت میں گزار دیے مگر تو نے مجھے ایک ملحد کے برابر کر دیا۔

ندا آئی کہ اے مالک بن دینار! تمہارے ہاتھ کی برکت ہی سے ایک ملحد کا ہاتھ بھی آگ سے بچ گیا۔اور اگر وہ تنہا آگ میں ڈالا جاتا تو یقیناً جل کر راکھ ہو جاتا۔(۲)

ایک مرتبہ جب حضرت مالک بن دینار شدید بیمار ہوکر صحت یاب ہوئے تو کسی ضرورت کے تحت بہت ہی دشواری سے بازار تشریف لے گئے؛لیکن اتفاق سے اسی وقت

(۱) المجالسہ وجواہر العلم:۱/۴۱۸۔
(۲) تذکرۃ الاولیاء مترجم:۲۹۔

☆ اینٹ کا اینٹ سے ربط ختم ہوجائے تو دیواریں اپنے ہی بوجھ سے گرنا شروع ہوجاتی ہیں۔

بادشاہِ وقت کی سواری آرہی تھی اور لوگوں کو ہٹانے کے لیے ایک شور بلند ہوا۔ آپ اس وقت اس قدر کمزور تھے کہ ہٹنے میں تاخیر ہوگئی اور پہریداروں نے آپ کو ایسا کوڑا مارا کہ حالت کرب میں آپ کے منہ سے یہ کلمہ نکل گیا: خدا کرے کہ تیرے ہاتھ قطع کرا دیے جائیں۔ چنانچہ دوسرے ہی دن کسی جرم کی پاداش میں اس کے ہاتھ کاٹ کر چوراہے پر ڈال دیے گئے؛ لیکن آپ کو اُس کی یہ حالت دیکھ کر بہت رنج ہوا۔(۱)

## اور اُن کا کیا دھرا سب اَکارت گیا!

حضرت صالح المری فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ میرے پاس آئے اور فرمانے لگے: کل صبح فلاں جگہ پہنچ جانا، میرے کچھ اور دوست بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔ پھر ہم حضرت ابوجہیز سے ملاقات کے لیے چلیں گے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں مقررہ وقت پر وہاں پہنچ جاؤں گا۔

جب صبح میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ حضرت مالک بن دینار مجھ سے پہلے ہی وہاں موجود ہیں؛ نیز ان کے ساتھ حضرت محمد بن واسع، حضرت ثابت بنانی، اور حضرت حبیب بھی موجود تھے۔ میں نے ان سب کو ایک ساتھ دیکھ کر دل میں کہا: اللہ کی قسم! آج کا دن بہت ہی خوش گوار ہوگا۔ چنانچہ ہم سب حضرت ابوجہیز کی طرف چل دیے۔

حضرت ابوجہیز کا معمول یہ تھا کہ انھوں نے اپنے گھر میں عبادت کے لیے ایک جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ آپ بصرہ میں صرف نمازِ جمعہ کے لیے تشریف لاتے، اور نماز کے فوراً بعد واپس تشریف لے جاتے۔

حضرت صالح المری فرماتے ہیں کہ دورانِ سفر ہم ایک انتہائی خوبصورت جگہ سے گزرے تو حضرت مالک بن دینار نے فرمایا: اے ثابت! اس جگہ نماز پڑھ لیتے ہیں؛ کل بروزِ قیامت یہ جگہ ہماری گواہی دے گی۔

(۱) تذکرۃ الاولیاء مترجم: ۲۹۔

☆ انسان خود عظیم نہیں ہوتا بلکہ اس کا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔

پھر ہم حضرت ابو جہیر کے گھر پہنچے اور ان کے متعلق پوچھا تو پتا چلا کہ وہ نماز پڑھنے گئے ہیں۔ ہم ان کا انتظار کرنے لگے، کچھ ہی دیر کے بعد وہ تشریف لائے۔ چہرے پر افسردگی طاری تھی اور ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی قبر سے نکل کر آرہے ہیں۔ پھر انھوں نے مختصر سی نماز پڑھی اور نہایت غمگین حالت میں ایک جگہ بیٹھ گئے۔

ان سے مصافحہ کرنے کے لیے سب سے پہلے حضرت محمد بن واسع آگے بڑھے، سلام کیا۔ حضرت ابو جہیر نے جواب دے کر پوچھا: تم کون ہو، میں تمہاری آواز نہیں پہچان پایا؟۔ حضرت محمد بن واسع نے عرض کیا: میں بصرہ سے آیا ہوں۔

پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کیا: میرا نام محمد بن واسع ہے۔ یہ سن کر فرمانے لگے: مرحبا مرحبا! کیا تم ہی محمد بن واسع ہو جن کے متعلق بصرہ والے یہ کہتے ہیں کہ سب سے زیادہ فضیلت والے یہی ہیں۔ خوش آمدید بیٹھ جائیے۔

پھر حضرت ثابت بنانی نے سلام کیا۔ ان سے بھی نام پوچھا تو انھوں نے بتایا: میرا نام ثابت بنانی ہے۔ یہ سن کر وہ فرمانے لگے: مرحبا، اے ثابت! کیا تمہارے ہی متعلق لوگوں میں مشہور ہے کہ سب سے زیادہ لمبی نماز پڑھنے والے ثابت بنانی ہیں۔ خوش آمدید، تشریف رکھیے۔

پھر حضرت حبیب سلام کے لیے حاضر ہوئے، ان سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ عرض کیا: حبیب۔ فرمایا: کیا تم ہی وہ حبیب ہو جن کے متعلق مشہور ہے کہ اللہ کے سوا کبھی کسی سے کوئی سوال نہیں کرتے، خوش آمدید، تشریف رکھیں۔

پھر حضرت مالک بن دینار نے سلام کیا، اور جب اپنا نام بتایا تو فرمایا: مرحبا، مرحبا، اے مالک بن دینار! آپ ہی کے متعلق مشہور ہے کہ آپ سب سے زیادہ ریاضت و مجاہدہ کرنے والے ہیں۔ اس طرح انھیں بھی اپنے پاس بٹھالیا۔

پھر میں (صالح المری) سلام کے لیے حاضر ہوا۔ جب میرا نام پوچھا تو میں نے اپنا نام

☆ جب ہماری تمنا کے پاؤں حاصل کی چادر سے باہر نکل جاتے ہیں تو ہمیں سکون نہیں ملتا۔

بتایا،فرمانے لگے: اچھا! تمہارے ہی متعلق مشہور ہے کہ تم قرآن بہت عمدگی اور خوش نغمگی سے پڑھتے ہو۔میری بڑی خواہش تھی کہ تم سے کبھی قرآن سنوں۔آج مجھے قرآن سناؤ۔

حکم ملتے ہی میں نے تلاوت شروع کردی۔خدا کی قسم! ابھی میں اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بھی مکمل نہ کر پایا تھا کہ وہ بے ہوش ہوگئے۔ جب اِفاقہ ہوا تو فرمانے لگے: اے صالح! مجھے میرے رب کا کلامِ قرآن سناؤ۔چنانچہ میں نے یہ آیت تلاوت کی :

وَ قَدِمْنَا إِلٰى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا ۝ (سورۃ فرقان:۲۵/۲۳)

اور (پھر) ہم ان اعمال کی طرف متوجہ ہوں گے جو (بزعمِ خویش) انہوں نے (زندگی میں) کیے تھے تو ہم انہیں بکھرا ہوا غبار بنادیں گے۔

جیسے ہی انھوں نے یہ آیت سنی، ایک چیخ ماری اور پھر ان کے گلے سے عجیب وغریب آواز آنے لگی اور تڑپنے لگے، پھر یکدم ساکت ہوگئے۔ہم ان کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرچکی تھی۔

ہم نے لوگوں سے پوچھا: کیا ان کے گھر والوں میں سے کوئی موجود ہے؟۔لوگوں نے بتایا: ایک بوڑھی عورت ان کی خدمت کرتی ہے۔ جب اس بوڑھی عورت کو بلایا گیا تو اس نے پوچھا: کس طرح ان کا انتقال ہوا؟۔ہم نے بتایا: ان کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھی گئی جسے سنتے ہی ان کی روح پرواز کرگئی۔

اس عورت نے پوچھا: تلاوت صالح المری نے تو نہیں کی تھی؟۔ہم نے کہا: جی ہاں! تلاوت تو صالح المری ہی نے کی تھی لیکن تم انھیں کس طرح جانتی ہو؟۔ کہنے لگی: میں انھیں جانتی تو نہیں تاہم حضرت ابوجہیرا کثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرے سامنے قاری صالح المری نے تلاوت کی تو میں ان کی تلاوت سنتے ہی مرجاؤں گا۔

پھر اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! حضرت صالح المری کی پرسوز آواز نے ہمارے

☆ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

محبوب کو قتل کرڈالا۔ یہ کہہ کر وہ عورت زاروقطار رونے لگی۔ پھر ہم سب نے مل کر حضرت ابوجہیز کی تکفین وتدفین کی۔(۱)

## خواہشوں پر کنٹرول ہر خیر کا سرچشمہ

حضرت مالک بن دینار کو یہ کہتے سنا گیا :

**ما ينبغي للعاقل أن يملك نفسه أمرها في شهواتها من المطعم و الملبس .** (۲)

یعنی کسی صاحب عقل کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کے سلسلے میں خواہشاتِ نفسانیہ کو بالکل بے لگام اور آزاد چھوڑ دے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**من ملک بطنه ملک الأعمال الصالحة كلها .** (۳)

یعنی جس نے اپنے پیٹ پر کنٹرول کرلیا سمجھو اس نے سارے اعمال صالحہ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی۔

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**الشبع يقسي القلب ويفتر البدن .** (۴)

یعنی پیٹ بھر کھانا دل کو سخت و بے مروّت اور بدن کو نحیف وناتواں کردیتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

---

(۱) عیون الحکایات ابن الجوزی: ۱/۱۰۳ تا ۱۰۴۔
(۲) الجوع ابن ابی الدنیا: ۱/۱۹۳ حدیث: ۱۲۵...... بریقۃ محمودیہ فی شرح طریقۃ محمدیہ وشریعۃ نبویہ: ۲/۴۶۹۔
(۳) الجوع ابن ابی الدنیا: ۱/۱۵۱ حدیث: ۹۹۔
(۴) الجوع ابن ابی الدنیا: ۱/۱۵۰ حدیث: ۹۸۔

**بئس العبد عبد همه هواه و بطنه .** (۱)

یعنی وہ بندہ کتنا گیا گزرا ہے جس کی ساری توجہ اس کی نفسانی خواہشات اور اس کا پیٹ ہو۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**ما ينبغي للمؤمن أن يكون بطنه أكبر همه، و أن يكون شهوته هي الغالبة عليه .** (۲)

یعنی کسی مومن کی یہ شان نہیں کہ اس کی تگ ودو کا ماحصل محض اس کا پیٹ ہو۔ اور شہوات وخواہشات اس پر حکمرانی کریں۔

حضرت ابن شوذب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار اور محمد بن واسع نے کسی محفل میں بیٹھ کر ذریعہ معاش کے تعلق سے گفتگو کرنا شروع کی۔ حضرت مالک نے کہا: وہ شخص کتنی پرلطف اور خوشگوار زندگی بسر کرتا ہوگا جس کے پاس ہر چیز کی فروانی ہو۔
حضرت محمد بن واسع نے فرمایا: مگر میں تو اُس کی زندگی کو قابل مبارک گردانتا ہوں کہ جس کے پاس ناشتہ ہو تو رات کا کھانا میسر نہ ہو، اور اگر رات کا کھانا پاس ہو تو ناشتہ میسر نہ ہو، اور اس حال میں بھی وہ اللہ سے راضی ہو اور اللہ اس سے راضی۔(۳)

حضرت مالک بن دینار کو یہ کہتے سنا گیا :

**يقولون الجهاد، أنا من نفسي في جهاد .** (۴)

یعنی لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی باتیں کررہے ہیں؛ حالاں کہ تاہنوز میں جہادِ نفس سے بھی فراغت نہیں پاسکا ہوں۔

---

(۱) الجوع ابن ابی الدنیا: ۲۳۰/۱ حدیث: ۱۴۴۔
(۲) جامع العلوم والحکم: ۶/۴۷۔
(۳) تذکرۃ الحفاظ: ۱۲۴۱/۴۔
(۴) حلیۃ الاولیاء: ۳۷۶/۱۔

☆ ہر شخص سچا دوست تلاش کرتا ہے؛ لیکن خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا!۔

حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے ایک استاد حضرت عبد اللہ داری نے فرمایا :

**إن تسرک أن تبلغ ذروة هٰذا الأمر فاجعل بینک و بین الشهوات حائطا من حدید .** (۱)

یعنی اے مالک! اگر تم اس معاملہ (دین) کی بلندی تک پہنچنے کے آرزومند ہو تو اپنے اور نفسانی شہوتوں کے درمیان ایک آہنی دیوار چن دو۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک پادری کے گرجا گھر سے میرا گزر ہوا تو میں نے اسے آواز دی، وہ آیا اور آکر محو گفتگو ہو گیا، اپنی باتوں میں اس نے یہ بات بھی کہی تھی :

**إن استطعت أن تجعل فیما بینک و بین الشهوات حائطا من حدید فافعل و إیاک و کل جلیس لا تستفید منه خیرا فلا تجالسه قریبا کان أو بعیدا .** (۲)

یعنی اگر تم اپنے اور شہوتوں کے درمیان کوئی آہنی دیوار چن سکتے ہو تو چن دو۔ اور جس دوست سے تمھیں کسی اِکتساب خیر کی توقع نہ ہو تو اس کی مجالست ونشست سے بہر حال اِجتناب کرنا، وہ قریبی ہو یا دور کا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**الجلوس مع الکلب خیرٌ من الجلوس مع رفیق سوء .** (۳)

یعنی برے دوستوں کی صحبت میں رہنے سے بہتر ہے کہ آدمی کتے سے دوستی کرلے (یعنی جس طرح بھی ہو یارانِ بد سے بچ کے رہے)۔

---

(۱) الزہد الکبیر بیہقی: ۱/۴۱۵ حدیث: ۴۱۱...... المجالسہ وجواہر العلم: ۱/۲۵۴۔
(۲) الزہد لاحمد بن حنبل: ۴/۴۸۰ حدیث: ۱۹۲۷۔
(۳) الامتاع والموانسۃ: ۱/۱۰۸۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی اُمید پر گناہ کرتا ہے اور زندگانی کی اُمید پر توبہ!۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**نعم حاجب الشهوات غض البصر .** (۱)

یعنی شہوتوں پر کنٹرول کرنے کا کامیاب ترین علاج یہ ہے کہ نگاہیں نیچے کرلی جائیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**لو أني أعلم أن قلبي يصلح على كناسة لجلست عليها .** (۲)

یعنی اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ کوڑا کرکٹ پر بیٹھنے سے میرا دل سدھر جائے گا تو میں اس پر بیٹھنے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**جاهدوا أهواء كم كما تجاهدون أعداء كم .** (۳)

یعنی تم ہوا و ہوس اور اپنی نفسانی خواہشات سے ایسے ہی نبرد آزما رہا کرو جس طرح اپنے دشمنوں کے ساتھ پنجہ آزمائی کرتے رہتے ہو۔

حضرت مالک بن دینار سے مروی ہے وہ چالیس برس تک دودھ پینے کی آرزو کرتے رہے لیکن پیا نہیں۔ایک روز ان کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں،تو لوگوں نے کھانے کے لیے اِصرار کیا۔آپ نے فرمایا:تم ہی کھالو، میں نے چالیس برس سے اسے ہاتھ نہیں لگایا۔(۴)

---

(۱) الاعجاز والایجاز:۱/۲۱۔
(۲) حلیۃ الاولیاء:۱/۳۷۶۔
(۳) الکامل فی اللغۃ والادب:۱/۵۵......ربیع الابرار:۱/۲۱۸...... نثر الدرر:۱/۳۱۷۔
(۴) احیاءعلوم الدین:۳/۱۵۳۔

☆ جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا!۔

حضرت مالک بن دینار بصرہ میں پچاس برس تک رہے لیکن نہ انھوں نے وہاں کی کھجوریں کھائیں اور نہ خرما کھائے۔ ایک مرتبہ اہل بصرہ سے فرمایا: اے بصرہ والو! میں تم میں پچاس برس رہا ہوں، اس دوران میں نے تمہاری خشک وتر کھجوروں سے کوئی سروکار نہ رکھا، اس کے باوجود نہ مجھ میں کوئی کمی آئی ہے اور نہ تم میں کچھ زیادتی پیدا ہوئی ہے۔(۱)

## رونے سے گناہ دھلتے ہیں

حضرت حازم بن حسین کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**البکاء علی الخطیئة یحط الخطایا کما یحط الریح الورق الیابس .** (۲)

یعنی جرم وخطا کو یاد کرکے رونا غلطیوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے جس طرح ہوا (کے جھونکے) خشک پتوں کو (ٹہنیوں سے) جھاڑ دیتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**یا إخوتاہ واللّٰہ لو ملکت البکاء لبکیت أیام الدنیا .** (۳)

یعنی اے میرے بھائیو! اگر رونا میرے اختیار میں ہوتا تو میں ساری عمر روتا ہی رہتا۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ اس قدر روتے کہ آنسوؤں کے بہاؤ نے آپ کے خدوخال تک سیاہ کردیے تھے؛ مگر پھر بھی اپنی حسرت یہ بیان کرتے ہیں :

**لو ملکت البکاء لبکیت أیام حیاتي .** (۴)

---

(۱) احیاء علوم الدین:۳/۱۵۳۔

(۲) التوبہ ابن ابی الدنیا:۱/۳۲۵ حدیث:۱۸۴......الرقۃ والبکاء:۱/۲۶ حدیث:۲۴......جامع العلوم والحکم: ۳۸/۱۹......الزواجر عن اقتراف الکبائر:۱/۳۹۔

(۳) الرقۃ والبکاء:۱/۲۲۹ حدیث:۲۱۵......مواعظ ابن الجوزی:۱/۲۔

(۴) الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح:۱/۴۔

☆ وہ شخص جو علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے وہ ایک بیمار ہے جس کے پاس دوا تو ہے؛ مگر علاج نہیں کرتا!۔

یعنی اگر مجھے رونے پر اختیارِ کامل حاصل ہوتا تو میں اپنی پوری زندگی رو رو کر ہی بسر کر دیتا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ انسانی شیطان جناتی شیطان سے کہیں زیادہ شہ زور اور فتنہ ساماں ہوتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب میں نے ''اعوذ باللہ'' پڑھ کر اللہ کی پناہ چاہی تو جناتی شیطان تو مجھ سے فوراً رفو چکر ہوگیا مگر اِنسانی شیطان (اولاً تو بھاگا نہیں مزید برآں) مجھے کھلے بندوں گناہوں کی طرف کھینچ کر لے جانے کی ٹوہ میں مستقل لگا رہا۔ا(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ تمہارا دشمن (شیطان) تمہیں ہمہ وقت دیکھ رہا ہے مگر تم اسے نہیں دیکھ پاتے، کیوں کہ وہ ہے بڑا جھگڑالو۔ اور جب تک اللہ کی توفیق شامل حال نہ ہو کوئی اس کے دام ہمرنگ زمین سے بچ نہیں پاتا۔(۲)

## داستانِ گریہ و بکا

حضرت جعفر بن سلیمان روایت کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار ایک روز خطاب فرما رہے تھے اور ان کے خطاب کے دوران حضرت حوشب بن مسلم الثقفی رو پڑے اور اتنا روئے کہ ان سے گریہ وزاری کی آواز بلند ہونے لگی، حضرت مالک بن دینار نے جب ان کی چیخ سنی تو ان کے کاندھے پر اپنے ہاتھوں سے مارتے ہوئے فرمایا:

**ابک یا أبا البشر فإنه بلغني أن العبد لا يزال يبكي حتى يرحمه سيده فيعتقه من النار .** (۳)

---

(۱) تفسیر قرطبی: ۶۸/۷......تفسیر اللباب لابن عادل: ۱۳۳/۷......تفسیر نسفی: ۳۴۴/۱......تفسیر نیساپوری: ۳۳۹/۳......تفسیر خازن: ۴۴۳/۲۔

(۲) تفسیر بغوی: ۲۲۳/۳......تفسیر بحر محیط: ۲۳۶/۵۔ تفسیر نیساپوری: ۴۱۰/۳۔

(۳) الرقۃ والبکاء ابن ابی الدنیا: ۱۹/۱ حدیث: ۱۷۔

☆ جو لوگ فائدہ میں کسی کو شریک نہیں کرتے، نقصان میں بھی ان کا کوئی شریک نہیں ہوتا!۔

یعنی اے ابوالبشر حوشب! جی بھر کے رولے کیوں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ہم تک پہنچی ہے کہ اللہ کا کوئی بندہ جب روتا ہے تو اس کے رونے کو دیکھ کر اس کے مالک ومولا کو اس پر رحم وترس آجاتا ہے اور وہ جہنم سے آزادی کا پروانہ اس کے نام جاری کردیتا ہے۔

حضرت جعفر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو مسجد میں دیکھا۔اور پورے اہل مسجد کا حال یہ تھا کہ جنت ودوزخ کا کوئی ذکر چھڑے بغیر ہی سارے اہل مسجد رورہے تھے۔(۱)

کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار کا مصحف چوری ہوگیا۔آپ نے اپنے دوست آشناؤں کو وعظ ونصیحت کیا۔آپ کا بیان سن کر ہرکوئی گریہ وزاری کرنے لگا۔آپ نے فرمایا: ہر شخص محوآہ وفغاں ہے مگر یہ کوئی نہیں بتارہا ہے کہ مصحف چرایا کس نے ہے؟۔(۲)

حضرت ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت مالک بن دینار کی معیت میں حضرت حسن بصری کی بارگاہ میں ہوا۔جس وقت ہم ان کے پاس پہنچے وہ ایک خوش الحان قاری سے قرآن کریم کی تلاوت سن رہے تھے۔جب اس نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی :

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ o مَا لَهُ مِنْ دَافِعٍ o (سورۂ طور:۷،۸)

بیشک آپ کے رب کا عذاب ضرور واقع ہوکر رہے گا۔اسے کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

اس آیت کو سنتے ہی حضرت حسن بصری زاروقطار رونے لگے، انھیں دیکھ کر مجلس میں موجود دیگر حضرات بھی گریہ کناں ہوگئے؛ مگر حضرت مالک بن دینار کا حال یہ تھا کہ وہ ماہی

(۱) اخبار اصبہان:۲/۲۵۹ حدیث:۵۲۶.....معجم ابن المقرئ:۲/۷۹ حدیث:۵۷۷۔
(۲) حلیۃ الاولیاء:۱/۳۸۷۔

☆ محبت، مزاج بن جاتی ہے، جن لوگوں کا مزاج نفرت ہو، انھیں محبوب کا راستہ نہیں ملا کرتا!۔

بے آب کی طرح تڑپنے لگے اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔(۱)

## صد بار اگر توبہ شکنی باز آ !

کہا جاتا ہے کہ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ کا ایک چچازاد بھائی بادشاہِ وقت کا کارگزار تھا، ظلم وزیادتی اس کی سرشت میں داخل تھی۔ ایک بار اس پر کسی مرض نے حملہ کیا تو اس نے منت مانی کہ اگر اللہ نے مجھے اس مرض سے نجات بخش دی تو اب بادشاہی کارگزاریوں سے میں ہمیشہ کے لیے دست بردار ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اللہ نے اسے اس مرض سے نجات عطا فرمادی۔

تن ومند ہوناتھا کہ اس نے پھر وہی کام شروع کردیا اور پہلے سے زیادہ لوگوں پر ظلم وستم ڈھانا شروع کردیا۔ اللہ کا کرنا کہ پھر گرفتارِ بلا ہوگیا اور نذر مانی کہ اگر اب اس بیماری سے خلاصی جان مل گئی تو امورِ سلطنت کی طرف کبھی نہیں لوٹ کر آؤں گا۔ چنانچہ پھر اسے شفامل گئی مگر اس نے عہد شکنی کی اور لوگوں پر جور وجفا کا بازار اَور زیادہ گرم کردیا۔ اب وہ کسی شدید ترین بیماری میں گرفتار ہوگیا اور اسے امید زیست نہ رہی۔

حضرت مالک بن دینار کو اطلاع ہوئی تو آپ اس کی عیادت کے لیے پہنچے، اور کہا: بیٹے! منت مان لے اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کا عہد کرلے شاید تجھے اس مرضِ مہلک سے نجات مل جائے۔ اس نے عرض کیا: میں اللہ سے کئی بار وعدہ کرچکا ہوں کہ اگر میں بستر علالت سے صحیح سالم ہو کر اُٹھا تو پھر امورِ سلطنت کی طرف کبھی رخ نہیں کروں گا۔ اتنے میں ہاتف غیبی سے آواز آئی :

> اے مالک! ہم نے اس کا بارہا تجربہ کیا اور اسے کئی موقعے دیے مگر یہ پکا عہد شکن اور پورا جھوٹا نکلا؛ لہٰذا اب اسے مزید کسی منت ونذر کی مہلت نہیں دی جائے گی۔

---

(۱) الرقۃ والبکاء ابن ابی الدنیا: ۹۶ر حدیث: ۹۱۔

☆ اپنے متعلق آپ خود کچھ نہ کہیے، یہ کام آپ کے جانے کے بعد ہو جائے گا۔

چنانچہ وہی مرض اس کے لیے باعث موت بن گیا اور وہ اسی حالت میں دنیا چھوڑ گیا۔ یہ واقعہ ''روضۃ العلما'' میں بھی نقل ہوا ہے۔(۱)

## سفر حج کی روح پرور داستانیں

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں: میں حج بیت اللہ کی نیت سے نکلا۔ راستے میں اچانک ایک نوجوان سے ملاقات ہوگئی، جس کے پاس نہ توشہ تھا نہ توشہ دان اور نہ ہی کوئی سواری۔ علیک سلیک کے بعد میں نے اس سے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟ کہا: اُس کے پاس سے۔ پوچھا: کہاں جارہے ہو؟ کہا: اس کی طرف۔ پوچھا: زادِراہ کہاں ہے؟ کہا: اس کے ذمہ کرم پر۔

میں نے کہا: راستہ کافی کٹھن ہے یوں اِتنی آسانی سے بلا پانی دانہ تو نہیں کٹ جائے گا۔ کیا تمہارے پاس کچھ زادِراہ ہے۔ کہا: ہاں۔ پانچ حرفوں کو میں اپنا زادِراہ بنا کر گھر سے نکلا ہوں۔ پوچھا: یہ پانچ حروف کیا ہیں؟ کہا: **کٓھٰیٰعٓصٓ**۔

میں نے پوچھا: یہ **کھٰیٰعٓصٓ** کا کیا مطلب ہے؟ کہا: ک سے مراد کافی۔ ہ سے مراد ہادی۔ ی سے مراد مؤوی (جگہ دینے والا)۔ ع سے مراد عالم۔ اور ص سے مراد صادق ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ جس کا ہم سفر کافی، ہادی، مووی، عالم اور صادق ہو، اسے اور کس چیز کی ضرورت ہوسکتی ہے!۔ جس کا معاون اتنی خوبیوں کا حامل ہو اُسے نہ تو اپنے ضیاع کا خوف ہوتا ہے اور نہ اسے کسی زادِراہ کی حاجت ہوتی ہے!۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس کی یہ تفسیر نفیس سنی تو میں نے اپنی قمیص اُتار کر اسے پہنا دینا چاہی، مگر اس نے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا: اے شیخ! اس فنا کے گھر میں یہ بے لباسی' قمیص سے بہتر ہے۔ یہاں کے حلال پر حساب

(۱) تفسیر روح البیان: ۱/۱۰۱۔

دینا ہوگا اور یہاں کے حرام پر سزاوارِ سزا ہونا پڑے گا۔ پھر جب رات کی تیرگی چھائی تو اس نے اپنا رُخ آسمان کی سمت اُٹھا کر کہنا شروع کر دیا :

**یا من تسره الطاعات و لا تضره المعاصي هب لي ما یسرک و اغفرلي ما لا یضرک .**

یعنی اے وہ ذات! نیکیاں جسے بھاتی ہیں اور بدکاریاں جسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ مجھے ایسے امور کی توفیق مرحمت فرما جو تجھے خوش کر سکیں۔ اور میری ان خطاؤں کو درگزر فرما دے جو تجھے کچھ بھی ضرر نہیں دے سکتیں۔

پھر جب لوگوں نے حج کا احرام باندھ کر تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔ تو میں نے پوچھا: تم تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ کہا: اے شیخ! مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اِدھر سے تو میں لبیک کہہ کر اپنی حاضری درج کراؤں اور اُدھر سے جواب آئے کہ لا لبیک۔ یعنی ہمیں نہ تمہاری حاضری منظور ہے، نہ تمہاری نیکیاں قبول ہیں، اور نہ ہی ہم تمہاری باتیں سنیں گے اور نہ تمہاری طرف نظر رحمت کریں گے۔ پھر میں نے وادیِ منیٰ میں اسے اس حال میں دیکھا کہ اس کے لبوں پر یہ کلمات جاری تھے :

**اللّٰھم إن الناس ذبحوا و تقربوا إلیک بضحایاھم و ھدایاھم و لیس لي شيء أتقرب به إلیک سوی نفسي فتقبلھا مني ثم شھق شھقة فخر میتا . و إذا قائل یقول: ھٰذا حبیب اللّٰه ھٰذا قتیل اللّٰه قتل بسیف اللّٰه فجھزته و واریته و بت اللیلة متفکرا في أمره و نمت فرأیته في منامي فقلت ما فعل اللّٰه بک قال فعل بي کما فعل بشھداء بدر قتلوا بسیف الکفار و أنا قتلت بسیف الجبار .**

یعنی اے پروردگار! لوگ اپنی اپنی قربانیاں پیش کر کے تیرا مقامِ قرب حاصل کر رہے ہیں، اور میرے پاس سوائے میری اپنی جان کے اور کوئی چیز نہیں جس کو

> پیش کر کے میں تیرا تقرب حاصل کرسکوں؛ لہٰذا اسے میری طرف سے قبول فرما۔
> اتنا کہہ کر اس نے ایک گہری سانس بھری، ذرا ہچکی سی آئی اور وہیں مردہ لاش بن کر ڈھیر ہوگیا۔ پھر پردۂ غیب سے کسی کہنے والے نے کہا: یہ اللہ کا دوست تھا، اور شمشیر قدرت سے قتل ہوا ہے۔ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے تجہیز وتکفین کے بعد اس کی تدفین کی اور اس رات اس کے معاملات میں غور وخوض کرتے کرتے وہیں سو رہا۔ خواب میں اس کی زیارت ہوئی تو پوچھا: اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا: پروردگارِ عالم نے میرے ساتھ کچھ وہی سلوک کیا جس طرح اس نے شہداے بدر کے ساتھ کیا تھا۔ (فرق صرف اتنا تھا کہ) وہ کفار کی تلواروں سے شہید ہوئے تھے اور میں جبار کی تلوار سے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ کے اندر ایک عورت کو دیکھا جس کی آنکھیں بلا کی حسین تھیں، ایسی آنکھیں شاید ہی کسی کو نصیب ہوئی ہوں۔ عورتیں آ آکر اس کی چشمانِ سحر طراز کا معائنہ کرتی تھیں۔

اتنے میں اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کردیا۔ اس سے کہا گیا کہ اتنا نہ روکہ اپنی آنکھوں ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ بولی: اگر میں اہل بہشت سے ہوں، تو اللہ تعالیٰ مجھے اس سے کہیں زیادہ خوبصورت آنکھیں عطا فرمائے گا۔ اور اگر جہنمیوں میں سے ہوں تو پھر اس سے بھی زیادہ تکلیف اِسے اُٹھانا ہوگی۔ یہ کہہ کہہ کر وہ اتنا روئی کہ اس کی ایک آنکھ جاتی رہی- اللہ اس پر رحم فرمائے-(۲)

حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مالک بن دینار کی معیت میں میرا مکہ جانے کا اِتفاق ہوا۔ چنانچہ احرام باندھنے کے بعد جب انھوں نے تلبیہ کہنا چاہا

---

(۱) تفسیر روح البیان: ۹۳/۴۔ المستطرف فی کل فن مستظرف: ۱۵۶/۱۔
(۲) صفة الصفوة: ۲۴۰/۱۔

☆ ہر ناکامی کے بعد کامیابی حاصل ہوتی ہے بشرطیکہ ناکامی کے بعد مایوس نہ ہوا جائے۔

تو بے ہوش ہوکر گر پڑے، پھر افاقہ ہونے کے بعد کہنا چاہا مگر پھر ان پر غشی طاری ہوگئی، پھر جب ہوش میں آئے تو تلبیہ کہنا چاہا مگر پھر بے ہوش ہوگئے۔

میں نے پوچھا: اے ابویحییٰ مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟۔ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں اِدھر سے تو میں لبیک (حاضر ہوں) کہوں اور اُدھر سے **لا لبیک و لا سعدیک** (تیری حاضری ہمیں منظور نہیں) کی صدا آجائے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال سفرحج کے دوران میں نے ایک پرندے کو اپنے منہ میں روٹی لیے جاتے دیکھا تو میں بھی اس کے پیچھے ہولیا۔ وہ پرندہ رسی میں بندھے ہوئے ایک بوڑھے شیخ کے پاس آیا، اور لقمہ لقمہ کرکے وہ روٹی اسے کھلانے لگا، پھر اُڑان بھری اور تھوڑی دیر میں اپنی چونچ میں پانی لے کر آیا اور اسے لاکر شیخ کے منہ میں انڈیل دیا۔ یہ دیکھ کر مجھے بہت تعجب ہوا۔

مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے پوچھا: شیخ! آپ کون ہیں؟، کہنے لگے: یکے از حجاجِ بیت اللہ الحرام ہوں۔ چوروں کی زد میں آگیا تھا، انھوں نے پہلے تو مال ومتاع لوٹا اور پھر مجھے رسی سے باندھ کر خود چلتے بنے۔ پانچ دن تک میں بھوک پیاس سے نڈھال رہا۔ پھر میں نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی :

**يا من يجيب المضطر إذا دعاه فأنا مضطر فارحمني .**

یعنی اے بےکسوں کی فریادرسی کرنے والے، میں مجبور و پریشان حال ہوں میری مدد کو پہنچ۔

پھر کیا ہوا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کوے کو میری خدمت پر مامور فرمادیا۔ حضرت مالک فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اسے رسیوں سے آزاد کیا اور ایک ساتھ ہوکر حج کے لیے روانہ ہوگئے۔(۲)

---

(۱) تاریخ دمشق:۵۶/۴۱۲۔ (۲) نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس:۱/۲۱۶۔

☆ دولت پر علم کو ترجیح حاصل ہے؛ کیوں کہ علم سے دولت حاصل ہوسکتی ہے مگر دولت سے علم نہیں!۔

## طوافِ خانۂ کعبہ کے دوران

حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شب میں خانۂ کعبہ کے طواف میں مصروف تھا کہ اچانک میری نگاہ ایک بھولی سی چھوٹی بچی پر پڑ گئی جو غلافِ کعبہ سے چمٹ کر کہہ رہی تھی :

**یا رب ذهبت اللذات، و بقيت التبعات، يا رب كم من شهوة ساعة قد أورثت صاحبها حزنا طويلا، يا رب أما لک عقوبة و لا أدب إلا بالنار؟.**

یعنی اے پروردگار! بہت سی شہوتوں کی لذتیں جاتی رہیں، صرف ان کا عذاب باقی رہ گیا۔ اے مولا! محض ایک گھڑی کی شہوت انسان کو کتنے گہرے حزن والم میں مبتلا کر دیتی ہے۔ اے میرے پالنہار! کیا آگ اور دوزخ کے علاوہ کوئی اور چیز ایسی نہیں جسے تو بطورِ سزا تجویز کرتا یا جس سے تو گنہ گاروں کو تادیب کرتا ہے!۔

اس طرح اس چھوٹی بچی کی اپنے مولا سے سرگوشیاں، مناجات اور راز و نیاز کی باتیں تادمِ سحر چلتی رہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کا مکالمہ سن کر حضرت مالک اپنا سر پیٹ کر رونے لگے اور اضطراب و بے کسی کے عالم میں فرمایا: مالک پر اس کی ماں روئے اور اتنا روئے کہ اس سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ آج کی رات اس چھوٹی بچی نے بازی مار لی ہے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دورانِ طواف یہ کہتے ہوئے سنا :

**اللّٰهم قبلت حجاتي الأربع فاقبل هذه الحجة، فقلت كيف عرفت أن اللّٰه قبلها؟ قال أربع سنين كنت أنوي كل سنة أن أحج**

---

(۱) اخبار مکہ فاکہی: ۱۹۵/۲ حدیث: ۶۲۳...... اعتلال القلوب خرائطی: ۱۳۹/۱ حدیث: ۱۳۰...... احیاء علوم الدین: ۱۸۴/۴...... المجالسہ وجواہر العلم: ۳۳۱/۱۔

☆ محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر ہیں اور سست کے سامنے کنکر پہاڑ!!!۔

**و علم نيتي و حججت من عامي فأنا خائف أن لا يقبل مني فعلمت أن النية أفضل من العمل .... (۱)**

یعنی اے اللہ! جس طرح تو نے میرے (سابقہ) چاروں حج قبول فرمالیے ہیں، اسی طرح اس حج کو بھی شرفِ قبول عطا فرما۔ میں نے حیرت سے پوچھا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تیرے حج قبول کر لیے ہیں؟ کہا: چار سال سے میں صرف حج کرنے کی نیت کر رہا تھا تو اسے تو نیتوں کا علم ہے؛ مگر اس سال چونکہ حج کرنے کا بھی اتفاق ہوگیا ہے؛ لہٰذا مجھے ڈر ہے کہ یہ قبول ہو نہ ہو۔ (حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ اس شخص کے عمل سے مجھ پر واضح ہوگیا کہ) نیت عمل سے افضل اور بہتر ہوتی ہے......

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا۔ حجاج اور معتمرین کی کثرت دیکھ کر نہ جانے کیوں میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! مجھے یہ معلوم ہوجاتا کہ اس سال کس کس کا حج وعمرہ مقبول ہوگیا ہے تو میں جا کر ان کو مبارک باد پیش کرتا اور کس کس کا ٹھکرا دیا گیا ہے تو جا کر ان کی تعزیت کرتا۔

جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں کسی کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا کہ اے مالک بن دینار! تم نے حجاج ومعتمرین کی بابت جاننا چاہا ہے تو سن، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے چھوٹے بڑے، مرد وعورت، اور سیاہ وسفید ہر کسی کو بخش دیا ہے، سوائے ایک شخص کے؛ کیوں کہ اللہ اس سے ناراض ہے اور نتیجے میں اس کا حج مردود کردیا گیا اور اس کی نیکیاں اس کے منہ پر ماردی گئیں۔

حضرت مالک کہتے ہیں (یہ سن کر میرا اِضطراب اور فزوں ہوگیا، اور مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا کہ کہیں وہ مردود شخص میں ہی تو نہیں) چنانچہ اسی بیقراری کے عالم میں جب

(۱) فیض القدیر: ۲/۵۷۔

دوسری رات سویا تو پھر کچھ ایسا ہی خواب دیکھا مگر اس میں اتنا اضافہ تھا کہ (اے مالک!) وہ مردود شخص تو نہیں ہے بلکہ خراسان کے شہر بلخ کا رہنے والا ایک شخص ہے، جسے محمد بن ہارون بلخی کہا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ صبح ہوئی تو میں خراسانی حجاج کے قافلے میں پہنچا، اور لوگوں سے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں میں کوئی محمد بن ہارون ہے؟۔ لوگوں نے کہا: اوہ! حیرت کی بات ہے۔ آپ ایک ایسی عظیم وجلیل شخصیت کی بابت یوں بے تکلفی سے پوچھ رہے ہیں، شاید آپ کو معلوم نہیں کہ خراسان کی سرزمین پر ان سے زیادہ صاحب زہد وورع اس وقت کوئی نہیں ہے!۔

کہتے ہیں کہ اب میں ایک بار اپنے خواب کو سوچتا ہوں اور پھر جب اس شخص کی بابت لوگوں کی تعریف وتوصیف سنتا ہوں تو حیرت واستعجاب میں ڈوب ڈوب جاتا ہوں۔ میں نے کہا: اچھا مجھے ان کی بارگاہ تک پہنچاؤ۔ لوگوں نے کہا: وہ چالیس سال سے مسلسل دن میں روزے رکھتے اور رات کو عبادتیں کرتے ہیں، نیز وہ ویرانوں میں رہتے ہیں۔ اور شاید اس وقت وہ یہیں کہیں مکہ کے کھنڈرات میں ہوں گے۔

کہتے ہیں کہ اب میں نے کھنڈرات میں جا کر اُن کی تلاش شروع کی تو جلد ہی انھیں ایک دیوار کے پیچھے کھڑا پالیا۔ ان کا دایاں ہاتھ ان کی گردن میں پڑا ہوا تھا جسے انھوں نے دو بڑی بیڑیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ رکھا تھا اور اسی حالت میں رکوع وسجود کیے جارہے تھے۔ میرے قدموں کی آہٹ محسوس کر کے انھوں نے پوچھا: کون؟، میں نے کہا: مالک بن دینار، اور بصرہ کا رہنے والا ہوں۔

یہ سن کر کہنے لگے: اچھا! تم ہی مالک بن دینار ہو جن کی علمیت اور زہد وتقویٰ کے ڈنکے پورے عراق میں بج رہے ہیں۔ میں نے کہا: عالم تو اللہ رب العزت ہے۔ اور زاہد وعابد حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں، وہ اگر چاہیں تو خوب عیش وعشرت سے زندگی گزار سکتے ہیں؛

لیکن بادشاہت کے باوجود انھوں نے زہد وورع اختیار فرمایا اور دنیا سے بے رغبتی ان کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی ہے، ہمیں تو دنیاوی نعمتیں میسر ہی نہیں، اس لیے ان سے دور ہیں۔

پھر انھوں نے پوچھا: مالک! کس مقصد سے آئے ہو؟ اگر تم نے کوئی خواب دیکھا ہو تو مجھ سے بیان کرو۔ کہتے ہیں کہ مجھے حیا دامن گیر ہوئی کہ میں کیسے اُن کے سامنے اسے بیان کروں؛ مگر انھوں نے اِصرار کے ساتھ کہا: بلا تکلف بیان کرو۔ چنانچہ میں نے دبے لفظوں اسے بیان کر دیا۔

یہ سن کر وہ دیر تک روتے رہے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ کے اور اللہ کے درمیان کوئی بڑا گناہ حائل ہے؟، کہنے لگے: ہاں! بہت بڑا، زمین وآسمان اور عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے۔ میں نے کہا: مجھے آپ اپنا وہ گناہ بتائیں تاکہ میں لوگوں کو اس کے ارتکاب سے بچاؤں اور انھیں اس گناہ سے ڈراؤں جس کی سزا آپ بھگت رہے ہیں۔ پھر وہ یوں گویا ہوئے :

اے مالک! امر واقعہ یہ ہے کہ میں بہت ہی شرابی انسان تھا، اور ہر وقت شراب کے نشے میں مدہوش رہتا۔ ایک مرتبہ میں اپنے ایک شرابی دوست کے پاس گیا۔ میں نے وہاں خوب شراب پی، پھر جب مجھ پر نشہ طاری ہونے لگا، اور میری عقل پر پردہ پڑ گیا تو میں نشے کی حالت میں گرتا پڑتا اپنے گھر پہنچا، اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میری زوجہ نے دروازہ کھولا۔

میں گھر میں داخل ہوا تو میری والدہ تنور میں آگ جلا کر لکڑیاں ڈال رہی تھی، اور آگ خوب بھڑکی ہوئی تھی۔ جب انھوں نے مجھے نشے کی حالت میں لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو قریب آئیں، مجھے تھاما اور فرمانے لگیں :

آج شعبان کا آخری دن اور ماہِ رمضان کی پہلی شب ہے۔ لوگ تو روزے کی حالت میں صبح کریں گے؛ مگر لگتا ہے تم نشے ہی کی حالت میں صبح کروگے۔ کیا تمھیں کچھ بھی اللہ سے شرم نہیں آتی؟، کب تک اپنا یہ حال بنائے رہوگے؟۔

☆ ہم جتنا مطالعہ کرتے ہیں اپنی لاعلمی کا ہمیں اُتنا ہی پتا چلتا ہے۔

ان کی یہ باتیں سن کر مجھے بہت غصہ آیا اور نشے کی حالت میں میں نے انھیں ایک مکا رسید کر دیا، تو اُن کے منہ سے نکلا: اللہ تیرا بیڑا غرق کرے۔ اُن کی یہ بات سن کر مجھے اور غصہ چڑھ گیا اور نشے کی حالت میں انھیں اُٹھا کر دہکتے ہوئے تندور میں پھینک دیا۔ جب میری بیوی نے میری اس حرکت کو دیکھا تو اس نے مجھے پکڑ کے ایک کوٹھری کے اندر بند کر کے باہر سے تالا چڑھا دیا؛ تاکہ پڑوسی میری آواز نہ سن سکیں اور انھیں معاملے کی خبر نہ ہو۔

میں اسی طرح دھت نشے میں پڑا رہا۔ جب رات کی آخری گھڑیاں آئیں تو میرا نشہ دھیرے دھیرے ہرن ہونے لگا۔ میں دروازے کی طرف بڑھا تو اُسے بند پایا۔ میں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ دروازہ کھولو۔ تو اس نے نہایت بے رخی سے جواب دیا کہ میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔

میں نے کہا: تیرا خانہ خراب ہو۔ تم یہ غصہ کس بات کا دکھا رہی ہو؟، کہا: اِسی گھر کی کوٹھری میں پڑے رہو، تم جیسے بے رحم شخص پر کون رحم کھائے گا؟۔

میں نے کہا: تم یہ کیا باتیں کر رہی ہو؟، بولی: بدبخت! تم اپنی ماں کے قاتل ہو۔ تم نے انھیں اُٹھا کر تندور میں پھینک دیا اور وہ بے چاری جل کر راکھ ہوگئی ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ بات سنی تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے دروازہ اکھاڑ پھینکا، اور تندور کی طرف لپکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری ماں جلی ہوئی روٹی کی مانند ہو چکی ہیں۔ اب میری ندامت وافسوس کی اِنتہا ہوگئی، اور میں اسی عالم میں گھر سے نکل پڑا، سارا مال صدقہ کر دیا، غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور آج چالیس سال سے مسلسل دن میں روزے رکھ رہا ہوں اور رات میں عبادتیں کر رہا ہوں۔ نیز ہر سال حج بھی کرتا ہوں۔ اور ہر سال کوئی نہ کوئی (عارف باللہ) اِس قسم کا خواب آ کر مجھے سنا جاتا ہے۔

حضرت مالک فرماتے ہیں کہ اب میں نے عالم غضب میں اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر پھیر کر کہا: اے نامراد! قریب ہے کہ جو آگ تجھ پر نازل ہونے والی ہے وہ ساری زمین کو جلا ڈالے۔ یہ سب کچھ کر کے اب آ کر یہاں پناہ گزیں ہو گئے ہو۔

☆ گالی کا جواب نہ دیں؛ کیوں کہ کبوتر کبھی کوّے کی بولی نہیں بول سکتا۔

پھر میں وہاں سے ایک طرف ہوگیا اور ایک جگہ چھپ گیا تا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے۔ جب اس نے محسوس کیا کہ میں جا چکا ہوں تو اس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا دیے اور مناجات کرنے لگا: اے مشکلیں آسان کرنے والے، غم کی بدلیوں کو چھانٹنے والے، اور بے قراروں کی دعائیں قبول کرنے والے! میں تیری رضا کا طالب، تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، جو کچھ ہوا اُسے معاف فرما دے۔ اب تک میری اُمیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں، اور تو دعاؤں کو رُسوا نہیں فرماتا۔

حضرت مالک کہتے ہیں کہ اس کی یہ رقت انگیز مناجات سن کر میں اپنی رہائش کی طرف لوٹ آیا، پھر جب رات آئی تو دل کی آنکھیں کھل گئیں، مجھے خواب میں پیارے آقا رحمت سراپا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی، آپ نے ارشاد فرمایا: اے مالک! تمھیں اس لیے پیدا نہیں کیا گیا کہ لوگوں کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرتے پھرو۔

تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ نے آسمان کی بلندیوں سے محمد بن ہارون پر نگاہِ رحمت ڈال دی ہے، اس کی دعائیں مقبول ہوگئی ہیں، اور اس کے کاندھے سے گناہوں کا بوجھ بھی اُتار دیا گیا ہے؛ لہٰذا اس کے پاس جا کر کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو روزِ قیامت جمع فرمائے گا، اگر کسی سینگ والے جانور نے بغیر سینگ والے جانور کو مارا ہوگا تو اس کو بدلہ دلوائے گا اور ذرے ذرے کا حساب لے گا۔ یوں ہی جب بدلہ لینے کی باری آئے گی، تو تجھے تیری والدہ کے ساتھ اِکٹھا کیا جائے گا، پھر اس کے ساتھ ہوئی زیادتی کے نتیجے میں تجھے (ایک خاص وقت تک کے لیے) جہنم کا عذاب چکھایا جائے گا۔ پھر آخر میں تجھے تیری ماں کے حوالے کر دیا جائے گا، (پھر تیری ماں کی مرضی)۔

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: جب صبح ہوئی تو میں فوراً محمد بن ہارون کے پاس گیا اور انھیں بشارت دی کہ آج رات میں مجھے مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور پھر میں نے انھیں پورا واقعہ بیان کر دیا۔ خدا کی قسم! میرا

☆ جب آنکھ دل بن جائے تو دل آنکھ بن جاتا ہے۔

خواب سن کر وہ جھوم اُٹھے اوراسی لمحے ان کی روح اس آسانی سے ان کے تن سے جدا ہوگئی کہ جس طرح پتھر کو پانی میں ڈالا جائے تو وہ آسانی سے نیچے کی جانب چلا جاتا ہے۔ پھران کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا گیا اور میں نے ان کے جنازے میں شرکت کی۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں متواتر چودہ سال تک حج کی سعادتِ عظمٰی سے سرفراز ہوتا رہا، اور ہر سال خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ایک درویش کو کعبہ معظّمہ کا دروازہ پکڑے دیکھا، جب وہ لبیک اللھم لبیک کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی: لا لبیک۔

حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے چودھویں سال اس شخص سے پوچھا: اے درویش! تو بہرہ تو نہیں؟۔ اس نے کہا: میں سب کچھ سن رہا ہوں۔ میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتے ہو؟۔ اس نے کہا: اے شیخ! میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اگر بجائے چودہ سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہوجائے اور بجائے سال کے ہر روز ہزار بار یہ جواب لا لبیک سنائی دے تب بھی اس دروازے سے نہ ہٹوں گا اور اس در سے اپنا سر نہ اُٹھاؤں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروف گفتگو ہی تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اس کے سینہ پر گرا، اس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھادیا، جب میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں درج تھا :

اے مالک! تو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اس کے چودہ سال کے حج قبول نہیں کیے! ایسا ہرگز نہیں بلکہ اس مدت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اس کی پکار ہی کی برکت سے قبول کیے ہیں تاکہ میری بارگاہ سے کوئی واپس نہ جائے۔

شنیدم کہ در روزِ اُمید وبیم ☆ بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

(۱) برالوالدین: ۱/۷تا۸......عیون الحکایات ابن الجوزی: ۱/۲۱۸تا۲۲۲۔

☆ انسان زندہ رہنے کے لیے مرتا جارہا ہے، سسکتا جارہا ہے۔ ہر شے کو ڈراتے ڈراتے خود ہی سہم گیا ہے۔

# سعدون مجنوں کی فرزانگی

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہر بصرہ کے مقام جبانہ میں جانے کا اتفاق ہوا، جہاں اچانک اس زمانے کے کامل ولی اللہ سعدون مجنون سے میری ملاقات ہوگئی، لوگ انھیں پاگل کہا کرتے تھے۔ میں ان کے قریب گیا اور مودب بیٹھ گیا، پوچھا: حضرت سعدون کیا حال ہے؟۔

سعدون مجنوں تڑپ اُٹھے اور کہنے لگے: اس شخص کا حال مالک بن دینار پوچھ کر کیا کرے گا جسے صبح وشام ایک دور دراز لمبے سفر کی فکر دامن گیر رہتی ہے، اس کے پاس نہ توشہ ہے اور نہ توشہ دان۔ اسے منصف وعادل پروردگار کے روبرو پیش ہونا ہے، جو بندوں کے درمیان راست فیصلے فرمائے گا۔ یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور زمین پر گر پڑے۔

میں نے پوچھا: یہ رونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: قسم بخدا! مجھے زیادہ جینے کی خواہش، موت کے خوف، یا کثرتِ ابتلا وآزمائش نے نہیں رلایا، بلکہ میرے رونے کی وجہ صرف اتنی ہے کہ میری زندگی کا ایک دن کوئی عمل خیر کیے بغیر گزر گیا۔ تو سچی بات یہ ہے کہ مجھے زادِ سفر کی کمی، کامیابی کی فکر اور منزلِ مقصود کی تلاش نے گریہ وبکا کرنے پر مجبور کیا ہے۔ اور پھر مجھے پتا بھی نہیں ہے کہ پس مرگ جنت یا جہنم میں سے کون میرا ٹھکانا بنے گا!۔

ایسا کلام بلیغ سن کر میں نے ان سے پوچھا: لوگ آپ کو پاگل ومجنون کیوں تصور کرتے ہیں؟، فرمایا: بنی اسرائیلیوں کی طرح تمہیں بھی دھوکا ہوگیا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں پاگل ہوں حالاں کہ جنون اور پاگل پن نے مجھے چھوا تک نہیں ہے؛ لیکن بس مولا کی محبت وچاہت میں میں ایسا وارفتہ اور شوریدہ سر ہو کر گلی کوچوں میں دیوانہ وار پھرتا رہتا ہوں۔

حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: آپ لوگوں سے راہ ورسم کیوں نہیں رکھتے، اور ان میں مل جل کر کیوں نہیں رہتے؟۔ تو انھوں نے جواب دیا: مالک!

☆ اگر آپ غلطیوں کو روکنے کے لیے دروازہ بند کردیں گے تو سچ بھی باہر ہی رہ جائے گا!۔

لوگوں سے جتنا ہو سکے الگ رہا کرو اور لوگوں سے دوستی کی بجائے اللہ سے دوستی رکھا کرو صرف اسی کی دوستی سچی دوستی ہوتی ہے۔ لوگوں کو تم جتنا آزمالو ان کی دوستی کے پیچھے کہیں کوئی غرض و مقصد ضرور پوشیدہ نظر آئے گا؛ مگر مولا کی دوستی کو تم جتنا چاہو پرکھ لو وہ بے غرض اور بے لوث ہوتی ہے۔

حضرت سعدون مجنوں کا حال یہ تھا کہ وہ بصرہ کی گلی کوچوں میں گھومتے پھرتے تھے، ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے، چلتے چلتے گھر والوں کو آواز دے کر کہتے، موت قریب ہے اور گھر والو! موت تمہارے جسموں کو پرانا کر دے گی، تمہارا گوشت پوست قبر میں ریزہ ریزہ ہو جائے گا، اس نصیحت کو یاد کرو؛ تاکہ دنیا میں رہتے ہوئے زندگی کی کوئی شے اچھی نہ لگے، رونے کے سوا کچھ اچھا نہ لگے، یہ کہہ کر روتے ہوئے بصرہ کی گلی کوچوں میں ہر گھر کے مکینوں کو رلاتے، بڑے لوگوں کو اس نصیحت کی راہ پر لگاتے اور اللہ کی محبت و معرفت کے جام پلاتے۔

اس واقعہ کو امام یافعی نے بھی ''روض الریاحین'' میں نقل فرمایا ہے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ دورانِ حج ایک مرتبہ میری آنکھ لگ گئی اور خانہ کعبہ کے قریب ہی سو گیا۔ اتنے میں سعدون مجنون میرے سرہانے آکر یہ شعر پڑھنے لگا:

یا أیھا الراقد کم ترقد قم یا حبیبي قد دنا الموعد
وخذ من اللیل و ساعاتہ فازدد إذا ما سجد السجد (۲)

یعنی اے سونے والے! کب تک یوں ہی سوتا رہے گا۔ میرے دوست! اُٹھ دیکھ عرصہ قیامت کتنا قریب آگیا ہے۔
اگر سونا ہی ہے تو رات کی کچھ گھڑیوں میں سو رہا کر؛ لیکن اُس وقت اُٹھ کر اپنی پیشانی کو لذتِ سجود سے آباد کر دے جب کہ کوئی اور سجدہ کرنے والا نہیں ہوتا۔

---

(۱) تفسیر روح البیان: ۲۳۲/۱۵۔ (۲) عقلاء المجانین: ۲۲/۱۔

☆ ترقی یا اِرتقا ضروری ہے لیکن...... گہوارے سے نکل کر اپنی قبر تک کتنی ترقی چاہیے!۔

# بے فیض دوستی سے بچو!

حضرت مالک بن دینار نے اپنے داماد حضرت مغیرہ بن حبیب سے فرمایا: اپنے دوستوں اور بھائیوں کا خوب اچھی طرح جائزہ لے لو، اگر وہ دین میں تمہارے لیے بے فیض ثابت ہوں اور تمہیں اُن سے کسی اِکتسابِ خیر کی توقع نہیں تو ان کی صحبتوں سے یک لخت الگ ہو جاؤ؛ کیوں کہ وہ بظاہر تو تمہارے دوست مگر درحقیقت تمہارے دشمن ہیں۔

اے مغیرہ! پرندوں کی طرح اِنسان کی بھی قسمیں اور شکلیں ہوا کرتی ہیں۔ جس طرح کبوتر کبوتر کے ساتھ، کوا کوے کے ساتھ، اور مولا مولے کے ساتھ ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اپنے مزاج وطبع کے مطابق رفیق منزل تلاش کرنا چاہیے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس زمانے کے دوستوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بازار کے باورچیوں کا شوربہ، کہ جس کی خوشبو اور رنگ وروغن تو بڑا عمدہ ہوتا ہے مگر اس سے پیٹ کچھ بھی نہیں بھرتا۔(۲)

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ نے ایک مرتبہ فرمایا: جس سے قیامت کے دن کوئی فائدہ حاصل نہ ہو اس کی صحبت سے کیا فائدہ!۔

آپ نے مزید فرمایا :

**کل جلیس لا تستفید منه خیرا فاجتنبه .** (۳)

یعنی بے فیض دوستوں سے بچ کے رہو۔

---

(۱) مکارم الاخلاق خرائطی: ۲۴۵/۲ حدیث: ۶۹۹ ...... حیاۃ الحیوان الکبریٰ: ۴۳۲/۱ ...... المنتقی من کتاب مکارم الاخلاق ومعالیہا۔ ۶۸/۱۔

(۲) الصداقۃ والصدیق: ۱۹/۱۔

(۳) الزہد لابن ابی عاصم: ۶۸/۱ حدیث: ۸۴ ...... المجالسہ وجواہر العلم: ۳۳۸/۱۔

☆ اِنسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق، اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہیے۔

# بے زبانوں کی عبرت آگیں باتیں

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ ایک نوجوان نے کبھی کسی بڑے گناہ کا اِرتکاب کیا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ نہر کے پاس غسل کرنے کے لیے پہنچا تو اُسے وہ سابقہ گناہ یاد آ گیا۔ تھوڑی دیر وہ وہیں مارے شرم کے ٹھہرا رہا، اور نہانے کا اِرادہ ترک کر دیا۔ پھر جب وہ وہاں سے لوٹنے لگا تو نہر نے بزبانِ انسان اس سے کہا :

**يا عاصي لو دنوت مني لغرقتك .** (۱)

یعنی اے خاطی و بدکار! (اچھا ہوا کہ) تو میرے قریب نہیں آیا؛ ورنہ میں تجھے غرق ہی کر دیتی۔

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے چالیس گز لمبا چوڑا سونے کا ایک خوبصورت قبہ تعمیر کروایا، جس میں انگنت قسم کے گونا گوں ہیرے جواہرات جڑوائے۔ ایک دن حضرت سلیمان اس کے اندر تشریف فرما تھے کہ اچانک دو گوریے اس پر اُترے۔ نر نے مادے کو ورغلانا چاہا مگر مادہ کسی طور تیار نہ ہوئی۔ تو نر نے مادہ سے کہا: تم خود کو اس سے کیوں منع کر رہی ہو؟ قسم بخدا! اگر تم اس قبہ کو یہاں سے کہیں اور منتقل کرنے کے لیے کہو تو میں تمہاری خاطر یہ کام بھی کرنے کے لیے تیار ہوں۔

ان کی یہ رازدارانہ باتیں حضرت سلیمان نے سن لیں اور ان دونوں کو اپنے سامنے حاضر ہونے کے لیے کہا۔ اَب آپ نے اُن سے پوچھا: ایسا ایسا کس نے کہا ہے؟ نر نے جواب دیا: اے اللہ کے نبی! یہ بات میں نے کہی ہے۔ فرمایا: تمہیں ایسی بات کہنے کی جرأت کیسے ہوئی؟، کہا: اے اللہ کے نبی! آپ کو معلوم ہے کہ میں عاشق ہوں اور اہل عشق کی محبت کے معاملے میں کوئی ملامت و سرزنش نہیں کی جاتی۔ (۲)

---

(۱) التوبہ ابن ابی الدنیا: ۱/۲۹۲ حدیث: ۱۶۴۔
(۲) اعتلال القلوب خرائطی: ۲/۸ حدیث: ۴۷۴...... تاریخ دمشق: ۲۲/۲۷۳۔

☆ کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ قطرے اپنے استقلال سے چٹان میں سوراخ کر دیتے ہیں!۔

شیخ دینوری نے 'مجالسۃ' میں حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ کسی آسمان میں ایسے فرشتے بھی ہیں جن کی آنکھیں دنیا جہان کے ذرات کے برابر ہیں، اور ان میں سے ہر آنکھ کے نیچے ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جن کی وساطت سے وہ ایک جداگانہ زبان میں حمدالٰہی بجالاتے ہیں کہ جس کو اُن کے علاوہ کوئی اور نہیں سمجھ پاتا۔ اور پھر حاملین عرش فرشتوں کے پاس ایسی سینگیں ہیں کہ اُن سینگوں اور اُن کے سروں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے، اور عرش اس کے بھی اوپر ہے۔(۱)

## دنیا دھوکے کی ٹٹی

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دنیا کو عارضی قیام گاہ اور آخرت کو دائمی ٹھکانا بنایا ہے؛ لٰہذا عارضی کے پیچھے نہ بھاگو بلکہ دائمی کی فکر کرو۔ دنیا کی محبت کو اپنے دلوں سے کھرچ کر پھینک دو قبل اس کے کہ دنیا تمہارے جسموں کو یہاں سے نکال کر تہِ گور رکھ چھوڑے؛ لٰہذا تم یہ سمجھو کہ تم دنیا کے لیے نہیں بلکہ یہاں ایک خاص وقت تک رہنے کے لیے پیدا کیے گئے ہو۔

دنیا زہر کی مانند ہے، جو نہیں جانتا کھالیتا ہے اور جو جانتا ہے اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔ بلکہ یہ سمجھو کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے کہ جس کی جلدیں بڑی نرم و ملائم ہوتی ہیں مگر زہر اس کے اندر ہوتا ہے؛ لٰہذا عقل مند تو اس سے دور دور رہتے ہیں مگر بچے نادانی میں اسے اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں۔(۲)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایک شخص کے سامنے سے گزرے جو کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ وہاں سے جلد گزر گئے، پھر کچھ عرصے کے بعد دوبارہ وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ پودے پھل دار ہو چکے ہیں۔

---

(۱) الحبائک فی اخبار الملائک: ۱/۱۷......المجالسۃ وجواہر العلم: ۱/۱۳۔
(۲) صفۃ الصفوۃ، ابن جوزی: ۱/۲۷۲۔

☆ جو واقعی بڑے ہیں وہ بڑا بول نہیں بولتے۔ ہیرا کب منہ سے کہتا ہے کہ 'میں ہیرا ہوں'۔

آپ نے اُس کھجور لگانے والے کے بارے میں دریافت فرمایا۔ کسی نے بتایا کہ وہ تو اِنتقال کر چکا ہے۔ اس وقت برجستہ آپ کی زبان پر یہ اَشعار آ گئے ؎

مؤمل دنیا لتبقیٰ لہ ☆ فمات المؤمل قبل الأمل

یربي فسیلا ویعنی بہ ☆ فعاش الفسیل ومات الرجل

یعنی آدمی نے دنیا سے اُمید لگائی کہ وہ اس کے پاس رہے گی؛ لیکن اُمیدوار اُمید پوری ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا۔

اُس نے کھجور کی پرورش ونگہداشت کی، پھر کھجور کا درخت تو باقی رہا؛ لیکن وہ شخص دنیا سے چلا گیا۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

من تباعد من زھرة الدنیا، فذاک الغالب ھواہ . (۲)

یعنی جو دنیا کی رنگینیوں سے دور ہو گیا تو سمجھو کہ وہ اپنی خواہشوں پر اَپنا قبضہ جمانے میں کامیاب ہو گیا۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

ان من عرف اللّٰہ لقیہ سالماً، والویل کل الویل لمن ذھب عمرہ في الدنیا باطلاً . (۳)

یعنی جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اس سے سلامتی کے ساتھ ملتا ہے اور جو اس حال میں دنیا سے جائے کہ اس نے اپنی عمر دنیا میں بے کار گزاری ہو تو ایسا شخص صحیح معنوں میں ہلاک کر دیے جانے ہی کے قابل ہے۔

---

(۱) حلیۃ الاولیاء، ابونعیم اصفہانی: ۲/۳۴۴، رقم: ۲۸۷۷۔
(۲) سیر اعلام النبلاء: ۵/۳۶۳۔
(۳) الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح: ۱/۲۴۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**خرج الناس من الدنیا و لم یذوقوا أطیب الأشیاء، قیل وما هو، قال معرفة اللّٰه تعالیٰ .** (۱)

یعنی لوگ دنیا سے (نامرادی کے عالم میں یوں ہی) چلے گئے مگر انھیں پاکیزہ ونفیس ترین چیز کا ذائقہ نصیب نہ ہوا۔ پوچھا گیا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: معرفتِ اِلٰہی۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**اتقوا السحارة ، اتقوا السحارة فإنها تسحر قلوب العلماء یعني الدنیا .** (۲)

یعنی جادوگر (دنیا) سے بچ کے رہو۔ فسوں گر (دنیا) سے خود کو دور رکھو؛ کیوں کہ اس کا جادو اہل علم کے دلوں پر بھی چل جاتا ہے، اور وہ انھیں بھی مسحور کر لیتی ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**حب الدنیا رأس کل خطیئة، والنساء حبالة الشیطان، و الخمر داعیة کل شر .** (۳)

یعنی دنیا کی محبت ہر جرم وخطا کی جڑ ہے۔ عورتیں شیطانوں کا (کامیاب) جال ہیں۔ اور شراب ہر برائی کا ذریعہ ہے۔

حضرت مالک بن دینار کو کہتے سنا گیا کہ اس شخص پر سخت تعجب ہے جسے اس بات کا حق الیقین ہو کہ موت ایک نہ ایک دن ضرور آئے گی اور قبر کسی نہ کسی دن اس کا ضرور ٹھکانا بنے گی؛ پھر دنیا کی رنگینیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں کو کیسے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے، اور اس دنیا

---

(۱) تفسیر روح البیان: ۴۷۱/۲۔ تاریخ الاسلام ذہبی: ۴۴۳/۲ ...... المجالسہ وجواہر العلم: ۵۵/۱۔
(۲) الزہد ابن ابی الدنیا: ۴۰/۱ حدیث: ۳۹ ...... احیاء علوم الدین: ۳۹۷/۲ ...... ربیع الابرار: ۶/۱۔
(۳) الزہد ابن ابی الدنیا: ۴۹۹/۱ حدیث: ۴۹۷۔

☆ نعمت کا شکریہ ہے کہ اسے اُن کی خدمت میں صرف کیا جائے جن کے پاس وہ نعمت نہیں۔

میں زندگی بسر کرنے کو اس کا کیسے جی چاہتا ہے۔ اتنا کہہ کر آپ رونے لگے اور اتنا روئے کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**من غلب شهوة الحياة الدنيا فذلک الذي يفرق الشيطان من ظله .** (۲)

یعنی جس نے دنیوی زندگی کی شہوتوں پر اپنی گرفت مضبوط کرلی، تو پھر شیطان اس کے سائے سے بھی دور بھاگے گا۔

مسلم بن دیلمی کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**منذ عرفت الناس لم أفرح بمدحتهم و لم أكره مذمتهم، قيل، و لم ذاک؟ قال: لأن حامدهم مفرط و ذامهم مفرط.** (۳)

یعنی جب سے مجھے لوگوں کی فطرت پر آگاہی نصیب ہوئی ہے، اس کے بعد سے ان کی تعریف وتوصیف سے نہ مجھے کوئی خوشی محسوس ہوتی ہے اور نہ ان کی مذمت وسرزنش سے کوئی قلق وغم۔ پوچھا گیا: ایسا کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ وہ مدح وذم دونوں میں افراط وغلو سے کام لیتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**بقدر ما تحزن للدنيا كذلک يخرج هم الآخرة من قلبک، فبقدر ما تحزن للآخرة كذلک يخرج هم الدنيا من قلبک.**(۴)

---

(۱) تاریخ دمشق:۴۱۶/۵۶۔

(۲) حلیۃ الاولیاء:۳۷۷/۱۔

(۳) الزہد الکبیر بیہقی: ۱۶۸/۱ حدیث: ۱۶۵......العزلۃ خطابی: ۱۵۸/۱ حدیث: ۱۴۵......الاداب الشرعیہ: ۱۷۶/۱......تاریخ دمشق:۴۱۹/۵۶۔

(۴) الزہد الکبیر بیہقی:۲۶۲/۱ حدیث:۲۵۹......موسوعۃ اطراف الحدیث:۱۱۱۲۳۲/۱ حدیث:۱۱۰۷۵۲۔

☆ اِک ذرا ذائقے میں کڑوا ہے۔۔۔ورنہ سچ کا کوئی جواب نہیں۔

یعنی تم جس قدر دنیا کے لیے حیران و پریشان ہوتے ہو۔اسی کے مطابق آخرت کی فکر ولگن تمہارے دل سے رخصت ہوجاتی ہے۔اورتم جس قدر آخرت کے لیے فکرمند ہوتے ہواسی کے مطابق دنیا کی چاہت ومحبت تمہارے دل سے نکل جاتی ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**إن البـدن إذا سـقـم، لم ينجح فيه طعام، و لا شراب، ولا نوم، و لا راحة، كـذلک الـقـلـب إذا عـلـق حـب الـدنيـا لم تنجح فيه المواعظ .** (۱)

یعنی جب بدن کوکوئی بیماری لاحق ہوتی ہے تواسے کھانا پینا،اورراحت وآرام کچھ نہیں اچھا لگتا۔یوں ہی جب دل اپنا تعلق دنیا کے ساتھ اُستوار کرلیتا ہے تو اسے پندونصائح کچھ کام نہیں دیتیں۔

حضرت بشر بن حارث کو کہتے سنا گیا کہ حضرت مالک بن دینار نے فرمایا کہ اے لوگو! میرے لیے دعا کرو نیز جب میں دعا کروں تو میری دعا پر آمین بھی کہو؛ چنانچہ آپ نے اس طرح دعا فرمائی :

**الـلّٰهـم لا تـدخـل بيـت مـالـک من الدنيا قليلا و لا كثيرا قالوا آمين .**

اے پروردگار! مالک کے گھر میں دنیا کو گھسنے کی بالکل اجازت نہ دینا۔چنانچہ لوگوں نے اس پر آمین کہا۔(۲)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

(۱) الزہدالکبیر بیہقی:۱/۲۶۵حدیث:۲۶۱...... الزہدابن ابی الدنیا:۱/۱۴۳حدیث:۱۴۲۔

(۲) الزہدالکبیر بیہقی:۱/۳۰۲حدیث:۲۹۸۔

**یا ھؤلاء إن الکلب إذا طرح إلیه الذھب و الفضة لم یعرفھما، و إذا طرح إلیه العظم أکب علیه، کذلک سفھاؤکم لا یعرفون الحق .** (۱)

یعنی اے لوگو! ذرا کتے کو دیکھو کہ جب اس کی طرف سونا چاندی پھینکا جائے تو انھیں گھانس بھی نہیں ڈالتا؛ کیوں کہ اسے ان کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہوتا، لیکن جب اس کے پاس ہڈی پھینکی جائے تو اس پر ٹوٹ پڑتا ہے۔اسی طرح تم میں جو بےوقوف ہیں وہ بھی نورِحق وصداقت کی اہمیت سے یوں ہی بےبہرہ ہیں۔

حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو فرماتے سنا :

**أربع من علم الشقاوة: قسوة القلب، و جمود العین، و طول الأمل، و الحرص علی الدنیا .** (۲)

یعنی چار چیزیں شقاوت وبدبختی کی علامت ہیں۔دل کی سختی، آنکھوں کی خشکی، لمبی لمبی امیدیں، اور دنیا کی حرص وطمع۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ملکوتی نمائندوں کو کسی بستی کے تہس نہس کرنے کا حکم فرمایا تو وہ عرض کرنے لگے: مولا! اس میں تیرا ایک عابد بندہ بھی سکونت پذیر ہے؟ فرمایا: مجھے ذرا اُس کے (ذکروتسبیح) کا نغمہ سناؤ؛ کیوں کہ اس کا چہرہ غضب الٰہی کا سوچ کر (یا اللہ کے لیے) کبھی بھی سرخ نہ ہوا۔(۳)

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ایک قیدی کے پاس سے گزرے، جس کا مال چھین کر اسے رسیوں میں باندھ دیا گیا تھا۔اس نے فریاد کی: اے

---

(۱) حلیۃ الاولیاء:۱/۴/۳۷۔
(۲) الزہد وصفۃ الزاہدین لاحمد بن بشر:۱/۱۱۶ حدیث:۷۰......الزہد ابن ابی الدنیا:۱/۳۷ حدیث:۳۶۔
(۳) تفسیر بحرمحیط:۴/۴۷۲۔

ابو یحییٰ! براے کرم مدد فرمایئے، کیا آپ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ جب حضرت مالک نے اس کا سر اُٹھایا تو ایک ٹوکری نظر آئی۔

پوچھا: یہ ٹوکری کس کی ہے؟ کہا: میری۔ آپ نے اسے اُتارنے کا حکم دیا، دیکھا تو اس کے اندر ایک مرغی اور کھجور وگھی کے بنے کچھ حلوے پڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مالک نے فرمایا: بس اسی نے تمہارے پاؤں میں بیڑیاں ڈلوائی ہیں۔(۱)

ابن ابی الدنیا حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آخری زمانے میں ایک تیز قسم کی ہوا چلے گی، اور ظلمتوں کا دور ہوگا۔ لوگ دہشت کے مارے دوڑ کر دینی پیشواؤں کے پاس آئیں گے؛ لیکن یہاں منظر کچھ اور ہوگا، یہ لوگ پہلے ہی سے مسخ ہو چکے ہوں گے، اوران کی صورتیں بدل چکی ہوں گی۔(۲)

اس کی تائید اُس حدیث سے بھی ہوتی ہے جسے امام حکیم ترمذی نے نوادرالاصول میں حضرت ابواُمامہ باہلی سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**يكون في أمتي فزعة فيصير الناس إلى علمائهم فإذا هم قردة و خنازير .** (۳)

یعنی میری اُمت میں ایک ایسی چنگھاڑ ہوگی کہ لوگ ( جسے سن کر بے تحاشا) اپنے دینی پیشواؤں کے پاس بھاگیں گے؛ مگران کے علما پہلے ہی بندروں اور سوروں کی شکل میں مسخ کر دیے گئے ہوں گے۔

حضرت مالک بن دینار- رحمہ اللہ- فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ اگر وہ اَوامر الٰہیہ کی ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہوں گے تو کہیں گے: (کوئی بات نہیں)

---

(۱) تفسیر کشاف: ۱/۴۳۷...... فیض القدیر: ۴/۴۷۔

(۲) تفسیر درمنثور: ۹/۱۹۴۔

(۳) تفسیر درمنثور: ۹/۱۹۴۔

☆ لامحدود آرزوئیں محدود زندگی کو عذاب بنا دیتی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ بخش دے گا ؛ کیوں کہ ہم اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی شرک تو نہیں کرتے ؟۔ان کا سب کچھ حرص وآز پر مبنی ہوگا۔ ان کا چاپلوس سب سے معزز و محترم سمجھا جائے گا۔تو اس قسم کے لوگ بھی اِس اُمت میں ہوں گے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار کو کسی نے ’’ریاکار‘‘ کہہ کر آواز دی۔آپ نے نہ صرف اس کا شکریہ اَدا کیا بلکہ اس سے فرمایا: اے شخص! تو نے یہ کیا خوب نام اِیجاد کیا ہے۔اہل بصرہ اسے بھول گئے تھے۔(۲)

## دنیا‘ تجھے تین طلاق

حضرت خیثم بن معاویہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ بصرہ کے ایک ذی ثروت شخص کے پاس بلا کی حسین وجمیل اور پاکیزہ نفس لڑکی تھی۔ایک دن اس کے باپ نے کہا: بیٹی! بنوہاشم کے شہزادوں،عرب کے سرداروں اور بڑے بڑے جاگیرداروں کے پیغامات تو تم نے ٹھکرادیے،اب یہ بتاؤ کہ تم کس کے ساتھ شادی کرنا چاہتی ہو،کہیں مالک بن دینار جیسے زاہدوں کی تو تمہیں تلاش نہیں ہے؟ کہا: قسم بخدا! میری دلی خواہش یہی ہے کہ میں مالک بن دینار کی شریک حیات بننے کا شرف پاؤں۔

باپ نے اپنے ایک بھائی سے کہا: مالک بن دینار کے پاس جاؤ اور اسے میری بیٹی کا پیغام پہنچادو نیز یہ بھی کہہ دینا کہ میری بیٹی کے دل میں اس کی محبتوں کے سینکڑوں چراغ بیک وقت جل رہے ہیں۔

وہ آیا اور مالک بن دینار سے کہا کہ فلاں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہہ بھیجا ہے کہ مالک کو تو پتا ہی ہے کہ میں اس شہر کا کتنا امیر کبیر اور نامور آدمی ہوں، میری ایک نیک

---

(۱) تفسیر بحرمحیط:۴۸۲/۵......تفسیر کشاف:۲۰۷/۲۔

(۲) احیاءعلوم الدین مترجم:۱۲۱/۳۔

☆ اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اَولاد سے اُس کی توقع رکھنا ایک خطرناک غلطی ہے۔

فطرت حورصفت بیٹی ہے جس کا دل تم پر آ گیا ہے، تو میں اس سلسلے میں کچھ بات کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

یہ سن کر حضرت مالک نے اس آدمی سے فرمایا: اے فلاں! تیری باتوں نے مجھے محوِ حیرت کر کے رکھ دیا ہے، کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ میں نے دنیا کو تین طلاق دے دیا ہے!۔(۱)

حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا :

**أ لا تتزوج؟ فقال: لو استطعت لطلقت نفسي .** (۲)

یعنی (اُم یحییٰ کے اِنتقال کے بعد) آپ دوسری شادی کیوں نہیں کر لیتے ؟ تو آپ نے فرمایا: اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنے نفس کو بھی طلاق دے دیتا۔

ایک موقع پر ارشاد فرمایا: **من خطبت الدنيا طلبت منه دينه كله في صداقها لا يرضيها منه إلا ذٰلک .**

یعنی جو دنیا سے نکاح کرتا ہے، تو یہ حق مہر کے اندر اُس سے اُس کا پورا دین مانگتی ہے، اس سے کم کے اوپر یہ راضی نہیں ہوتی۔

## سچا واعظ کون؟

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**الواعظ الذي إذا دخلت بيته تعظك آلةُ بيته فترى إناء الوضوء و سجادة .** (۳)

یعنی صحیح معنوں میں واعظ وہ ہوتا ہے کہ (اس کی باتیں تو اپنی جگہ) حتیٰ کہ اگر تمہیں کبھی اس کے گھر جانے کا اِتفاق ہو تو اس کے وضو کے برتن اور جاے نماز سے بھی تمہیں پند و نصیحت حاصل ہو۔

---

(۱) حلیۃ الاولیاء:۱/۳۷۷۔ (۲) حلیۃ الاولیاء:۱/۳۷۷......الزہد الکبیر بیہقی:۱/۱۹۱۔
(۳) معالم القربۃ فی طالب الحسبۃ:۱/۲۳۶۔

# ٹوٹے دلوں کی آہیں

حضرت مالک بن دینار نے دیکھا کہ ایک شخص نے چھ درہم کی مچھلی خریدی، اور خود اس کے بدن پر پڑے لباس کی قیمت کوئی تین درہم سے کم رہی ہوگی۔ میں نے پوچھا: اے شخص! تو نے چھ درہم کی مچھلی خریدی؛ مگر تمہارا کپڑا شاید ہی تین درہم سے زیادہ کا ہو۔

کہنے لگا: اے ابویحییٰ! یہ مچھلی میں نے اپنے لیے نہیں خریدی بلکہ یہ تو میں نے اپنے ظالم اَمیر کا مطالبہ پورا کیا ہے،(اور وہ ہمیشہ ہم سے کچھ ایسے ناقابل برداشت مطالبات کرتا رہتا ہے)۔ میں نے کہا: مجھے کسی دن اس کے پاس لے کر چلو۔

چنانچہ ایک دن اُس کے پاس جانے کا اِتفاق ہوا۔ اس سے اِذنِ کلام لینے کے بعد میں نے کہا: اے شخص! تو لوگوں پر ظلم وزیادتی کا بازار کب تک گرم کرتا رہے گا، اب تو اپنی اس حرکت سے باز آ، اور اِن مسکین بے چاروں پر ترس کھا۔

کہنے لگا: اچھا ٹھیک ہے ابویحییٰ آپ کی سفارش کی وجہ سے اب میں اس پر زیادتی نہیں کروں گا؛ مگر ایک درخواست ہے کہ آپ اللہ کی بارگاہ میں میرے لیے بطورِ خاص دعا فرمادیں۔ فرمایا: میری ایک دعا سے تمہیں کیا ملے گا جب کہ تمہارے دروازے پر کھڑے سینکڑوں لوگ تمہارے لیے بددعائیں کررہے ہیں!۔(۱)

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص امن وسلامتی کے ساتھ زندگی بسر کرنا چاہے اسے چاہیے کہ کسی پر ناحق ظلم نہ کرے۔ آپ سے جب اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: ایک بار میں کسی سمندر کے ساحل پر چلا جارہا تھا کہ اچانک میری نگاہ ایک شکاری پر پڑ گئی جس کے پاس سات مچھلیاں تھیں۔ میں نے اس کے سر پر مار کر ایک مچھلی اس سے زبردستی چھین لی، پھر کیا ہوا کہ اس مچھلی نے میرے انگوٹھے میں ڈنک ماردیا۔

---

(۱) المنتظم: ۳۹۶/۲...... المجالسہ وجواہر العلم: ۲۴۶/۱۔

☆ کاذب ماحول میں صادق کی زندگی ایک کربلا سے کم نہیں!۔

اَطبا باہم مشورے کے بعد اِس نتیجے پر پہنچے کہ انگوٹھا کاٹے بغیر کوئی چارہ نہیں، پھر وہ زہر رِستا ہوا میری ہتھیلی بلکہ بازو تک چڑھ آیا، اب میں نے زمین سے ایک اسیح نکالا اور اپنا ہاتھ کاٹنے کی نیت سے میں نے ایک درخت کی آڑ لی ہی تھی کہ مجھ پر نیند طاری ہوگئی، اور سایۂ شجر تلے میں سوگیا۔ پھر مجھے خواب میں بتلایا گیا: کیوں تم اپنا ہاتھ کاٹنے پر تلے ہو،حق کو صاحب حق کے پاس کیوں نہیں پہنچا دیتے؟۔

جب میں نیند سے بیدار ہوا تو دوڑتا ہوا اُس شکاری کے پاس آیا اور عرض کی: مجھ سے غلطی ہوئی معاف کیجیے آئندہ پھر کبھی ایسا نہ ہوگا۔ اس نے کہا: تم ہو کون میں تو تمہیں پہچانتا بھی نہیں۔ پھر میں نے وہ سارا قصہ ماضی اُسے کہہ سنایا اور اس سے خوب اِلحاح وزاری کی چنانچہ اس نے میرے حال پر رحم کر دیا۔

پھر میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا تاہم بازو میں ہنوز حرارت موجود تھی لیکن اللہ کے فضل سے درد کافور ہو گیا تھا۔ میں نے کہا: میرے بھائی! تو نے مجھے کیسی بددعا دے دی تھی؟ کہا: جب آپ نے مجھے مارا اور مچھلی لے کر چلے تو میں آسمان کی طرف منہ کر کے بہت رویا اور اس طرح فریاد کی :

**يا رب أسألك أن تجعله عبرة لخلقك .** (۱)

یعنی اے پروردگار! اسے تو اپنی مخلوق کے لیے عبرت کا سامان بنادے۔

حضرت مالک بن دینار سے درخواست کی گئی کہ فلاں کے لیے دعا فرمادیں کہ اسے قید سے رہائی مل جائے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے قیدی کی مثال بالکل ایسی ہے کہ جیسے کسی بکری نے کسی فقیر کا آٹا کھالیا، اور مبتلاے بدہضمی ہوگئی۔ اب بکری کا مالک دعا کر رہا ہے کہ مولا! اسے اِس بیماری سے نجات عطا فرما۔ اور آٹے والا فقیر کہہ رہا ہے کہ پروردگار! اس بکری کو ہلاک فرمادے۔ اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ مظلوم کی دعا کے بالمقابل ظالم کی

(۱) الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح: ۲۲/۱۔

☆ جب تک انسان اپنے بدخواہوں کا خیرخواہ نہ ہو اس وقت تک اس کی نیکی کمال کو نہیں پہنچ سکتی۔

دعا بے اَثر ہوتی ہے؛ لہٰذا میری درخواست ہے کہ تم اپنے قیدی دوست سے کہو کہ وہ حق کو صاحب حق تک پہنچادے، اگراس نے ایسا کیا تو پھراسے میری دعا کی کوئی اِحتیاج نہیں رہ جائے گی۔(۱)

## گناہِ بے گناہی

حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے اندر ایک عابد وزاہد تھا۔ ایک بار ایسا ہوا کہ کسی عورت نے بچہ جنااوراسے اس عابد کی طرف منسوب کردیا۔ جب عابد نے پوچھا: یہ کہاں سے آیا؟ بولی: آپ سے۔ چنانچہ عابد نے بچے کولیا اورسارے عبادت گزارانِ بنی اسرائیل کے پاس چکرلگا کر کہا: اے میرے دوستو! جو کچھ آج میرے ساتھ ہوا میں تمھیں اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہوں۔ یہ میری اپنی ہی خطا ہے جسے اپنے کندھے پر لے کر میں مارامارا پھر رہا ہوں؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی محض اس حرکت کی وجہ سے اس کو بخش دیا۔(۲)

## زمیں کھا گئی پہلواں کیسے کیسے!

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرا کسی محل سے گزر ہوا، دیکھا کہ رقاصائیں دَف بجابجا کر یہ شعر پڑھ رہی ہیں :

ألا يا دار لا يدخلك حزن — و لا يغدر بصاحبک الزمان

فنعم الدار تأوي كل ضيف — إذا ما ضاق بالضيف المكان

(۱) محاضرات الادباء:۲/۳۰۔

(۲) الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح:۱/۳۶۔

☆ جب ہماری تمنا کے پاؤں حاصل کی چادر سے باہر نکل جاتے ہیں تو ہمیں سکون نہیں ملتا۔

یعنی وہ گھر کتنا بہترین گھر ہے جس میں حزن والم کا داخلہ ممنوع ہے۔اور جس
کے رہائشی زمانے کے دست برد سے محفوظ ہیں۔
یہ گھر کتنا عمدہ ہے کہ جس میں ہر قسم کے مہمان پناہ گزیں ہو سکتے ہیں،جس وقت
کہ ان مہمانوں پر زمان ومکان کی وسعتیں تنگ پڑ جائیں۔

فرماتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد پھر اسی محل سے مجھے گزرنے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ محل کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے،اور ایک بوڑھی وہاں بیٹھی ہوئی ہے۔میں نے ماضی کی یادوں کے حوالے سے اس بڑھیا سے سوالات کیے،تو وہ کہنے لگی:اے اللہ کے بندے!اللہ ہر چیز پر قادر ہے جسے چاہے اور جب چاہے اور جس چیز میں چاہے تبدیل فرمادے،اور موت تو ہر کسی کی تاک میں ہے۔قسم بخدا!آج دیکھیے کہ اس گھر میں ایک طرف تو حزن وغم نے بسیرا جمالیا ہے اور دوسری طرف اس کے باشندے بھی راہی ملک بقا ہو چکے ہیں۔(۱)

## قبر سے ایک مکالمہ

حضرت مالک بن دینار ایک مرتبہ جب قبرستان پہنچے تو آپ نے فرمایا :

أتيت القبورَ فناديته     أين المعظم و المحتقر
و أين المدل بسلطانه     وأين المزكى إذا ماافتخر

یعنی میں نے قبروں کے پاس آکر آواز لگائی کہ اشرف والنسب اور احقر وادنیٰ
لوگ کہاں چلے گئے(اور وہ کس حال میں ہیں؟)۔
اپنی سلطنت وسطوت پر اِترانے والے کہاں ہیں؟اور فخر وغرور کی دہائی دینے
والوں پر کیا گزری۔

(۱) المستطرف فی کل فن مستظرف:۲۹۶/۱......ربیع الابرار:۸۸/۱۔

☆ جب تک انسان اپنی روح کو بیدار نہیں کرتا وہ کوئی فلاحی کام نہیں کرسکتا!۔

فرماتے ہیں کہ پھر پردۂ غیب سے کسی کہنے والے نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا :

تفانوا جميعا فما مخبر　　وماتوا جميعا و مات الخبر

تروح و تغدو بنات الثرىٰ　　وتمحى محاسن تلک الصور

فيا سائلي عن أناس مضوا　　أ مالک فيما ترى معتبر

یعنی جن کی بابت تم پوچھ رہے ہو وہ سب کے سب وادیِ فنا میں اُتر گئے، ان کی خبر دینے والا کوئی نہیں بلکہ اُن کی خبریں بھی نابود ہوگئیں۔

صبح وشام حشرات الارض ان کے خوبصورت چہروں کے رنگ روپ کو مٹانے میں ہمہ وقت مصروف ہیں۔

لہٰذا اے دنیا چھوڑ جانے والے لوگوں کی بابت پوچھنے والے شخص! کیا عبرت پکڑنے کے لیے اتنی باتیں تمھیں کافی نہیں ہیں!۔

پھر جب حضرت مالک وہاں سے لوٹے تو آپ کی پلکیں آنسوؤں کے بوجھ سے لدی ہوئی تھیں۔(۱)

حضرت مالک بن دینار ہر جمعرات کو قوطرانی گدھے پر بیٹھ کر قبرستان پہنچتے اور فرماتے :

أ لا حي القبور و من بهنَّه　　وجوه في القبور أحبهنه

فلوأن القبور سمعن صوتي　　إذاً لأجبنني من وجدهنه

و لكن القبور صمتن عني　　ابثُ بحسرةٍ من عندهنه

یعنی اے جہانِ قبر اوراس کے اندر کے رہنے والو!۔قبر کی خاک نے بہت سے ایسے چہرے بھی اپنے اندر چھپا لیے جنھیں ہم بدل وجاں چاہتے تھے۔

(۱) عیون الاخبار: ۲۴۹/۱......مختصر تاریخ دمشق: ۱۹۸/۷۔

☆ بچہ گیلی مٹی ہوتا ہے۔ہم اس سے جیسا سلوک کریں گے وہ ویسا ہی کردار اپنائے گا۔

اگر قبریں میری یہ باتیں سن پاتیں،تو وہ پورے وجدوشوق کے ساتھ میری ان معروضات کا جواب دیتیں۔

لیکن اب قبروں نے ہم سے بات کرنا چھوڑ دیا،لہٰذا اَب نامرادی کا داغ ہی لے کر یہاں سے پلٹنا ہوگا۔

پھر آپ رونے لگتے اور آپ کے ساتھیوں کی آنکھیں بھی نم ہو جاتیں۔(۱)

حضرت مالک بن دینار یہ دوشعر بھی اکثر پڑھا کرتے تھے :

زرنا القبور فسلمنا فما رجعت　　لنا الجواب و لکن زدن أحزانا

و من یزرھن یرجع من زیارتھا　　وقد رأی من یقین الموت تبیانا

یعنی جس وقت ہم نے قبروں کی زیارت کی اور انھیں سلام کیا تو انھوں نے جواب نہ دے کر ہماری بےقراریوں اور حزن وملال کو اور فزوں تر کردیا۔

لیکن جو اُن قبروں کی زیارت کرتا ہے اور پھر پلٹ کر جاتا ہے تو اسے اتنی یقین دہانی تو ضرور ہوجاتی ہے کہ ایک روز ہمیں بھی موت کے پنگھٹ پر اُترنا ہے۔(۲)

## صحیفہ ہائے سماویہ کی کچھ دل لگتی باتیں

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں کتابوں کا کیڑا تھا،اور کتابوں کی تلاش میں مارامارا پھرا کرتا تھا،ایک بار کسی گرجا گھر میں گیا تو میز پر پڑی کتاب میں لکھا دیکھا :

یا ابن آدم لم تطلب علم ما لم تعلم و أنت لا تعمل بما تعلم .(۳)

---

(۱) عیون الاخبار:۲۴۹/۱.....مختصر تاریخ دمشق:۱۹۸/۷۔
(۲) مختصر تاریخ دمشق:۱۹۸/۷۔
(۳) حلیۃ الاولیاء:۳۸۲/۱۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شرف بخشا ہے؛لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان دوسری مخلوق پر ظلم ڈھائے۔

یعنی اے ابن آدم! تو اس چیز کا علم کیوں حاصل کرتا ہے جو نہیں جانتا جب کہ تو اپنے اس علم پر عمل پیرا نہیں جو تجھے حاصل ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ توریت میں تحریر ہے :

**کما تدین تدان، و کما تزرع تحصد .** (۱)

یعنی جیسا کروگے ویسا پاؤگے۔اور جو بوؤگے وہی کاٹوگے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے کتب حکمت میں پڑھا ہے :

**إن اللّٰه یبغض کل حبر سمین .** (۲)

یعنی اللہ تعالیٰ بہت موٹے اور لحیم شحیم دینی پیشوا کو پسند نہیں فرماتا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے کہا تھا :

**اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ .** (سورۂ یوسف:۱۲/۴۲)

اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر بھی کردینا (شاید اسے یاد آجائے کہ ایک اور بے گناہ بھی قید میں ہے)۔

---

(۱) اقتضاء العلم العمل خطیب بغدادی: ۱/۳/۱۷ حدیث: ۱۶۳...... الزہد لابی حاتم رازی: ۱/۹۴ حدیث: ۹۳...... فیض القدیر: ۶/۴۔

(۲) تفسیر بغوی: ۳/۱۶۶۔

☆ سورۂ یوسف کے اندر اللہ تعالیٰ کی بہت سی نشانیاں پنہاں ہیں۔اہل علم نے اپنے ذوق کے مطابق اس پر مفصل بحثیں فرمائی ہیں؛ مگر یہاں مذکورہ بالا آیت کریمہ کی مناسبت سے اس پوری سورہ کے اندر حضرت علامہ نعمانی صاحب قبلہ سے مسموعہ ۱۲/عدد کی برکات دیکھیں اور کرشمہ خداوندی ملاحظہ فرمائیں :

(۱) پارہ نمبر ۱۲۔ (۲) سورہ نمبر ۱۲۔ (۳) تعدادِ رکوع ۱۲۔ (۴) حضرت یوسف سمیت بھائیوں کی تعداد ۱۲۔ (۵) جس وقت آپ نے گیارہ ستاروں والا خواب دیکھا اس وقت آپ کی عمر ۱۲ سال۔ (۶) کنویں میں گرتے وقت آپ کی عمر ۱۲ سال۔ (۷) پھر آپ کی کل مدت قید بھی ۱۲ سال تھی۔اور مذکورہ بالا آیت میں حروف بھی ۱۲ ہیں جو آپ کے جیل میں رہنے کی مدت کو آشکارا کررہے ہیں۔ چریاکوٹی۔

☆ صداقت آفتاب کی طرح ہے جسے کسی کاذب اندھیرے کا ڈر نہیں ہوتا۔

تو ہاتف غیبی سے آواز آئی: اے یوسف! کیا تو نے ہمارے علاوہ بھی کسی کو اپنا وکیل و کارساز ڈھونڈ لیا ہے، اب دیکھو ہم تمہاری مدتِ قید کیسے بڑھاتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت یوسف رو پڑے، اور عرض کیا: اے پروردگار! طومارِ بلا کے باعث دل سے بات اُتر گئی تھی، اب آئندہ کبھی ایسا نہ ہوگا۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ کسی صحیفہ سماویہ میں آیا ہے کہ اللہ فرماتا ہے :

**إني أنا اللّٰه مالک الملوک قلوب الملوک بيدي و نواصيها بيدي فمن أطاعني جعلتهم عليه رحمة و من عصاني جعلتهم عليه نقمة فلا تشغلوا أنفسکم بسب الملوک و لکن توبوا إلي أجعلهم عليکم رحمة .** (۲)

یعنی میں اللہ ہوں، شہنشاہوں کا شہنشاہ۔ بادشاہوں کے دیدہ و دل میرے ہاتھ میں ہیں۔اب اگر مخلوق میری بندگی و طاعت میں زندگی بسر کرتی ہے تو میں ان بادشاہوں کو اُن کے لیے سامانِ رحمت بنا دیتا ہوں۔اور اگر وہ نافرمانی و سرکشی کرتی ہے تو انھیں عذابِ سراپا بنا کر اُن پر مسلط کر دیتا ہوں؛ لہٰذا بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں اپنی جانیں نہ کھپاؤ بلکہ میری طرف توبہ و رجوع لاؤ میں ان کو تمہارے لیے سراپا رحمت بنا دوں گا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

---

(۱) تفسیر بغوی:۴/۱۴۴......تفسیر ابن ابی حاتم:۸/۳۶۹......تفسیر خازن:۴/۱۹......تاریخ الرسل والملوک: ۱/۱۳۲......تفسیر سراج منیر:۱/۱۶۷۱۔

(۲) بحر العلوم سمرقندی: ۲/ ۷۸......تفسیر رازی:۶/۴۸۳......تفسیر اللباب لابن عادل:۷/۱۷۳......معجم کبیر طبرانی:۲۰/۲۶۴ حدیث:۱۷۷۶......حلیۃ الاولیاء:۱/۳۸۳......المستطرف فی کل فن مستظرف: ۱/۸۹......موسوعۃ اطراف الحدیث:۱/۹۶۶۶۶ حدیث:۹۶۰۶۶۔

☆ برا اِنسان؛ نیک لوگوں کی تعریف سے اچھا نہیں ہوتا اور نیک اِنسان؛ برے انسان کی مذمت سے برا نہیں ہوتا۔

**افنی أعدائي بأعدائي ثم أفنيهم بأوليائي .** (۱)

یعنی پہلے میں اپنے باغیوں کو دوسرے باغیوں سے نابود کراتا ہوں اور پھر اِن دوسروں کو اپنے بندگانِ مقرب کے ذریعہ فنا کے گھاٹ اُترواتا ہوں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**مکتوب علی باب الجنة وجدنا ما عملنا ربحنا ما قدمنا خسرنا ما خلفنا .** (۲)

یعنی بابِ جنت پر لکھا ہوا ہے کہ جو کچھ اعمال کیے اس کا ہمیں بھرپور صلہ ملا، جو کچھ آگے بھیج دیا تھا اس میں خوب نفع پایا اور جو پیچھے چھوڑ آئے اس میں سوائے خسارہ کے کچھ ہاتھ نہ لگا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں لکھا دیکھا تھا :

**سبحوا اللّٰہ أیها الصدیقون بأصوات حزینة .** (۳)

یعنی اے اہل صدق وصفا! اللہ کی تسبیح وتہلیل شکستہ آواز (اور دل گرفتہ) ہوکر کیا کرو۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے زبور کے اندر یہ فرمانِ قدرت لکھا دیکھا ہے :

**إني أنتقم من المنافق بالمنافق، ثم أنتقم من المنافق جمیعاً، و ذلک في کتاب اللّٰہ قول اللّٰہ : وَكَذَٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ o**

(۱) نظم الدرر فی تناسب الآی والسور للبقاعی: ۳/۱۳۳۔
(۲) تفسیر نسفی: ۳/۴۱۸...... تفسیر کشاف: ۷/۳۲...... تفسیر بحر مدید: ۶/۲۹۴۔
(۳) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۷۳۔

☆ نیت درست کر لیجیے تاکہ لوگوں کے ساتھ آپ کا اُچھا برتاؤ عبادت کا درجہ اختیار کر لے۔

یعنی میں منافق کا بدلہ وانتقام خود منافق کے ذریعہ ہی لیتا ہوں، اور پھر اس منافق سے پورا پورا بدلہ لیتا ہوں۔ اور قرآن میں بھی اس کی تصدیق موجود ہے، چنانچہ ذیل کی آیت سے یہی بتانا مقصود ہے: اسی طرح ہم ظالموں میں سے بعض کو بعض پر مسلط کرتے رہتے ہیں، ان اعمالِ (بد) کے باعث جو وہ کمایا کرتے تھے۔(۱)

امام احمد اور ابونعیم نے حلیہ میں حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے توریت کے اندر یہ لکھا ہوا دیکھا ہے:

اے ابن آدم! اپنی نمازوں میں میرے حضور گریہ کناں کھڑے ہونے سے غفلت نہ برت؛ کیوں کہ تیرا مالک ومعبود میں ہی تو ہوں جس نے تیرے قلب پر نگاہِ رحمت کی تو اس پر غیب کے اسرار وانوار عیاں ہوگئے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ حلاوت وسرور ہے جو ایک مردِ مومن عبادتوں کے نتیجے میں اپنے دل کے اندر محسوس کرتا ہے۔(۲)

امام احمد نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے توریت میں لکھا دیکھا ہے:

**من يزدد علما يزدد وجفاً، و قال: مكتوب في التوراة من كان له جار يعمل بالمعاصي فلم ينهه فهو شريكه .** (۳)

یعنی جس کا پیمانۂ علم وفضل بڑھتا رہتا ہے تو ساتھ ہی ساتھ اس کی خشیت و بکا میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ نیز اس میں یہ بھی تحریر ہے کہ جس کا کوئی پڑوسی بدکاریوں میں گرفتار ہو اور یہ (قدرت کے باوجود) اسے منع نہ کرے تو اس کے عمل بد میں یہ بھی برابر کا شریک مانا جائے گا۔

(۱) تفسیر ابن ابی حاتم: ۳۸۸/۵۔ (۲) تفسیر درمنثور: ۳۲۴/۴۔
(۳) تفسیر درمنثور: ۳۲۵/۴...... الزہد لاحمد بن حنبل: ۵۰/۲ حدیث: ۵۳۳...... الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ابن ابی الدنیا: ۹۶/۱ حدیث: ۹۵۔

☆ حال کی اصلاح کے لیے خیال کی اصلاح ضروری ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں پڑھا ہے :

**طوبیٰ لمن لم یسلک سبیل الآثمین ولم یجالس الخطائین و لم یدخل في هزو المستهزئین . (۱)**

یعنی مژدہ وبشارت ہو اس کے لیے جو گناہ گاری کی راہ نہیں چلتا۔ اہل خطا کے ساتھ نشست نہیں کرتا، اور ٹھٹھا ماروں کی محفل میں حصہ نہیں لیتا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے توریت کے اندر پڑھا ہے :

**الذي یغلب علمه هواه، فذلک العالم الغلاب . (۲)**

یعنی جس کا علم اس کی شہوت پر بازی مارلے جائے تو سمجھو کہ وہی کامیاب اور زبردست عالم ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے توریت کے اندر لکھا دیکھا ہے کہ ایک عالم جب خود اپنے علم پر عمل پیرا نہیں ہوتا تو اس کا وعظ وبیان لوگوں پر بالکل ہی بے اثر ہوتا ہے اور ان کے دلوں سے ایسے پھسل جاتا ہے جیسے بارش کے قطرے چکنی چٹان سے بلا تکلف ڈھلک آتے ہیں۔(۳)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے کسی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے : اے ابن آدم! میری طرف سے خیر وبرکت کی سوغات تمہاری طرف پہنچتی ہے؛ مگر تم فسق وفجور کے تحفے مجھے روانہ کرتے ہو۔ میں تو نعمت ہائے گوناگوں بھیج کر تمہاری خوشیوں میں اضافہ کرتا ہوں مگر تم جرم وخطا بھیج کر میرا غصہ مول لیتے ہو۔ اور

---

(۱) تفسیر روح البیان: ۱۱/۳۴۷۔
(۲) شعب الایمان بیہقی: ۴/۳۲۳ حدیث: ۱۷۸۵۔
(۳) شعب الایمان بیہقی: ۴/۳۵۷ حدیث: ۱۷۹۲...... حلیۃ الاولیاء: ۳/۹۴۔

ہنوز تم پر مقرر کردہ فرشتے تمہارے برے اَعمال لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں، (تمہاری اِن جفاؤں کا سلسلہ کتنا دراز ہوگا؟ کیا اُبھی وہ وقت نہیں آیا تم اپنے رب کریم کی طرف توبہ ورجوع لاؤ)۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے تورات کے اندر لکھا دیکھا ہے :

**إن الذي يعمل بيده، و يأكل طوبى لمحياه و مماته .**(۲)

یعنی جو شخص اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے۔ اس کی زندگی اور موت دونوں تابناک ہے (اور اسے دارین میں فوز وفلاح کا مژدہ ہے)۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی صحیفۂ آسمانی میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

**إن أهون ما أصنع بالعالم إذا أحب الدنيا أن أخرج حلاوة مناجاتي من قلبه .** (۳)

یعنی جب ایک عالم کا دل دنیا کی محبت میں شیفتہ و وارفتہ ہو جاتا ہے تو میں کم سے کم اس کے ساتھ اتنا ضرور کرتا ہوں کہ اپنی مناجات کی لذت وحلاوت اس کے دل سے محو کر دیتا ہوں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے توریت کے اندر لکھا دیکھا ہے :

---

(۱) شعب الایمان بیہقی: ۱۰/۱۱۲ حدیث: ۴۴۱۳......طبقات الحنابلۃ: ۱/۷۶......موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۲۸۹۲۰۴ حدیث: ۲۸۸۸۴۴......التبویب الموضوعی للأحادیث: ۱/۲۱۹۶۷۔

(۲) اصلاح المال ابن ابی الدنیا: ۱/۳۰۸ حدیث: ۳۹۶......شرح ابن بطال: ۱۷/۲۷۲......المجالسہ وجواہر العلم: ۱/۳۵۹۔

(۳) احیاء علوم الدین: ۱/۶۴۔

☆ انسانوں سے اچھا سلوک ان کے انسان ہونے کے ناطے کیجیے نہ کہ ان کی صورت، ان کے مال ومنصب کی بنا پر۔

**ردوا أبصاركم عليكم و لا تمدوها إلى غيركم فإن لكم فيها شغلا .** (۱)

یعنی اپنی نگاہوں پر پہرے بٹھاؤ، اور اسے کسی اور طرف بھکنے نہ دو؛ کیوں کہ ان آنکھوں میں تمہارے لیے بہت کچھ کام ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے کسی صحیفۂ آسمانی میں لکھا دیکھا تھا :

(اللہ فرماتا ہے کہ) اے گروہِ ظالماں! تم میرے ذکر کا حلقہ کرنے والوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو؛ کیوں کہ وہ جب مجھے یاد کرتے ہیں تو میں بھی اپنی رحمتوں کے ساتھ انھیں یاد کرتا ہوں۔ لیکن جب تم مجھے یاد کرتے ہو تو میں لعنت وغضب کے ساتھ تمہیں یاد کرتا ہوں (یہاں تک کہ تم ظلم سے توبہ کرو)۔(۲)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں لکھا دیکھا :

**مثل امرأة حسناء لا تحصن فرجها كمثل خنزيرة على رأسها تاج و في عنقها طوق من ذهب .**

یعنی اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے والی حسین وجمیل عورت کی مثال اس خنزیر کی سی ہے کہ جس کے سر پر تاج اور گلے میں زرّیں ہار ہو۔

اس پر کسی کہنے والے نے کہا کہ ذرا دیکھو کہ زیورات کتنے حسین ہیں اور جانور کتنا بدصورت ہے۔(۳)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانی صحائف میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو دو ایسی نعمت عطا فرمائی ہے جو جبرئیل

---

(۱) تاریخ دمشق: ۸۲/۱۳۔
(۲) سراج الملوک: ۱۲۵/۱......المجالسہ وجواہر العلم: ۲۳۸/۱۔
(۳) حلیۃ الاولیاء: ۳۸۲/۱۔

☆ علم اگر خود آگہی کے قریب کرے تو نور، ورنہ حجاب!۔

ومیکائیل کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ اول نعمت یہ ہے کہ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ اور دوسری نعمت یہ ہے: اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ . تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔

نیز آپ نے فرمایا کہ توریت میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول میں نے پڑھا ہے کہ اے صدیقین! میرے ذکر سے دنیا میں آرام کے ساتھ زندگی گزارو؛ کیوں کہ دنیا میں میرا ذکر بہت بڑی نعمت ہے اور آخرت میں اس سے اجرِ عظیم حاصل ہوگا۔(۱)

بعض آسمانی کتابوں میں ہے کہ جو دنیا کو محبوب تصور کرتا ہے میرا ادنیٰ برتاؤ اس کے ساتھ یہ ہے کہ میں ذکر ومناجات کی لذت سے اس کو محروم کر دیتا ہوں۔ اور جو شخص خواہشاتِ دنیا کی طرف دوڑتا ہے، شیطان اس کو فریب دینے کی اس لیے فکر نہیں کرتا کہ وہ تو خود ہی گم کردۂ راہ ہے۔(۲)

## انبیاے سابقین کے اِرشادات وواقعات

حضرت جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو ارشادِ باری تعالیٰ: وَ إِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَآبٍ . کی یوں تفسیر کرتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو پایۂ عرش تلے کھڑا کر کے کہا جائے گا: اے داؤد! جس نغمہ خیز اور پُرسوز لب ولہجہ میں دنیا کے اندر تم میری مجد و بزرگی کا گیت گاتے تھے آج بھی میری حمد وثنا کا کچھ ویسا ہی تار چھیڑ دو۔

عرض کریں گے: باری تعالیٰ! آواز کی وہ نغمگی اور سحر طرازی تو اَب جاتی رہی؟ فرمائے گا: چلو آواز کا وہ جادو وکمال میں تمہیں دوبارہ عطا کرتا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ پھر حضرت

(۱) تذکرۃ الاولیاء مترجم:۳۲۔
(۲) تذکرۃ الاولیاء مترجم:۳۲۔

☆ لوگوں سے ایسی باتیں کریں جن میں وہ دلچسپی لیں نہ کہ ایسی باتیں جن سے آپ کو دلچسپی ہو۔

داؤد علیہ السلام بلند لَے میں ایسی خوش آوازی سے نغمہ سرا ہوں گے کہ جسے سن کر سارے باشندگانِ بہشت وجد و کیف میں ڈوب جائیں گے۔(۱)

امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی نبی کی مبارک زبان سے کہلوایا :

قل لبني إسرائيل تدعوني بألسنتكم و قلوبكم بعيدة مني باطل ما تدعوني، و قال: تدعوني و على أيديكم الدم، اغسلوا أيديكم من الدم، أي من الخطايا هلموا نادوني . (۲)

یعنی بنی اسرائیلوں سے کہہ دو کہ تمہاری زبانیں تو دعاؤں میں مشغول ہیں حالانکہ تمہارے دل مجھ سے کوسوں دور ہیں؛ لہٰذا تمہاری ساری دعائیں رائیگاں ہیں۔ اور فرمایا: تم مجھے پکار تو رہے ہو؛ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ تمہارے ہاتھ ناحق لہو میں رنگے ہوئے ہیں۔ پہلے اپنے ہاتھوں کو خون (یعنی گناہوں) کی نجاست سے پاک کرلو، پھر آکر مجھے آواز دینا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل سخت قسم کی آزمائش و بلا اور قحط سالی سے دوچار ہوئے؛ لہٰذا اپنے لبوں پر دعائیں سجائے گھر سے باہر نکل آئے۔ اس وقت کے نبی کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی مطلع فرمایا کہ اُن سے جا کر فرمادیں :

تخرجون إلى الصعيد بأبدانٍ نجسةٍ، و أيد قد سفكتم بها الدماء، و ملأتم بطونكم من الحرام، الآن حين اشتد غضبي عليكم، و لن تزدادوا مني إلا بعدا .

(۱) تفسیر ابن کثیر: ۶۲/۷ ...... تفسیر ابن ابی حاتم: ۱۳۵/۱۲ ...... مستخرج ابی عوانہ: ۱۹۲/۸ حدیث: ۳۱۷۶ ...... مختصر قیام اللیل لمحمد بن نصر مروزی: ۲۰۱/۱ حدیث: ۱۵۷ ...... قصص الانبیاء: ۲۷۵/۲ ...... بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب: ۳۹۱/۳ ...... النہایۃ فی الفتن و الملاحم: ۲۶۸/۱ ...... غریب الحدیث لابن قتیبہ: ۳۱۳/۲ ...... لسان العرب: ۲۳۳/۱۲ ...... النہایۃ فی غریب الاثر: ۵۰۸/۲ ...... المجالسہ وجواہر العلم: ۱۵۴/۱۔

(۲) تفسیر درمنثور: ۳۹۳/۱۔

☆ دشمن سے ایسا معاملہ نہ کریں کہ اگر وہ دوست ہو جائے تو شرمندگی اُٹھانی پڑے۔

یعنی گناہوں سے آلودہ بدن لے کر تم (دعا کی خاطر) ٹیلوں پر چڑھ آئے ہو۔
ذرا اپنے ہاتھوں کو دیکھو وہ ناحق خون کی سرخیوں سے کیسے رنگے ہوئے ہیں۔
اپنے پیٹ کا جائزہ لو کہ وہ حرام خوریوں سے کیسے بھرے ہوئے ہیں۔ اور اب
جب کہ میرا غیظ وغضب شباب پر آپہنچا ہے (تو تم دعاؤں کے لیے نکل آئے ہو،
مگر یاد رہے کہ تمہاری دعائیں تو قبول نہیں ہوں گی) ہاں! تم ان کے ذریعہ میری
رحمتوں سے دور ضرور ہوتے چلے جاؤ گے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر کو بذریعہ وحی مطلع فرمایا :

**قل لقومک، لا یدخلوا مدخل أعدائي، ولا یطعموا مطاعم أعدائي، ولا یرکبوا مراکب أعدائي فیکونوا أعدائي کما هم أعدائي .** (۲)

یعنی اپنی قوم کے لوگوں سے کہہ دو کہ وہ میرے دشمنوں کی گزرگاہوں میں نہ جایا
کریں، نہ اُن کے ہوٹلوں میں بیٹھ کر کھانا کھایا کریں، اور نہ ان کی سواریوں پر
چڑھ کر سواری کیا کریں؛ ورنہ اُن کا شمار بھی میرے دشمنوں ہی میں ہوگا۔

امام احمد نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے بیٹے سے کہا :

**امش وراء الأسد و لا تمش وراء امرأة .** (۳)

---

(۱) الزہد لابی داوٗد:۱/۱۵حدیث:۱۳......جامع العلوم والحکم:۲۸/۱۲......احیاء علوم الدین:۱/۳۱۵۔
(۲) الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ابن ابی الدنیا:۱/۸۷حدیث:۷۷......شرح ابن بطال:۱۱/۸۲......
الزواجر عن اقتراف الکبائر:۱/۲۹۔
(۳) تفسیر درمنثور:۷/۷۹۔

☆ دوست، جفا سے دشمن ہوجاتا ہے اور دشمن، اِحسانات سے دوست۔

یعنی اگر تمہیں شیر کے پیچھے چلنا پڑے تو چل لینا مگر کسی عورت کے پیچھے چلنے کی جسارت کبھی نہ کرنا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا :

**یا رب أین أبغیک؟ قال: ابغني عند المنکسرة قلوبهم .**(۱)

یعنی اے پروردگار! میں تجھے کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: شکستہ خاطر اور ٹوٹے ہوئے دلوں کے پاس۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ بنی اسرائیل اس کے اندر بیٹھے خرید وفروخت کررہے ہیں۔ آپ نے اپنے کپڑے کا کوڑا بنایا اور انھیں ضربِ کاری لگاتے ہوئے فرمایا :

**یا بني الحیات والأفاعي اتخذتم مساجد اللّٰہ أسواقا .** (۲)

اے سانپ کے بچو! اللہ کے گھر کو تم نے بازار بنا رکھا ہے!۔

ابن عساکر نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا :

**معاشر الحواریین إن خشیة اللّٰہ و حب الفردوس یورثان الصبر علی المشقة، و یباعدان من زهرة الدنیا .** (۳)

یعنی اے حواریوں کی جماعت! اللہ کی سچی خشیت اور جنت کی واقعی چاہت‘ تکلیف ومشقت کے وقت صبر وضبط کی تلقین کرتی ہے۔اور دنیا کی زیب وآرائش سے دور رہنے کا سبق دیتی ہے۔

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۷۶۔
(۲) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۶۔
(۳) تفسیر درمنثور: ۲/۳۲۷۔

☆ دشمن کا جب کوئی حیلہ نہیں چلتا تو دوستی کے پیرایہ میں ڈنک مارتا ہے۔

امام احمد نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی مطلع فرمایا :

**عظ نفسک فإن اتعظت فعظ الناس، و إلا فاستحي مني .** (۱)

یعنی پہلے اپنے نفس کو وعظ ونصیحت کر، اگر وہ تمہاری بات مان جائے تو پھر لوگوں کو جاکر پند ونصائح کرنا؛ ورنہ مجھ سے حیا کرو۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا :

**النجاة في ثلاث خصال : تبكي علی خطیئتک ، و تحرس لسانک، و تلزم بیتک .** (۲)

یعنی نجات کا راز تین خصلتوں میں پوشیدہ ہے۔ جب غلطی ہوجائے تو اس پر آنسو بہاؤ، اپنی زبان پر پہرا بٹھائے رکھو، اور اپنے گھر کی چہار دیواری کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا :

**لو أن ابن آدم عمل بأعمال البر کلها و حب في اللّٰه لیس و بغض في اللّٰه لیس ما أغنی ذلک عنه شيء .** (۳)

یعنی اگر ابن آدم جملہ اعمالِ خیر بجالائے، مگر وہ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی صفات سے بے بہرہ ہو تو محض اس کے اعمال اس کے کسی کام نہ آئیں گے۔

---

(۱) تفسیر درمنثور: ۳۳۱/۲ ...... الزہد لاحمد بن حنبل: ۳۱۴/۱ حدیث: ۳۰۶ ...... الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ابن ابی الدنیا: ۹۸/۱ حدیث: ۹۷ ...... فیض القدیر: ۱۰۴/۱ ...... حلیۃ الاولیاء: ۳۸۵/۱۔

(۲) التدوین فی اخبار قزوین: ۴۲۳/۱۔

(۳) تاریخ دمشق: ۴۴۵/۴۷۔

☆ جن کے پاس تقرب نہیں ہے اُن کو جلد غصہ آتا ہے۔

ابن عساکر نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا :

**أكل الشعير مع الرماد، و النوم على المزابل مع الكلاب، لقليل في طلب الفردوس .** (۱)

یعنی طالبانِ فردوس اگر جَو کو ریت کے ساتھ ملا کر کھائیں، اور خس وخاشاک پر کتوں کے ساتھ سوئیں، تب بھی کم ہے!۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب کسی ایسے گھر سے گزرتے جہاں کوئی جنازہ ہوتا تو آپ وہاں رُک کر فرماتے: خرابی ہو تمہارے آقاؤں کے لیے جو تمہیں اس گھر کا وارث بنا گئے ہیں؛ مگر حیرت ہے تم پر کہ تم نے اپنے گزشتہ بھائیوں کے اَقوال واَفعال سے کوئی عبرت نہیں پکڑی!۔(۲)

بیہقی نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا اے روح اللہ! کیا ہم آپ کے لیے کسی گھر کی تعمیر نہ کریں؟ فرمایا: کیوں نہیں بالکل۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ ساحل سمندر پر ہونا چاہیے۔ بولے: پھر تو موجیں اسے بہالے جائیں گی۔ فرمایا: تو تم کہاں بنانا چاہتے ہو، کیا پل کے اوپر گھر بناؤ گے؟۔(۳)

امام احمد نے حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بطورِ خاص دعا فرمائی :

---

(۱) تفسیر درمنثور:۲/۳۳۶......قصص الانبیاء:۲/۴۴۴۔
(۲) تفسیر درمنثور:۲/۳۲۸۔
(۳) تفسیر درمنثور:۲/۳۲۸......شعب الایمان بیہقی:۲۲/۱۵۸حدیث:۱۰۳۳۸۔

**اللّٰھم اجعل حبک أحب إلي من نفسي و سمعي و بصري و أهلي و من الماء البارد .** (۱)

یعنی اے خداوند! میرے دل میں اپنی محبت کی جڑیں اتنی مضبوط فرمادے کہ اس کے سامنے میرے اپنے نفس، چشم و گوش، اہل وعیال اور ٹھنڈے پانی کی محبت ہیچ ہو کر رہ جائے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت داوٗد علیہ السلام نے فرمایا :

**یا معشر الأنبیاء، تعالوا حتی أعلمکم خشیة اللّٰه جل ثناؤه أیما عبد منکم أحب أن یحیا و یری الأیام الصالحة فلیحفظ عینیه أن ینظر إلی سوء، ولسانه أن ینطق بالإفک .** (۲)

یعنی اے پیغمبرو! آؤ کہ میں تمھیں خشیت اِلٰہی کے رازوں پر اطلاع بخشوں۔ تم میں سے جو شخص پاکیاز زندگی اور اچھے دنوں کا آرزومند ہے اسے چاہیے کہ اپنی نگاہوں کو برائیوں اور بے حیائیوں کی طرف اُٹھنے سے روکے۔ اور اپنی زبان پر دروغ و بہتان سے بچاؤ کا پہرہ بٹھادے۔

حضرت مالک بن دینار کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے :

**إن هذا اللیل و النهار خزانتان، فانظروا ما تضعون فیهما، و کان یقول: اعملوا للّیل لما خلق له، واعملوا للنهار لما خلق له .** (۳)

---

(۱) تفسیر درمنثور: ۳۹۶/۸...... شعب الایمان بیہقی: ۴۸۴/۱ حدیث: ۴۴۳...... تاریخ دمشق: ۱۰۶/۱۷۔

(۲) امالی ابن بشران: ۱۵۶/۱ حدیث: ۱۴۷...... اعتلال القلوب خرائطی: ۲۹۰/۱ حدیث: ۲۷۰...... مکارم الاخلاق خرائطی: ۴۰۸/۱ حدیث: ۳۸۴...... بغیۃ لطلب فی تاریخ حلب: ۳۹۹/۳...... المنتقی من کتاب مکارم الاخلاق ومعالیها۔ ۳۶/۱۔

(۳) الزہد الکبیر بیہقی: ۲۹۴/۲ حدیث: ۷۸۹...... تاریخ دمشق: ۴۳۵/۴۷۔

☆ عجیب بات ہے کہ لوگ دین کو دنیا سے اچھا سمجھتے ہیں اور پھر دین کے عوض دنیا کو خریدتے ہیں!۔

یعنی دن اور رات دو خزانے ہیں؛ لہٰذا دیکھتے رہو کہ تم ان خزانوں میں کیا ڈال رہے ہو، (کیوں کہ یہ خزانے سرِ محشر پھر تمہارے روبرو کھولے جائیں گے) آپ نے مزید فرمایا: لہٰذا رات کے جو کام ہوتے ہیں وہ رات میں اور دن کے جو کام ہیں انھیں دن میں سرانجام دیا کرو، (اور وقت کی قدردانی کرنا سیکھو)۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام فرمایا کرتے تھے :

**أيها الناس النساء شجرة مرة، فإذا مررن بكم فغضوا أعينكم، و اذكروا معادكم كي لا تقعوا فيما وقع فيه داؤد الخاطيء، سبحان خالق النور.**

**وكان يقول: رب أمد عيني بالدموع، و جبهتي بالسجود، و ركبتي الركوع ، و ضعفي بالقوة ، حتى أبلغ رضاك عني، سبحان خالق النور .** (۱)

یعنی اے لوگو! عورتوں کی مثال کڑوے درخت کی سی ہوتی ہے؛ لہٰذا جب کبھی بھی ان کا تمہارے آگے سے گزر ہو، آخرت کا سوچ کر تم اپنی نگاہیں نیچی کرلیا کرو؛ ورنہ کہیں تم بھی اسی جال میں نہ پھنس جانا جس میں داؤد خاطی گرفتار ہوگیا ہے۔ خالق نور کی ذات پاک ہے۔

اور فرمایا کرتے :اے پروردگار! (کچھ ایسا کردے کہ) میری آنکھیں آنسوؤں سے اُمڈ آئیں، میری جبین نیاز لذتِ سجود سے آشنا ہوجائے، میرے گھٹنے ذوقِ رکوع سے بہرہ مند ہوجائیں، اور میری ناتوانی قوی وتوانا ہوجائے؛ تاکہ اُن کے ذریعہ تیری منزلِ رضا تک پہنچنے کا سامان ہوجائے۔ خالق نور کی ذات پاک ہے۔

---

(۱) الرقۃ والبکاء: ۱/۴۱۵ حدیث: ۳۹۵۔

☆ دانائی یہ ہے کہ آپ کا عمل، آپ کے علم کے تابع ہو۔

# بزرگوں کی باتیں باتوں کی بزرگ

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**لم یبق من روح الدنیا إلا ثلاثة : لقاء الإخوان و التهجد بالقرآن و بیت خال یذکر اللّٰہ فیه .**

یعنی دنیا کی راحت سے صرف تین چیزیں باقی ہیں: احباب کی زیارت، قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ تہجد کی ادائیگی اور خالی گھر جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔

حضرت مالک بن دینار کو فرماتے سنا گیا :

**کم من رجل یحب أن یلقی أخاه و یزوره فیمنعه من ذلک الشغل و الأمر یعرض له عسی اللّٰہ أن یجمع بینهما في دارٍ لا فرقة فیها ، ثم یقول مالک: و أنا أسأل اللّٰہ أن یجمع بیننا و بینکم في ظل طوبیٰ و مستراح العابدین .**

یعنی کتنے لوگ ایسے ہیں جو اپنے دوست آشنا سے ملاقات و زیارت کی تمنا رکھتے ہیں مگر مصروفیت آڑے آجاتی ہے یا کوئی کام نکل آتا ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں ایک ایسے گھر میں جمع فرمادے جہاں ہمہ وقت سنگت نصیب ہوگی جدائی کا کوئی تصور ہی نہ ہوگا۔ پھر حضرت مالک فرماتے: میری اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ ہمیں عابدین کی آرام گاہوں اور درخت طوبیٰ کے سایہ تلے اِکٹھا فرمادے۔(۱)

حضرت مالک بن دینار – رحمۃ اللہ علیہ – فرماتے ہیں :

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۳۷٦/۱۔

☆ بے مقصد انسان مرتا ہی رہتا ہے۔ اور با مقصد مر کے بھی زندہ رہتا ہے۔

**القيامة عرس المتقين .** (۱)

یعنی بازارِ قیامت میں اربابِ تقویٰ وطہارت کی بہاریں ہوں گی۔

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**مـن لم يأنس بحديث الله عن حديث المخلوقين فقد قل عمله و عمى قلبه و ضاع عمره .** (۲)

یعنی جسے مخلوق کی باتوں کے مقابلے میں اللہ کی باتیں نہ بھائیں (اور حدیث الٰہی، اسے انس ولطف کا کوئی سامان فراہم نہ کرے ) تو سمجھ لو کہ اس کے عمل کی رفتار گھٹ گئی ہے، اس کے دل کی آنکھیں اندھی ہوگئی ہیں، اس کا اُثاثۂ زیست برباد ہورہا ہے (اور اس کی کشتیِ حیات تیزی کے ساتھ ہلاکت کی سمت رواں دواں ہے)۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**كفى بالمرء خيانة أن يكون أمينا للخونة .** (۳)

یعنی آدمی کے خائن ہونے کے لیے بس اتنا کافی ہے کہ وہ خائنوں کی وکالت اورطرف داری کرے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**أ تدرون كيف ينبت البر؟ كرجل غرز عوداً فإن مر صبي فنتفها ذهـب أصلها و إن مرت به شاة أكلتها ذهب أصلها و يوشک إن سـقي و تـعـوهـد أن يـكـون له ظل يستظل به و ثمرة يؤكل منها، كذلک كلام العالم دواء للخاطئين .**

---

(۱) تفسیر درمنثور:۱/۲۲۔

(۲) تفسیر روح البیان:۸/۴۱۹۔

(۳) تفسیر بحرمدید:۱/۴۸......شرح میارہ:۱/۳۲۲۔

☆ پہاڑ کی بلند چوٹیاں چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ سر کرلی جاتی ہیں۔

یعنی تمہیں پتا ہے کہ (دل کے اندر) نیکیاں کیسے جڑ پکڑتی ہیں؟ اس کی مثال یوں ہے کہ جیسے کسی نے زمین میں کوئی کٹی ہوئی ٹہنی لگائی، ایک بچے کا اُدھر سے گزر ہوا تو اس نے اسے جڑ سے اکھیڑ پھینکا، پھر ایک بکری پہنچ آئی جس نے اسے جڑ ہی سے کھالیا۔ اور ادھر قریب تھا کہ اگر اس کی آبیاری اور اچھی طرح سے دیکھ ریکھ کی جاتی تو وہ ایک سایہ دار درخت بن جاتی جس سے سایہ بھی حاصل کیا جاتا اور اس کے پھل بھی کھائے جاتے۔ اسی طرح ایک عالم ربانی کی باتیں بھی زیاں کاروں اور عصیاں شعاروں کے لیے تریاق کا کام کرتی ہیں۔(۱)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**كفى بالمرء شرا أن لا يكون صالحا و يقع في الصالحين .** (۲)

یعنی آدمی کے شریر اور کم ظرف ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ بذات خود تو صالح و نیک نہ ہو؛ مگر اپنے آپ کو یکے از صالحین گردانتا ہو۔

حضرت جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

**إن الصديقين إذا قرىء عليهم القرآن طربت قلوبهم إلى الآخرة .** (۳)

یعنی جب صدیقین (اور اہل صدق و صفا) کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے دل' آخرت کے باغوں کا تصور کر کے خوشی میں جھومنے لگتے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۷۵۔
(۲) تفسیر ہمیان الزاد ابا ضی: ۹/۲۰۳۔
(۳) اجتماع الجیوش الاسلامیہ علی غزو المعطلۃ والجہمیۃ: ۱/۳۲۔

☆ عیب کو ڈھونڈنا عیب داروں کا شیوہ ہے۔

**لأن يترك الرجل درهما حراما خير له من أن يتصدق بمائة ألف درهم .** (۱)

یعنی کسی شخص کا حرام کے ایک درہم کو چھوڑ دینا اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لاکھ درہم صدقہ کرے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**إذا رأيت قساوة في قلبك و وهنا في بدنك و حرمانا في رزقك فاعلم أنك تكلمت فيما لا يعنيك .** (۲)

یعنی جب تم اپنے دل کے اندر قساوت وسختی، بدن کے اندر تھکاوٹ وسستی، اور رزق کے اندر قلت وتنگی محسوس کرو تو سمجھ لو کہ تم نے ضرور کچھ نہ کچھ لایعنی اور فضول باتوں میں اپنا وقت عزیز صرف کیا ہے۔

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**السوق مكثرة للمال، مذهبة للدين .** (۳)

یعنی بازار مال ودولت میں اضافے کا ذریعہ تو ضرور ہے مگر اس سے دین میں کمی آجاتی ہے۔

جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مالک بن دینار کو فرماتے سنا :

**قلب ليس فيه حزن مثل بيت خرب .** (۴)

---

(۱) المجالسہ وجواہر العلم: ۱/۴۱۲۔

(۲) الکبائر: ۱/۶۵...... فیض القدیر: ۱/۳۶۹...... الفواکہ الدوانی علی رسالۃ ابن ابی زید قیروانی: ۳/۴۴۵۔

(۳) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۷۔

(۴) مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/۳۱۶ حدیث: ۱۵۱...... شعب الایمان بیہقی: ۲/۴۴۵ حدیث: ۹۰۱...... اعتلال القلوب خرائطی: ۱/۱۰ حدیث: ۸...... سیر اعلام النبلاء: ۵/۳۶۳۔

☆ انسان کا مقصد اللہ کے بنائے ہوئے مقصد سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

یعنی جس دل میں حزن وملال کا گزر نہ ہووہ کسی ویران گھر کی مانند ہے۔

دوسری جگہ فرمایا :

**إن القلب إذا لم يكن فيه حزن خرب كما أن البيت إذا لم يسكن خرب .** (۱)

یعنی وہ دل جو حزن وغم سے ناآشنا ہووہ اُجاڑ ہے بالکل ایسے ہی جیسے مکان مکینوں کے بغیر اُجاڑ ہوتا ہے۔

حضرت جعفر بن سلیمان کی زبانی مالک بن دینار کے حوالے سے سنا گیا :

**إن الأبرار تغلي قلوبهم بأعمال البر وإن الفجار تغلي قلوبهم بأعمال الفجور و اللّٰه يرى همومكم فانظروا ما همومكم رحمكم الله .** (۲)

یعنی نیکوں کے دل کارِ خیر کے باعث جوش مارتے رہتے ہیں ، جب کہ بدکاروں کے دل بداعمالیوں کے باعث جوش مارتے ہیں۔اور اللہ تمہارے دل کی چھپی نیتوں اور مقاصد کو ملاحظہ کرتا ہے؛ لہٰذا اپنے عزائم ومقاصد کے تعلق سے حساس رہو-اللہ تم پر رحمت فرمائے-

حضرت محمد بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ حضرت مالک بن دینار فرمایا کرتے تھے :

**المؤمن كريم في كل حالة لا يحب أن يؤذي جاره و لا يفتقر أحد من أقربائه قال ثم يبكي مالك و يقول و هو واللّٰه مع ذلك غني القلب لا يملك من الدنيا شيئا إن أزلته عن دينه لم يزل و**

---

(۱) موسوعۃ اطراف الحدیث:۱/۱۱۶۴۷حدیث:۷۰۸۰۴......المجالسہ وجواہر العلم:۱/۵۷۰۔

(۲) موسوعۃ اطراف الحدیث:۱/۲۹۸۲۱حدیث:۲۹۴۶۱۔

**إن خدعته عن ماله انخدع لا يرى الدنيا من الآخرة عوضا و لا يرى البخل من الجود حظا منكسر القلب ذو هموم قد تفرد بها مكتئب محزون ليس له في فرح الدنيا نصيب إن أتاه منها شيء فرقه وإن زوى عنه كل شيء فيها لم يطلبه قال ثم يبكي و يقول هٰذا و اللّٰه الكرم هٰذا واللّٰه الكريم .** (۱)

یعنی مومن ہر حال میں سخی اور فیاض دل ہوتا ہے،اسے یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ اس کا کوئی ہمسایہ کسی طور ستایا جائے ،اوراس کے احباب واقربا میں کوئی مفلس وکنگال ہو۔کہتے ہیں کہ پھر وہ روتے ہوئے فرماتے:قسم بخدا! ان سب کے باوجود بڑی بات یہ ہوتی ہے کہ وہ دل کا دھنی ہوتا ہے۔دنیا کی کوئی دولت اس کے پاس نہیں ہوتی،اگرتم اس سے دین کے معاملہ میں کوئی سمجھوتہ کرنا چاہو تو وہ کبھی اس کے لیے راضی نہ ہوگا،ہاں! مال ومتاع کے سلسلے میں وہ دھوکا کھا جائے تو کھا جائے؛ ورنہ دین کے معاملہ میں وہ بڑا ہوشیار ہوتا ہے۔آخرت کے مقابلے میں دنیا کو ایک ذرا نہیں گردانتا، نہ ہی جود وسخاوت میں بخل کو ہاتھ مارنے دیتا ہے۔اس کا آئینۂ دل (خشیت مولا سے ) پارہ پارہ ہوتا ہے،وہ ایک جداگانہ قسم کی اُداسی وغمی میں گھرا ہوتا ہے،حزن وغم میں وہ کھویا کھویا سا رہتا ہے،دنیا کی موج مستی سے اسے کوئی سروکار نہیں ہوتا،اگر دنیا اسے لبھانا چاہے تو وہ جھڑک کر اس سے الگ ہوجائے،اوراگر دنیا کی ساری چیزیں اس سے جاتی رہیں کبھی اس کے لیے دست طلب دراز نہ کرے،پھر روتے ہوئے فرماتے:قسم بخدا! یہ ہوتی ہے کرم وسخاوت،اورایسے ہوتے ہیں کریم وسخی!۔

---

(۱) موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/ ۹۸۸۷۰حدیث:۹۷۴۳۰......موسوعۃ التخریج: ۱/ ۱۹۴۰۷ حدیث: ۱۰۱۴۰۳۔

☆ یہ انسان اگر چہ خود ایک بہت بڑا راز ہے؛لیکن اس کو راز دریافت کرنے کا شوق ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابودرداء نے فرمایا :

**من یزدد علما یزدد وجعا و قال ما أخاف علی نفسي أن یقال لي ما علمت و لکن أخاف أن یقال لي ماذا عملت .** (١)

یعنی جس کے پاس علم کی جتنی فراوانی ہوتی ہے،اس کے پاس دردو کسک اور رقت وشکستگی بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے۔نیز آپ فرماتے: مجھے اپنی ذات پر اس چیز کا کبھی خوف نہیں رہا کہ لوگ کہیں کہ آپ کو علم نہیں مگر اس بات کا خوف مجھے ہمیشہ دامن گیر رہتا ہے کہ کہیں یہ نہ پوچھ لیا جاؤں کہ (اپنے علم پر) عمل کتنا کیا!۔

حضرت مالک بن دینار کو یہ کہتے سنا گیا :

**أقسم لو نبت للمنافقین أذناب ما وجد المؤمنون أرضا یمشون علیها .** (٢)

یعنی میں قسم بخدا کہتا ہوں کہ اگر منافقین کو دُم اُگ آتی (تو وہ حسد وبغض کے باعث اُسے کل روے زمین پر اِس طرح پھیلا دیتے کہ) شاید اہل ایمان کو زمین پر چلنے کے لیے کہیں کوئی جگہ نہ ہوتی۔

آپ نے کسی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ تقدیر اِلٰہی پر راضی رہ تا کہ تجھ کو عذاب حشر سے نجات مل سکے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**علامة حب اللّٰہ دوام ذکره لأن من أحب شیئا أکثر ذکره.** (٣)

(١) موسوعۃ اطراف الحدیث:١/٤٢١٩٥/٢٧ حدیث:٢٧٤٨١٩......التبویب الموضوعی للأحادیث:١/٢١٩٤٧۔
(٢) الابانۃ الکبریٰ لابن بطہ:٢/٤٦٠ حدیث:٩٣٨۔
(٣) شعب الایمان بیہقی:٢/٧ حدیث:٥٣١۔

☆ خیال عادل نہ ہو تو عمل عادل نہیں ہوسکتا۔

یعنی اللہ تعالیٰ سے دعویٔ محبت کی ایک نشانی یہ ہے کہ دوام وتسلسل کے ساتھ اس کا ذکر کیا جائے؛ کیوں کہ جب کوئی کسی چیز کو چاہتا ہے تو فطری طور پر اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**ما تلذذ المتلذذون بمثل ذكر اللّٰه عزوجل .** (١)

یعنی لذت اندوز ہونے والے اللہ کے ذکر میں جو لذت وفرحت اور کیف و سرور محسوس کرتے ہیں وہ کسی اور چیز میں نہیں کرتے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**إنما الخير في الشباب .** (٢)

یعنی عہد شباب' اکتسابِ خیر وعمل کے لیے بہترین مانا گیا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**الحكايات تحف الجنة .** (٣)

یعنی (عبرت آموز) حکایتیں جنت کے تحفے ہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**من لم يكن صادقا فلا يعتن .** (٤)

یعنی جس کی باتیں مبنی برصداقت نہ ہوں اس کا کسی بات میں اعتبار نہ کیا کرو۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے کہا :

---

(١) شعب الایمان بیہقی: ٢/٢٦٦ حدیث: ٧٢٣...... جامع العلوم والحکم: ١٣/٥٠۔
(٢) الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع: ٢/٢٦٧ حدیث: ٦٧٧۔
(٣) الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع: ٤/١١٧ حدیث: ١٤٠٨۔
(٤) حلیۃ الاولیاء: ١/٤/٣٧٤۔

☆ جو لوگ معاملات میں ٹھیک نہ ہوں ان کو اپنا شریک کار نہ بنائیں بلکہ قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

**یا بني، كيف تطاول على الناس ما يوعدون وهم إلى ما يوعدون سراعا يذهبون .** (۱)

یعنی اے نورِنظر! لوگ اپنے ساتھ ہوئے وعدے کو کس طرح پس پشت ڈالے اور بھولے بیٹھے ہیں اور انھیں جس کا وعدہ دیا گیا ہے اس کی طرف جلدی کرتے جارہے ہیں (یعنی جو وعدہ ان سے کیا گیا ہے وہ ہونا ہے )۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**نية المؤمن أبلغ من عمله .** (۲)

یعنی مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ موثر اور بہتر ہوتی ہے۔

حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا: اے ابویحیٰ! یہ بتائیں کہ حجاج بن یوسف حالت کفر میں مارا گیا تھا؟، آپ نے فرمایا: کاش! ہم اس وقت موجود نہ رہے ہوتے، اور کاش جس نے قتل کیا ہے اس کی نجات ہوجاتی!۔(۳)

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت جابر بن زید میرے گھر تشریف لائے، چنانچہ جب نماز کا وقت ہوا تو میں نے چاہا کہ انھیں امامت کے لیے آگے بڑھاؤں مگر انھوں نے فرمایا :

**ثلاث ربهم أحق بهن، رب البيت أحق بالإمامة في بيته، و رب الفراش أحق بصدر فراشه، و رب الدابة أحق بصدر دابته .** (۴)

یعنی تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کا مالک دوسروں کی بہ نسبت ان کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔

---

(۱) الزہدالکبیر بیہقی:۲/۱۴ حدیث:۵۰۹۔
(۲) الزہدلاحمد بن حنبل:۴/۴۵۸ حدیث:۱۹۰۵۔
(۳) انساب الاشراف:۴/۳۰۶۔
(۴) حلیۃ الاولیاء:۱/۳۸۹۔

☆ اپنے اچھے وقت میں اگر آپ کسی کی مدد نہ کریں گے تو برے وقت میں کون آپ کی مدد کرے گا!۔

(۱) صاحب خانہ اپنے گھر میں اِمامت کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔(۲) مالک فراش کو زیادہ حق پہنچتا ہے کہ بیچ بستر پر آرام کرے۔(۳) اور سواری والا دوسروں کی نسبت آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**من فرح بمدح الباطل فقد استمكن الشيطان من دخول في قلبه.**(۱)

یعنی جو اپنی بے جا تعریف پر خوش ہوا، تو گویا اس نے شیطان کو اپنے دروازۂ دل کی چابی تھمادی۔

حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اَبرار واَخیارِ اُمت تین چیز کی وصیت کر گئے ہیں :

**بسجن اللسان، و كثرة الاستغفار، و العزلة .** (۲)

یعنی زبان کو قابو میں رکھنا، زیادہ سے زیادہ توبہ واِستغفار کرنا اور عزلت نشینی اختیار کرنا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**مثل المؤمن مثل اللؤلؤة، أينما ذهبت فحسنها معها .** (۳)

یعنی مومن کی مثال موتی کی سی ہوتی ہے کہ وہ جہاں جہاں جاتی ہے اس کی درخشانی وتابانی بھی ساتھ ساتھ جاتی ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو بیماری سے بچنے کے لیے کھانا تو کم کھاتا ہے مگر جہنم سے بچنے کے لیے گناہ کم نہیں کرتا!۔(۴)

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

---

(۱) حلیۃ الاولیاء:۹۳/۳۔

(۲) صفۃ الصفوۃ:۳۷۰/۱۔

(۳) ربیع الابرار:۱۲۹/۱۔

(۴) ربیع الابرار:۴۱۵/۱۔

☆ نگاہ کا عدل بڑا قوی ہے۔نگاہ کا عادل وہ ہے جسے دوسرے کی بیٹی بھی اپنی بیٹی نظر آئے۔

**من عرف نفسه لم يضره ما قال الناس فيه .** (۱)

یعنی جسے اپنی ذات کی معرفت نصیب ہوجائے (اور اپنی حیثیت کا علم ہوجائے) پھر اسے لوگوں کے کہنے سننے کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**إذا رأيتم رياض الجنة فارتعوا فيها –يعني مجالس الذكر–.** (۲)

یعنی جب کبھی تمہیں باغاتِ جنت (مجالس ذکر) نظر آئیں تو ان میں سے کچھ لے لیا کرو۔

حضرت مالک بن دینار نے فرمایا :

**صم عن الدنيا تفطر بالآخرة .** (۳)

یعنی دنیا سے روزہ رکھ لے اور آخرت سے افطار کرلینا۔

حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

**لو كلف الناس الصحف لأقلوا الكلام .** (۴)

یعنی اگر لوگوں کو (اسی دنیا میں) نامہ اعمال اُن کے ہاتھوں میں پکڑا دیا جاتا تو وہ یقیناً باتیں کم کرتے (تاکہ کم سے کم گناہ ہو)۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں :

**المنافقون في المساجد كالعصافير في القفص .** (۵)

یعنی منافق مسجد میں ایسے ہی (کوفت محسوس کرتے) ہیں جس طرح گوریا پنجرے کے اندر۔

---

(۱) العقد الفرید:۱/۲۶۰۔
(۲) الاعجاز والایجاز:۱/۲۱۔
(۳) الاعجاز والایجاز:۱/۲۱۔
(۴) الصمت ابن ابی الدنیا:۱/۵۰ حدیث:۴۸......المجالسہ وجواہر العلم:۱/۸۱۔
(۵) فیض القدیر:۶/۱۱۲۔

# اَربعین مالک بن دینار

جمع وتدوینِ قرآن کے بعد اَحادیثِ نبویہ کے حفظ وضبط پر جن اَسباب وعوامل نے صحابہ وتابعین کو آمادہ کیا ان میں اُن بشاراتِ مصطفوی کا بھی ایک خاص مقام رہا ہے جن کی وجہ سے علمائے اُمت کے لیے چمنستانِ اَحادیث کے گل پاروں اور بحرِ آثار کے قطروں کو محفوظ کرنا ایک اَہم علمی وظیفہ اور دینی خدمت بن گیا۔مثلاً :

**نضر اللّٰہ عبدا سمع مقالتي فحفظها و وعاها وأداها.....**

**نضر اللّٰہ امرأً سمع منا شيئا فبلغه كما سمع..... من حفظ على امتي اربعين حديثا من امر دينها بعثه اللّٰہ يوم القيامة في زمرة الفقهاء و العلماء .**

یعنی اللہ اس شخص کوشاد وآباد رکھے جو میری حدیث سن کر اسے یاد کرلے، اور پھر پوری ذمہ داری سے اسے دوسروں تک پہنچا دے۔۔۔اللہ اس بندے کا بھلا فرمائے جو ہم سے کچھ سنے اور بعینہٖ اسے آگے لوگوں تک پہنچادے۔۔۔میرا جوکوئی اُمتی چالیس دینی حدیثیں یاد کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کا حشر اربابِ علم وفقہ کے ساتھ فرمائے گا۔

مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس حدیثوں کے حفظ ونقل پر جو عظیم بشارت دی ہے اس کے پیش نظر خیرالقرون سے اَب تک فضیلت وثواب کی تحصیل اور سعادتِ دارین کے حصول کی خاطر علمائے اُمت نے نہ صرف اَربعین احادیث کا تحفظ کیا؛ بلکہ زبانی یا تحریری طریقہ سے انھیں دوسروں تک پہنچانے کا بھی خوبصورت اہتمام فرمایا ہے۔فن حدیث کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ کتب اَحادیث کے اقسام میں محدثین نے ایک خاص قسم

اَربعینات بھی ذکر کی ہیں۔ اِن اربعینات کا تعارف پیش کرنے سے قبل مذکورہ بالا حدیث ِاربعین کے کچھ متعلقات ذکر کرنا مناسب اور مفید ہوگا۔

یہ حدیث امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمہ اللہ کے بقول کئی صحابہ کرام حضرت علی مرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، انس بن مالک، ابوہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہم سے مختلف اَلفاظ کے ساتھ کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں: کنت لہ یوم القیامۃ شفیعا وشھیدا ہے۔ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں: قیل لہ ادخلِ الجنۃ من ایِ ابوابِ الجنۃ شِئت آیا ہے۔ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں: کتِب فی زمرۃ العلماء و حشِر فی زمرۃ الشھداء منقول ہے۔اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں: ادخلتہ یوم القیامۃ فی شفاعتی وارد ہے۔نیز بعض روایت میں: اربعین حدیثا من السنۃ، یا مِن سنتی کا لفظ آیا ہے۔اور بعض میں: من حفظ علی امتی کی بجائے من حمل مِن امتی کا لفظ پایا جاتا ہے۔ (جامع الصغیر، امام سیوطی، الاربعین نووی)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے وارد ہوئی ہے۔ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب عِلل میں ان تمام کی تخریج کی ہے، اور امام منذری نے اس حدیث پر مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے اور میں نے اِملا میں اس کی تلخیص کی ہے، ایک جزء میں حدیث کے تمام طرق کو جمع کیا ہے۔ (فیض القدیر، ج:۴، ص:۱۵۵)

علامہ عبدالرؤف مناوی صاحب فیض القدیر حدیث کے الفاظ مختلفہ کے مابین جمع وتطبیق یا حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اربعین کے حفظ کرنے والے قیامت کے دن مختلف المراتب ہوں گے: بعضوں کا حشر زمرۂ شہدا میں ہوگا اور بعضوں کو علما میں۔ جب کہ

بعض بحیثیت فقیہ و عالم اٹھائے جائیں گے؛ گرچہ وہ دنیا میں ایسے نہیں تھے۔(شرح اربعین لابن دقیق العید)

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حدیث ''من حفظ علیٰ اُمتی'' کے تحت رقم طراز ہیں: ''علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اِرشاد سے مراد ومقصود لوگوں تک چالیس اَحادیث کا پہنچانا ہے۔ چاہے وہ اسے یاد نہ بھی ہوں اور ان کا معنی بھی اسے معلوم نہ ہو۔(اشعۃ اللّمعات،۱/۱۸۶)

نیز مفسرِ شہیر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''اس حدیث کے بہت سے پہلو ہیں؛ چالیس حدیثیں یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا، اور روایتیں سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سب ہی اس میں داخل ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری اُمت تک پہنچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زمرے میں ہوگا اور میں اس کی خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان وتقویٰ کی خصوصی گواہی دوں گا؛ ورنہ عمومی شفاعت اور گواہی تو ہر مسلمان کو نصیب ہوگی۔ اسی حدیث کی بنا پر قریباً اکثر محدثین نے جہاں حدیثوں کے دفتر لکھے، وہاں علیحدہ چہل حدیث بھی جمع فرمائیں۔(مرأۃ المناجیح:۱/۲۲۱)

فقیہ ابواللیث سمرقندی نے بستان العارفین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ چالیس حدیثوں کو اگر کوئی اَزبر (حفظ) کرلے تو یہ اس کے حق میں چالیس ہزار درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ اور بعض روایت میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حدیث کے بدلے قیامت کے دن اسے نور عطا فرمائے گا۔(بستان العارفین:۱۰۶)

**عمل بالاربعین کی لطیف صورت** : علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ اربعین کا پہلا عدد ربع عشر ہے پس جس طرح حدیثِ زکوۃ ربع عشر بقیہ مال کی تطہیر پر دلالت کرتی ہے، اسی طرح ربع عشر پر عمل بقیہ احادیث کو غیر معمول بہا ہونے سے خارج کردیتا ہے۔ چنانچہ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اے اصحاب حدیث! ہر چالیس میں

سے ایک حدیث پرعمل کرلو۔ (شرح اربعین لابن دقیق العید)

امام نووی علیہ الرحمہ کی شہادت کے مطابق سب سے پہلے اِس سلسلہ خیر میں حضرت عبداللہ بن مبارک نے حصہ ڈالا، پھر عالم ربانی محمد بن اسلم طوسی نے، اوراس کے بعد حسن بن سفیان نسائی نے۔اور پھر آگے چل کر امام ابوبکر آجری، ابوبکر اصفہانی، دارقطنی، حاکم، ابونعیم اورابوعبدالرحمٰن سلمی وغیرہم متقدمین ومتاخرین کی بڑی تعداد نے اس سلسلہ میں گراماں مایہ خدمات انجام دیں؛ تاہم ہرایک کے اَغراض ومقاصد مختلف اورطرزِ انتخاب جداگانہ ہے۔

کسی نے اُصولِ دین کے مضمون کو بنیاد بنایا......کسی نے فروعی مسائل سے تعرض کیا۔ کسی نے جہاد میں حصہ لیا تو کسی نے زہدوورع کوموضوعِ سخن بنایا......کسی نے آدابِ زندگی کو پیش نظر رکھا......بعض نے اختصار وایجاز کا طریق اختیار کیا تو بعض نے جوامع الکلِم کوظاہر و روشن کیا......بعض نے صحتِ احادیث کا التزام کیا تو بعض نے حسن وضعیف روایت کوبھی جگہ دی؛ حتی کہ بعض نے صرف اس کا اہتمام کیا کہ اَحادیث طعن وقدح سے سالم ومحفوظ ہوں خواہ کسی بھی مضمون سے متعلق ہوں۔بات یہیں ختم نہیں ہوجاتی؛ بلکہ بعضوں نے جدت طرازی، غرابت پسندی اورتنوع وتفنن کا بھی ثبوت دیا ہے جس سے پڑھنے والوں کوعلمی بالیدگی، ذہنی نشاط اورقلبی انشراح ہونا ظاہر ہے؛ مقصد بس اتنا ہے کہ سنت پرعمل کا داعیہ پیدا ہو؛ الغرض! جس نے بھی اُمت کی نفع رسانی کے لیے چالیس احادیث ان تک پہنچائی اورخود بھی دین پر قائم اورعمل پیرا رہا، وہ-ان شاءاللہ-اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبداللہ معروف بکاتب چلپی متوفی ۱۰۶۷ھ نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اپنے زمانہ تک کے مشاہیر علما میں سے تقریباً نوے (۹۰) سے زائد اَربعینات کا ذکر کیا ہے، ان میں سے یہاں چند کا تعارف ان کے مختلف الجہت موضوع کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

☆ اربعین ابن المبارک (م۱۸۱ھ): امام نووی فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق یہ

☆ لڑائی جھگڑوں میں جب تک فریقین کی نہ سن لیں، اچھا یا برا حکم نہ لگائیں۔

سب سے پہلی اَربعین ہے جو اس سلسلے میں تصنیف کی گئی۔

☆ اربعین یمانیہ: محمد بن عبدالحمید قرشی (م ۳۱۷ھ) کی ہے جو یمن کے فضائل ومناقب پر مشتمل ہے۔

☆ اربعین بیہقی: امام ابوبکر شمس الدین احمد بن حسین شافعی بیہقی (م ۴۵۸ھ) کی تصنیف ہے، اس میں سواحادیثِ اخلاق کو ۴۰/ابواب پر مرتب کیا گیا ہے۔

☆ اربعین طائیہ: ابوالفتوح محمد بن محمد بن علی طائی ہمدانی (م ۵۵۵ھ) کی ہے۔ اس میں مصنف نے اپنی مسموعات میں سے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے اِملا کرائی ہیں، بایں طور کہ ہر حدیث الگ صحابی سے ہے، پھر ہر صحابی کی سوانح حیات ان کے فضائل اور ہر حدیث کے فوائد مشتملہ، الفاظ غریبہ کی تشریح اور پھر چند مستحسن جملے ذکر کیے ہیں۔ اس کتاب کا نام 'اربعین فی ارشاد السائرین الی منازل الیقین' رکھا۔ بقول علامہ سمعانی رحمۃ اللہ علیہ: یہ کتاب بہت خوب، اور اپنے موضوع پر عمدہ تصنیف ہے، اس کا تعلق بیک وقت علوم حدیث، فقہ، اَدب اور وعظ سے ہے۔

☆ الاربعین فی اصول الدین: ابوحامد محمد بن محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) کی ہے جو تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے۔

☆ اَربعینات ابن عساکر: ابوالقاسم علی بن حسن دمشقی شافعی (م ۵۷۱ھ) نے کئی اربعین لکھی ہیں: (۱) اربعین طوال، (۲) اربعین فی الابدال العوال، (۳) اربعین فی الاجتہاد فی اقامۃ الحدود، (۴) اربعین بلدانیہ۔

اربعین طوال میں چالیس ایسی طویل حدیثیں جمع کی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتی اور صحابہ کرام کے فضائل کو بھی بتلاتی ہیں۔ ساتھ ہی اس میں ہر حدیث کی صحت وسقم کو بھی ظاہر کیا ہے۔

☆ اگر پتا چل جائے کہ رزق اللہ کے پاس ہے تو پھر رزق کی تلاش نہ کریں، اللہ کی تلاش کریں۔

☆ اربعین بلدانیہ: ابوطاہر احمد بن محمد سلفی اصبہانی (م ۵۷۶ھ) نے چالیس حدیثیں چالیس شیوخ سے چالیس شہروں میں جمع کی ہیں۔ ابن عساکر نے ان کی اتباع میں ایسی بھی ایک اربعین لکھی اور اس پر یہ اضافہ کیا کہ ان حدیثوں کو چالیس صحابہ کرام سے چالیس بابوں میں ذکر کیا؛ چونکہ ہر حدیث کے مالہ و ماعلیہ پر کلام بھی کیا ہے اِس وجہ سے ہر باب گویا مستقل کتابچہ بن گیا ہے۔

علاوہ ازیں اور بھی بہت سے محدثین نے اربعین بلدانیہ لکھی ہیں۔

☆ الاربعین فی فضائل عثمان رضی اللہ عنہ، الاربعین فی فضائل علی رضی اللہ عنہ: یہ دونوں ابوالخیر رضی الدین القزوینی شافعی (م ۵۸۹ھ) کی ہیں۔

☆ اربعین فی اصول الدین: امام فخر الدین محمد بن عمر رازی (م ۶۰۶ھ) نے اس کو اپنے فرزند محمد کے لیے تالیف کیا تھا جسے علم کلام کے چالیس مسائل پر مرتب کیا ہے۔

☆ الاربعین: موفق الدین عبداللطیف بن یوسف الحکیم فیلسوف بغدادی (م ۶۲۹ھ) نے طب نبوی پر جمع کیا ہے۔

☆ الاربعین: محمد بن احمد یمنی بطال (م ۶۳۰ھ) نے اس میں صبح و شام کے اَذکار ذکر کیے ہیں۔

☆ اربعین ابن العربی: محی الدین محمد بن علی (م ۶۳۸ھ) نے اسے مکہ میں جمع کیا اس شرط کے ساتھ کہ اس کی سند اللہ تبارک وتعالیٰ تک پہنچتی ہے (یعنی بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر اس کے بعد اور چالیس روایتیں اللہ تعالیٰ سے نقل کی ہیں اس طرح کہ اس کی سند بغیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ کے اللہ تک پہنچتی ہے۔

☆ الاربعین المختارۃ فی فضل الحج والزیارۃ: حافظ جمال الدین اندلسی (م ۶۶۳ھ) کی ہے۔

☆ اربعین نووی: ابوزکریا محی الدین یحییٰ بن شرف نووی شافعی (م ۶۷۶ھ) نے تالیف

کی ہے، جس میں امام نووی نے متقدمین علما کے بکھرے مقاصد کو یکجا فرمادیا ہے یعنی ایسی حدیثوں کا انتخاب فرمایا جو دین وشریعت کی بنیادو اُصول بھی ہیں اور اعمال واخلاق اور تقویٰ وطہارت کی اساس بھی، اور پھر کمال یہ کہ صحت کا بھرپور التزام فرمایا ہے بلکہ اکثر احادیث صحیحین سے ماخوذ ہیں۔ اخیر میں اربعین پر دو کا اضافہ کرکے غالباً 'ان عدد الاربعین للتکثیر لا للتحدید' کی طرف اشارہ کردیا۔ اور اِس اربعین مالک بن دینار میں بھی ہم نے اخیر میں دو چند حدیثوں کا اضافہ کرکے اسی طریقہ پر عمل کیا ہے۔

چونکہ یہ اربعین جامع المقاصد تھی اس لیے بعد کے علمائے فحول نے اس کی تشریح وتوضیح کی طرف خصوصی توجہ مبذول کی ہے۔ علامہ چلپی نے تقریباً ۲۰ رشارحین کا ذکر کیا ہے، جن میں ایک علامہ ابن حجر عسقلانی بھی ہیں جنھوں نے احادیث کی تخریج کی ہے۔ اس کی ایک عمدہ شرح علامہ ابن دقیق العید کی بھی ہے؛ مگر کشف الظنون میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

☆ اربعین ابن جزری: شمس الدین محمد بن محمد جزری شافعی (م ۸۳۸ھ) نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو اصح، افصح اور اَوجز ہیں۔

☆ اربعین عالیہ: حافظ احمد بن حجر عسقلانی شافعی (م ۸۵۲ھ) کی ہے اس میں انھوں نے صحیحین میں سے ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے، اس کے علاوہ اربعین متباینہ اور اربعین نووی کی تخریج وغیرہ بھی ہے۔

☆ اربعینات سیوطی: علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے کئی اربعین تالیف کی ہیں: ایک فضائل جہاد میں، ایک رفع الیدین فی الدعاء میں۔ ایک امام مالک کی روایت سے۔ ایک روایت متباینہ میں۔

☆ اربعین عدلیہ: شہاب الدین احمد بن حجر مکی (م ۹۷۳ھ) نے اپنی سند سے ایسی

☆ مغربی تہذیب اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئی ہے، ان کی کوئی لذت ایسی نہیں رہ گئی جو گناہ نہ ہو۔

چالیس اَحادیث جمع کی ہیں جو عدل وعادل سے متعلق ہیں۔

☆ الاربعین عشاریات الاسناد: قاضی جمال الدین ابراہیم بن علی قلقشندی شافعی (م۹۶۰ھ) نے تصنیف کی ہے، اس میں انھوں نے ایسی چالیس روایات اِملا کرائی ہیں جو سند کے اعتبار سے عالی ہیں اگرچہ حسن کے درجہ تک نہیں پہنچی ہیں۔

☆ اربعین طاش کبریٰ زادہ: احمد بن مصطفیٰ رومی (م۹۶۸ھ) نے اس میں ایسی چالیس حدیثیں ذکر کی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور مزاح ودل بستگی کے صادر ہوئی ہیں۔

☆ اربعین خویشاوند: ابوسعید احمد بن طوسی (متوفی....) کی ہے اس میں فقرا اور صالحین کے مناقب میں اَحادیث بیان کی ہیں۔

☆ اربعین قدسیہ: حسین بن احمد بن محمد ابن بیری (م۱۰۹۹ھ) نے ایسی احادیث کا انتخاب کیا ہے جن کا تعلق اَسرارِ عرفانی اور علوم لدنی سے ہے، پھر صوفیا کے مذاق کے مطابق اس کی شرح کی ہے اور ساتھ ساتھ چالیس حدیث قدسی مع شرح کے اضافہ کیا ہے اس کتاب کا اصل نام 'مفتاح الکنوز ومصباح الرموز' ہے۔

☆ الاربعین فی فضائل عباس رضی اللہ عنہ: ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی جرجانی (م۴۲۷ھ) کی ہے۔

☆ الاربعین الالٰہیہ: حافظ ابوسعید خلیل بن کیکلدی (م۷۶۱ھ) نے کئی اربعینات تالیف کی ہیں: ایک یہی جو تین جزؤں میں ہے۔ دوسری الاربعین فی اعمال المتقین ۴۶/اجزا میں اور الاربعین المعنعنہ ۱۲/جزؤں میں ہے۔

☆ اربعین: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م۱۱۷۶ھ) نے ایسی چالیس اَحادیث کا انتخاب فرمایا ہے جو قلیل المبانی وکثیر المعانی یعنی جوامع الکلم کے قبیل سے ہیں۔

☆ جو کسی مقصد کے لیے مرتے ہیں وہ مرتے نہیں، اور جو بے مقصد جیتے ہیں وہ جیتے نہیں۔

☆ مختصر المیزان: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی (م۱۳۴۰ھ) نے اس میں چالیس حدیثیں سوادِ اعظم کی پیروی سے متعلق درج کی ہیں، نیز چالیس حدیثیں اس تعلق سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام کے طریقے کی اِتباع کرنے والا فرقہ ہی 'فرقہ ناجیہ' ہے۔اس کے علاوہ آپ نے کئی ایک اَربعینات مرتب فرمائی ہیں؛ جس میں آپ کا علمی رنگ بالکل جداگانہ ہے۔ایک مقام پر فرماتے ہیں: ائمہ وصلحا نے رنگ رنگ کی (اربعینات) چہل حدیثیں لکھی ہیں، اور ہم بتوفیقہ تعالیٰ غیر خدا کو سجدہ حرام ہونے کی چہل حدیث لکھتے ہیں۔کتاب کا تاریخی نام ''الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجودِ التحیۃ'' (۱۳۳۷ھ) ہے۔یوں ہی ایک سوال کے جواب میں آپ نے ''اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین'' تصنیف فرمائی۔

المختصر! امیر المومنین فی الحدیث حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی اربعین سے لے کر اب تک کے ذخیرۂ اَربعینات میں سے مشتے نمونہ اَز خروارے صرف چند کا تعارف پیش کیا گیا ہے اِستیعاب مقصود نہیں۔

اس تفصیل سے آپ پر عیاں ہو گیا ہوگا کہ اربعین نویسی' علوم حدیث کی علمی دلچسپیوں کا ایک مستقل باب رہا ہے۔تذکرہ نگاروں کی روایات اور مورخین حدیث کی تفصیلات کے مطابق حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ پہلے محدث ہیں جنھوں نے اس فن پر پہلی اربعین مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی۔بعد ازاں علم حدیث، حفاظت حدیث، اور حفظ حدیث کی علمی اور عملی ترغیبات نے اربعین نویسی کو ایک مستقل شعبہ حدیث بنا دیا۔

اس ضمن میں کی جانے والی کوششوں کے نتیجے میں اربعین کے سینکڑوں مجموعے اُصولِ دین، عبادات، آدابِ زندگی، زہد و تقویٰ اور خطبات و جہاد جیسے موضوعات پر مرتب ہوتے رہے۔ان میں سے ستر مجموعوں کا تذکرہ صرف 'کشف الظنون'' میں ملتا ہے۔

برصغیر میں بھی اربعین نویسی کا ذوق رہا اور اس ضمن میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سے لے کر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی تک بہت سے مجموعے ہمارے سامنے ہیں۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ تاہم اَربعینات کی فہرست میں ''اربعین نووی'' سب سے ممتاز، معتبر اور نمایاں کام ہے۔

مذکورہ بالا حدیث اَربعین کے حفظ ونقل کی بشارت کے پیش نظر داعیہ پیدا ہوا کہ ناچیز بھی چالیس حدیثوں کو جمع کر کے لوگوں تک پہنچائے؛ چنانچہ اللہ جل مجدہ نے ایک خاص ندرت اور لطافت کے ساتھ پہلے بچوں کی 'چالیس حدیثیں' مرتب کرنے کی سعادت بخشی جو قارئین سے خراجِ تحسین وصول کر رہی ہے۔ اور پھر اَب جب کہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ کے اَقوال و واقعات آپ تک پہنچ رہے ہیں تو تمنا ہوئی کہ کاش! اُن سے مروی اَحادیث کا ایک مجموعہ اَربعین بھی مرتب ہو جاتا؛ تو بتوفیق اَیزدی وہ کام بھی پایۂ تکمیل تک پہنچ گیا۔ فللّٰہ الحمد والمنة .

آئندہ صفحات میں آپ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمۃ والرضوان سے مروی احادیث نبویہ دل کی آنکھوں سے پڑھیں اور خود کو عمل کی شاہراہ پر لگا دیں۔ اللہ ہمیں توفیق خیر سے نوازے، اور ہر حال میں ہمارا حامی وناصر ہو۔

# حضرت مالک بن دینار سے مروی اَحادیث

[۱] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**أتيت ليلة أسري بي إلى السماء فإذا أنا برجال تقرض ألسنتهم و شفاههم بمقاريض، فقلت: من هؤلاء يا جبريل؟ قال: هؤلاء الخطباء من أمتك .**

یعنی شب معراج جس وقت میں آسمان پر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کی قینچیوں سے زبانیں اور ہونٹ کترے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ آپ کی اُمت کے خطبا و مقررین ہیں۔

اور دوسری حدیث میں اِتنا اِضافہ ہے :

**الذين يقولون و لا يفعلون و يقرء ون كتاب الله و لا يعملون به .** (۱)

یعنی (یہ آپ کی اُمت کے وہ خطبا و مقررین ہیں) جو کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ تھے۔ اللہ کی کتاب تو پڑھا کرتے تھے مگر اس پر عمل نہیں کرتے تھے۔

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۸...... معجم اوسط طبرانی: ۶/۳۹۸ حدیث: ۲۹۴۲...... تفسیر ابن ابی حاتم: ۲/۲۶۴ حدیث: ۴۶۸...... شعب الایمان: ۴/۲۹۲ حدیث: ۱۷۲۷...... مسند ابویعلی موصلی: ۹/۱۹۴ حدیث: ۴۰۵۱...... صحیح ابن حبان: ۱/۱۰۴ حدیث: ۵۳...... موارد الظمآن: ۱/۴۹...... اقتضاء العلم العمل: ۱/۱۱۲ حدیث: ۱۰۷...... المصاحف لابن ابی داوٗد: ۱/۳۹۱ حدیث: ۲۸۲...... موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۴۹۲۷ حدیث: ۴۲۰۷...... التبویب الموضوعی للأحادیث: ۱/۱۸۴۳۵...... موسوعۃ التخریج: ۱/۱۷۱۲۶ حدیث: ۱۵۷۷۷۔

☆ جس چیز کو ہم باعث عزت سمجھ رہے ہیں، اس کی موجودگی میں لوگ ذلیل ہیں۔

[۲] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**خشية اللّٰه رأس كل حكمة، و الورع سيد العمل و من لم يكن له ورع يحجزه عن معصية اللّٰه عزوجل إذا خلا بها لم يعبأ اللّٰه بسائر عمله شيئا .** (۱)

یعنی بہترین حکمت اور دانائی یہ ہے کہ اِنسان کے دل میں اللہ کا خوف وخشیت ہر وقت موجود رہے۔اور پرہیزگاری، ہر عمل پر بھاری ہے۔اور جس کے پاس ایسا تقویٰ نہ ہو جو اس کو اللہ کی نافرمانی سے اس وقت بچائے جب وہ تنہائی میں کوئی گناہ کرے تو اللہ کے نزدیک تمام ہی عمل نا قابل اعتنا ہیں۔

[۳] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**أخبرني جبريل عن اللّٰه تعالىٰ أن اللّٰه عزوجل يقول: و عزتي وجلالي و وحدانيتي و فاقة خلقي إلي و استوائي على عرشي و ارتفاع مكاني، إني لأستحي من عبدي و أمتي يشيبان في الإسلام ثم أعذبهما .**

یعنی حضرت جبرئیل فرمانِ الٰہی نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال، اپنی یکتائی، میری مخلوق کی میری طرف احتیاج، عرش پر اپنے اِستوا اور اپنی رفعت شان کی قسم! دامن اسلام میں رہتے ہوئے بڑھاپے

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۳۸۸/۱ ...... مسند شہاب قضاعی: ۶۸/۱ حدیث: ۴۱ ...... التبویب الموضوعی للأحادیث: ۲۱۵۱۴/۱ ...... موسوعۃ التخریج: ۱۲۶۴/۱ حدیث: ۳۱۴۴۔

کی منزل تک پہنچ جانے والے اپنے بندوں کو عذاب دیتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ اتنا فرمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ نبوت بھیگ گئیں۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ! نگاہِ رسالت میں چھلکتے ہوئے یہ آنسو کیسے؟ تو آپ نے فرمایا :

**بکیت لمن یستحي اللّٰه منه و لا یستحي من اللّٰه تعالیٰ .** (۱)

مجھے صرف اس وجہ سے رونا آرہا ہے کہ اللہ کو اِنھیں عذاب دینے سے تو حیا آتی ہے؛ مگر اِنھیں گناہ کرتے وقت اللہ سے ایک ذرا شرم نہیں آتی!۔

[۴] حضرت مالک بن دینار حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**لیؤیدن اللّٰه تعالیٰ هٰذا الدین بقوم لا خلاق لهم .**(۲)

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس دین کو ان لوگوں سے تقویت بخشے گا جن کا (آخرت میں) کچھ حصہ نہیں۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے ابوسعید! یہ روایت آپ کو کہاں سے ملی ہے تو فرمانے لگے کہ ایک دن حضرت انس بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے اِسے نقل فرمارہے تھے۔

[۵] حضرت مالک بن دینار بحوالہ محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۳۸۸/۱......الزہد الکبیر بیہقی: ۱۴۸/۲ حدیث: ۶۴۳۔

(۲) حلیۃ الاولیاء: ۳۸۸/۱......امالی ابن بشران: ۲۵۲/۱ حدیث: ۲۳۸......الکنی والاسماء دولابی: ۳۸۳/۲ حدیث: ۴۰۶......علل الترمذی الکبیر: ۴۴۴/۲ حدیث: ۴۸۴۔

**تحت كل شعرةٍ جَنَابَة فاغسلوا الشَّعر و أنقوا البَشَرَة .** (۱)

یعنی ناپاکی بالوں تلے چھپی ہوتی ہے؛ لہٰذا بالوں کو اچھی طرح دھلو اور جلدوں کو صاف کرو۔

۶ حضرت مالک بن دینار حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

حضرت مالک بن دینار بحوالہ قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یا رسول اللہ! لوگ تو حج وعمرہ دونوں کی سعادتیں حاصل کر کے لوٹیں گے تو کیا میں فقط ثوابِ حج ہی لے کر لوٹوں گی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ کو (اپنے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ مقام تنعیم (☆) بھیجا جہاں سے آپ عمرہ کی نیت کر کے کجاوہ پر بیٹھ کر آئیں۔ (۲)

اس حدیث کو امام بخاری نے بھی اپنی کتاب میں حضرت مالک بن دینار کے حوالے سے نقل فرمایا ہے۔

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۳۸۸...... سنن ابوداؤد: ۱/۳۱۴ حدیث: ۲۱۶...... سنن ابن ماجہ: ۲/۲۴۴ حدیث: ۵۸۹...... سنن کبریٰ بیہقی: ۱/۱۷۵...... تہذیب الآثار طبری: ۴/۴۷۶ حدیث: ۱۶۹۵...... معرفۃ السنن و الآثار: ۱/۴۵۵ حدیث: ۳۸۹...... جزء ابن الغطریف: ۱/۷۷ حدیث ۷۶...... فوائد تمام: ۲/۳۰۳ حدیث: ۸۰۴ ...... موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۱۵۸۴۷ حدیث: ۳۹۱۸۷...... التبویب الموضوع للأحادیث: ۱/۱۶۸۹...... موسوعۃ التخریج: ۱/۱۲۳۹۷ حدیث: ۳۸۷۹۳۔

(۲) صحیح البخاری: ۵/۳۹۴...... معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم اصبہانی: ۱۰/۱۳۲ حدیث: ۳۱۷۸...... حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۸۔

(☆) آج کل یہ جگہ مسجد عائشہ کے نام سے مشہور ہے، اور عمرہ کا اِحرام یہیں سے باندھا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اِس عمل سے اُمت آج تک مستفیض ہو رہی ہے۔ اللہ کل اُمت مسلمہ کی طرف سے ام المومنین کو بہترین صلہ عطا فرمائے۔ - چڑیا کوٹی -

☆ لوگوں نے آپ کو دھوکا دیا جب کہا: 'سفید جھوٹ'؛ کیوں کہ جھوٹ کا رنگ ہمیشہ سیاہ ہوتا ہے۔

[۷] حضرت مالک بن دینار بحوالہ سالم بن عبداللہ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایک یہودی سے گزر ہوا، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قمیصوں میں ملبوس تھے۔ یہودی نے عرض کیا: اے ابوالقاسم! ان میں سے ایک مجھے پہنا دیجیے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں قمیصوں میں سے بہتر والی اُتار کر اُسے پہنا دی۔

میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ کو وہ دوسری والی پہنا دینی چاہیے تھی؟، فرمایا: اے عمر! شاید تمھیں پتا نہیں کہ ہمارے دین حنیف میں بخیلی کا کوئی گزر نہیں۔ اور میں نے اسے افضل قمیص اِس لیے پہنا دی تا کہ اس کے باعث اسے قبولیت اِسلام میں رغبت بھی ہو۔(۱)

[۸] حضرت مالک بن دینار بحوالہ عبداللہ بن غالب حضرت ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**خصلتان لا تجتمعان في مؤمن سوء الخلق و البخل .**(۲)

یعنی دو خصلتیں اور عادتیں کسی صاحب ایمان کے اندر اِکٹھا نہیں ہوسکتیں : بداخلاقی اور کنجوسی۔

---

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/۳۸۸...... دلائل النبوۃ بیہقی: ۶/۴۱۷ حدیث: ۲۴۶۲۔

(۲) حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۳۸۹...... سنن ترمذی: ۷/ ۲۲۴ حدیث: ۱۸۸۵...... تہذیب الآثار طبری: ۱/ ۱۴۸ حدیث: ۱۳۵...... مسند ابویعلی موصلی: ۳/ ۳۴۱ حدیث: ۱۲۹۷...... مسند عبد بن حمید: ۳/ ۱۰۶ حدیث: ۹۹۸...... مسند شہاب قضاعی: ۲/ ۳۵ حدیث: ۳۰۹...... مسند طیالسی: ۶/ ۲۶۲ حدیث: ۲۳۱۰...... امالی ابن بشران: ۲/ ۲۰۲ حدیث: ۶۶۱ ...... الادب المفرد بخاری: ۱/ ۴۲۸ حدیث: ۲۸۹ ...... الاربعون الصغریٰ: ۱/ ۱۴۳ حدیث: ۱۰۴...... الزہد لاحمد بن حنبل: ۳/ ۴۴۲ حدیث: ۱۳۹۶...... الکنی والاسماء دولابی: ۶/ ۱۹ حدیث: ۱۳۷۳...... تعظیم قدر الصلوٰۃ محمد بن نصر مروزی: ۲/ ۱۴ حدیث: ۴۰۰...... حدیث عمر بن احمد لابن شاہین: ۱/ ۶ حدیث: ۵...... مساویٔ الاخلاق خرائطی: ۱/ ۱۰ حدیث: ۸...... التبویب الموضوعی للأحادیث: ۱/ ۱۳۰۴۲...... موسوعۃ التخریج: ۱/ ۸۳۲ حدیث: ۲۰۲۳۔

☆ ’زندگی‘ کچھ لو اور کچھ دو کا نام ہے؛ لیکن آپ کا ’دینا‘ آپ کے ’لینے‘ سے زیادہ ہونا چاہیے۔

[۹] حضرت مالک بن دینار بحوالہ خلاص بن عمرو حضرت ابودردا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

أنا اللّٰـه لا إلٰه إلا أنا مَالک الملک و مالک الملوک قلوب الـمـلـوک بيـدي و إن العباد إذا أطاعوني حَوَّلتُ قلوب ملوکهم عـليهـم بـالرأفة و الرحمة، و إن العباد إذا عصوني حَولتُ قلوب مـلـوکهـم عـليهـم بالسخط و النقمة فساموهم سوءَ العذاب؛ فلا تشـغـلـوا أنفسکم بالدعاء على الملوک و لکن اشتغلوا أنفسکم بالذکر و التضرُّعِ إليَّ أکْفِکُم ملوُکَکم . (۱)

یعنی میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ بادشاہی میرے لیے ہے، اور میں شہنشاہوں کا شہنشاہ ہوں۔ بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں۔ بندے جب میرے مطیع وفرماں بردار ہوتے ہیں تو میں ان بادشاہوں کے دلوں کو رحمت ومروّت سے لبریز کر دیتا ہوں۔ اور اگر بندے میری نافرمانی وسرکشی پر اُتر آتے ہیں تو میں ان کے دلوں کو سختی و بے مروّتی کا نمونہ بنا دیتا ہوں، پھر وہ تمھیں بدترین قسم کا عذاب چکھاتے ہیں؛ لہٰذا تم ان بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں اپنی جانیں نہ کھپاؤ بلکہ توبہ ورجوع کے ذریعہ تم میری طرف پلٹ آؤ اور خود کو ذکر ودعا میں مشغول کرلو، میں تمہارے بادشاہوں کے مقابلے تمہارے لیے کافی ہوں گا۔

(۱) حلیۃ الاولیاء: ۱/ ۳۸۹...... معجم کبیر طبرانی: ۲۰/ ۲۶۴ حدیث: ۱۷۷۶...... فوائد تمام: ۲/ ۱۱۴ حدیث: ۶۱۵۔

☆ زندگی بہت مختصر ہے اسے عداوتوں کے پیچھے ضائع نہ کریں۔

[١٠] حضرت مالک بن دینار بحوالہ حسن حضرت کعب بن عجرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**لا تضربوا إماء كم على إناء كم فإن لها آجالا كآجال الناس .** (١)

یعنی (اے لوگو!) اپنی کنیزوں کو برتنوں سے نہ مارا کرو؛ کیوں کہ عام لوگوں کی مانند اُن کے دلوں میں بھی عزت وتکریم کا اِحساس زندہ ہوتا ہے۔

[١١] حضرت مالک بن دینار حضرت عطا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ نے فرمایا :

**تمتع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و تمتعنا معه فقلنا ألنا خاصةً أم لأبدٍ قال بل لأبدٍ .** (٢)

یعنی ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ہمیں حج تمتع کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ہم نے پوچھا یارسول اللہ! کیا یہ حج تمتع صرف ہمارے لیے خاص ہے؟۔فرمایا:نہیں بلکہ یہ اَبدالآباد تک کے لیے ہے۔

[١٢] حضرت مالک بن دینار بحوالہ عطا حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :

**العُمرَى جائزةٌ .** (٣)

یعنی عرصہ دراز تک کسی کو کسی چیز سے فائدہ اُٹھانے کا مجاز بنادینا بہترین اِنعام ہے۔

---

(١) حلیۃ الاولیاء:٢٥٦/٤۔

(٢) سنن نسائی:١٩٣/٩ حدیث:٢٧٥٧......سنن کبریٰ:٣٦٧/٢ حدیث:٣٧٨٩......معجم کبیر طبرانی:٦/ ٢٦١ حدیث:٦٤٧٥......المناسک لابن ابی عروبہ:٥٧/١ حدیث:٣٨...... حجۃ الوداع لابن حزم:١/ ٤٣١ حدیث:٤٠٢......مسند جامع:٦٤/١٣ حدیث:٣٩٩٤۔

(٣) سنن نسائی:١٧/١٢ حدیث:٣٦٦٧......سنن کبریٰ:١٣٠/٤ حدیث:٦٥٥٩......معجم اوسط طبرانی:١٣/ ٣١٥ حدیث:٦٢٣٧۔

☆ جانور کی زبان لمبی ہوتی ہے؛ لیکن وہ بولتا نہیں۔انسان کی زبان چھوٹی ہوتی ہے اور وہ خاموش نہیں ہوتا۔

[۳] حضرت مالک بن دینار بحوالہ عطا حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا :

**لا تخلطوا الزبيب و التمر و لا البُسرَ و التمرَ .(۱)**

یعنی خشک انگور یا انجیر کو کھجور کے ساتھ مت ملاؤ اور یوں ہی کچی کھجور کی پکی ہوئی کھجور کے ساتھ آمیزش نہ کرو۔

[۴] حضرت مالک بن دینار بحوالہ حسن فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آکر 'زمام شعر من الفيئ' کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا :

**يسألني زماما من النار، ما كان ينبغي لک أن تسألنيه و ما ينبغي لي أن أعتيكه .(۲)**

یعنی کیا تم مجھ سے آتشیں لگام مانگ رہے ہوں۔ایسا سوال نہ تمہیں زیب دیتا ہے اور نہ یہ میری شانِ رحمۃ للعالمینی کے شایاں ہے کہ میں وہ تمہیں عطا کروں۔

[۵] جعفر بن سلیمان حضرت مالک بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

**ما شبع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من خبز قط و لا لحم إلا على ضفف .(۳)**

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی شکم سیر ہوکر روٹی وگوشت نہیں کھایا؛ اِلا یہ کہ آپ لوگوں کے ساتھ مل کر کھا رہے ہوں۔

حضرت مالک فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بدوی شخص سے **ضـــــفف** کا معنی پوچھا تو اس نے بتایا کہ لوگوں کے ساتھ مل کر کھانے کو **ضفف** کہتے ہیں۔

---

(۱) سنن نسائی: ۴۹۵/۱۶ حدیث: ۵۴۶۰......سنن کبریٰ: ۲۰۶/۳ حدیث: ۵۰۶۴......سنن اوسط: ۴/ ۴۸۳ حدیث: ۲۰۲۴۔

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ: ۶۲۲/۷۔ (۳) شمائل محمدیہ ترمذی: ۸۲/۱ حدیث: ۷۳۔

☆ تعریف کریں تو کھل کر کریں اور تنقید کرتے وقت میانہ روی اختیار کریں۔

۱۶ حضرت مالک بن دینار بحوالہ شہر بن حوشب حضرت سعید بن عامر بن حذیم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا :

لو أن امرأة من أهل الجنة أشرفت إلى أهل الأرض لملأت الأرض ريحَ مسكٍ، ولأذهبت ضوء الشمس و القمر، و إني والله ما كنتُ لأختارَكِ عليهِنَّ و دفعَ في صدرها يعني امرأتَه . (۱)

یعنی اگر کوئی جنتی عورت زمین والوں کی طرف جھانک لے تو پوری روے زمین بوے مشک سے مہک اُٹھے، اور آفتاب و ماہتاب کی ساری تابانیاں پھیکی پڑ جائیں۔ اور میں بخدا تجھ کو ان سے بہتر نہیں سمجھتا، پھر سرکار نے اپنی اہلیہ کے سینے کو دفع کیا۔

۱۷ حضرت مالک بن دینار بحوالہ عطا بن رباح حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں :

أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بإسباغِ الوُضوء.(۲)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کامل طور پر وضو کرنے کا حکم دیا۔

۱۸ حضرت مالک بن دینار نے حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سے اس حال میں ملاقات کی کہ آپ بوسیدہ کپڑے میں ملبوس ایک لٹکے ہوئے کانوں والے گدھے پر سوار تھے۔ حضرت سالم نے پوچھا: کون ہیں آپ؟، کہا: آپ ہی کے غلام زادوں میں سے ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ حدیثیں سنائیں: (فرمایا:)

(۱) معجم کبیر طبرانی: ۵/۳۰۷ حدیث: ۵۳۷۹ ...... البعث لابن ابی داؤد سجستانی: ۱/۸۱ حدیث: ۸۰ ...... الزہد والرقائق لابن مبارک: ۱/۲۳۷ حدیث: ۲۲۶۔

(۲) معجم کبیر طبرانی: ۹/۳۵۸ حدیث: ۱۱۱۸۲ ...... موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۱۵۶۹۸ حدیث: ۱۴۶۱۸ ...... موسوعۃ التخریج: ۱/۱۱۴۶۴ حدیث: ۳۴۷۶۳۔

☆ جیسے آپ میٹھا پھل خریدتے ہیں اسی طرح میٹھے بول بھی اپنائیں۔

**إن الـمسـلـم أخو المسلم لا يظلمه، ولا يخونه، و لا يسلمه في مـصيبةٍ نزلت به، و إن تلف خيار العرب و الموالي يحب بعضهم بـعـضـا حبـا لا يـجـدون من ذلک بُدًّا، و إن تلف شرار الفريقين يبغض بعضهم بعضا لا يجدون من ذلک بدا .** (١)

یعنی مسلم آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں، وہ کسی پر ناحق ظلم وزیادتی نہ کرے، نہ کسی طور اُس کی خیانت کرے، اور نہ اُسے کسی ناگہانی مصیبت میں بے سہارا تنہا چھوڑے۔ اور اگر غلامان وآقایانِ عرب ہلاک ہوں تو وہ آپس میں محبت واِتحاد کی ایک بے مثال فضا قائم کردیتے ہیں۔ اور اگر عرب وعجم کے شریر لوگ ہلاک ہوں تو آپس میں ایک دوسرے سے ایسے متنفر ہوجاتے ہیں کہ وہ بھی اپنا جواب آپ ہوتی ہے۔

[١٩] حضرت مالک بن دینار بحوالہ عطا بن ابورباح حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**من سئِل عن علمٍ فكتمه ألجمَ يوم القيامة بلِجام من نار .** (٢)

یعنی جس سے (دین کی) کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے (جاننے کے باوجود) نہیں بتایا، قیامت کے دن (اس کے منہ میں) آتشیں لگام لگائی جائے گی۔

[٢٠] حضرت مالک بن دینار بحوالہ خلاس بن عمرو حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**العَـائدُ في هبته كالكلب يأكلُ حتى يشبَع، قاءَ ، ثم يعـودُ**

---

(١) معجم کبیر طبرانی: ١٠/٤٦٠ حدیث: ١٣٠٦١...... مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ٣/٢٦٧...... موسوعۃ اطراف الحدیث: ١/٣٤٨٤٧ حدیث: ٣١٢٤٧۔

(٢) معجم کبیر طبرانی: ١٩/٦٣ حدیث: ١٦٤...... الکفایۃ فی علم الروایۃ خطیب بغدادی: ١/٨١ حدیث: ٦٧...... موسوعۃ التخریج: ١/٢٠٠٣٣ حدیث: ١١٥١٦٤۔

☆ حالات اچھے نہیں، نہ سہی، طرزِ کلام تو اچھا ہو!۔

في قيئِهِ .(۱)

یعنی کوئی چیز ہدیہ کر کے اسے واپس لینا ایسا ہی ہے جیسے کسی کتے نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پھر قے کی اور پھر دوبارہ اس قے کو کھانے لگا۔

[۴۱] حضرت مالک بن دینار بحوالہ حسن حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**إنما مثل أمتي مثل المطر، لا يدرى أوله خير أو آخره.(۲)**

یعنی میری اُمت کی مثال بارش کی مانند ہے؛ نہیں معلوم کہ اس کا اوّل نفع رساں ہے یا اس کا آخر فائدہ بخش ہے۔

[۴۲] حضرت مالک بن دینار حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

**صليت خلف النبي صلى الله عليه وسلم، و خلف أبي بكر وخلف عمر، و خلف عثمان، وخلف علي، فكانوا يفتتحون القراء ة بـ الحمد لله رب العالمين، و كا نوا يقرؤنها مالك يوم الدين .(۳)**

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِقتدا میں نماز اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ (خلفاے راشدین) حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی کے پیچھے بھی نماز پڑھی تو وہ قراءت کا آغاز: الحمدللہ ربّ العالمین سے کیا کرتے تھے۔ نیز وہ مَالِکِ یَومِ الدِّیْنِ پڑھا کرتے تھے۔

---

(۱) معجم کبیر طبرانی:۱۹/۲۷۶ حدیث:۶۷۵...... معجم اوسط:۱۹/۲۹۴ حدیث:۱۱۰۱۷۔

(۲) معجم اوسط طبرانی:۹/۲۵۹ حدیث:۴۲۰۶...... موسوعۃ اطراف الحدیث:۱/۱۰۷۳۸۶ حدیث:۱۰۶۵۴۶...... موسوعۃ التخریج:۱/۱۶۷۲۲ حدیث:۶۷۷۴۳۔

(۳) معجم اوسط طبرانی:۱۱/۲۵۳ حدیث:۵۱۷۵...... مسند ابویعلی موصلی:۹/۱۹۲ حدیث:۴۰۵۰...... الانصاف لابن عبدالبر:۱/۳۱ حدیث:۲۷...... قراءۃ خلف الامام بخاری:۱/۹۵ حدیث:۹۱...... المصاحف لابن ابی داؤد:۱/۳۴۱ حدیث:۲۳۹...... معجم ابن الاعرابی:۱/۳۵۳ حدیث:۳۵۲...... کنز العمال:۸/۱۱۶ حدیث:۲۲۱۶۱...... موسوعۃ اطراف الحدیث:۱/۵۶۶۴۰ حدیث:۵۵۴۴۰...... موسوعۃ التخریج:۱/۲۱۳۹۶ حدیث:۱۵۶۵۶۸...... المجالسہ وجواہر العلم:۱/۴۲۲۔

☆ بڑے لقمے کو اچھی طرح چبا کر ہی نگلا جاسکتا ہے!۔

۲۴۳ حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یوں بھی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

**صلیت خلف النبي صلی اللّٰه علیه وسلم و أبي بكر، و عمر، و عثمان و علي فلم أسمع أحدا منهم يجهر ببسم اللّٰه الرحمن الرحيم .** (۱)

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ابوبکر وعمر اور عثمان وعلی کے پیچھے نماز اَدا کی مگر کسی کو بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہر کے ساتھ پڑھتے نہیں سنا۔

۲۴۴ ایک مرتبہ حضرت میمونا کردی کا حضرت مالک بن دینار کے پاس آنا ہوا تو حضرت مالک نے پوچھا: آپ اپنے والد سے حدیثیں روایت کیوں نہیں کرتے؛ حالاں کہ آپ کے والدگرامی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارکہ پائی ہے اور آپ سے سماعِ حدیث بھی کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں صرف الفاظِ حدیث میں کمی بیشی کے خوف سے نہیں بیان فرماتے اور کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے :

**من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار .** (۲)

یعنی جو شخص مجھ پر دیدہ ودانستہ جھوٹ باندھے، تو اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔

۲۴۵ حضرت مالک بن دینار حضرت علقمہ مزنی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) امالی ابواسحٰق لابراہیم بن عبدالصمد: ۶۲/۱ حدیث: ۶۱۔

(۲) معجم اوسط طبرانی: ۴۷۱/۱۳ حدیث: ۶۳۹۳ ...... معرفة الصحابة لابی نعیم اصبہانی: ۲۵۳/۲۱ حدیث: ۶۴۷۴ ...... طرق حدیث من کذب علی متعمداً طبرانی: ۱۵۰/۱ حدیث: ۱۲۳۔

☆ اگر آنکھیں روشن ہے تو ہر روز، روزِ حشر ہے۔

**ما ستر اللّٰہ علی عبد ذنبا في الدنیا إلا ستر علیه في الآخرة .** (۱)

یعنی اللہ تعالیٰ بندے کا جو گناہ دنیا میں چھپا دیتا ہے اسے آخرت میں بھی مخفی ہی رکھے گا۔

[۴۶] حضرت مالک بن دینار بحوالہ ہند بن خدیجہ (ام المومنین) روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوالحکم (ابوجہل) کے پاس سے گزر رہے تھے تو اس نے سرکار اقدس کی طرف اپنی کن انکھیوں سے اِشارہ کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا :

**اللّٰهم اجعل به وزغا فرجف مکانه .** (۲)

یعنی اے اللہ! اِس کو ہلا کر رکھ دے؛ چنانچہ وہ جگہ حرکت واِضطراب میں آ گئی۔

[۴۷] حضرت مالک بن دینار نے حضرت انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**الدعاء محجوب عن اللّٰہ حتی یصلی علی محمد و علیٰ آل محمد .** (۳)

یعنی دعا اُس وقت تک بارِ اجابت سے بہرہ یاب نہیں ہوتی جب تک کہ محمد اور آل محمد پر درود وسلام کا نذرانہ نہ پیش کرلیا جائے۔

[۴۸] حضرت مالک بن دینار بحوالہ حسن روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**ما من عبد یخطب خطبة إلا اللّٰہ عز وجل سائله عنها أظنه**

(۱) معجم اوسط طبرانی: ۶۳/۱۴ حدیث: ۶۴۸۵۔

(۲) دلائل النبوۃ بیہقی: ۴۷/۲/۶ حدیث: ۲۴۹۸......معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم اصبہانی: ۱۵۸/۱۹ حدیث: ۵۹۵۷ ......خصائص کبریٰ: ۱۲۲/۲۔

(۳) دلائل النبوۃ: ۹۷/۴ حدیث: ۱۵۳۸۔

قال ما أراد بها . (۱)

یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بندے سے اس کے خطبہ وبیان کی بابت (بروزِ محشر) باز پُرس فرمائے گا کہ اُس نے لوگوں کے سامنے جو پیش کیا اس سے اس کی مراد کیا ہے۔

حضرت جعفر بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار جب بھی یہ حدیث بیان کرتے پھوٹ کر رونے لگتے اور پھر فرماتے: تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہیں جو باتیں سناتا ہوں اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، نہیں بلکہ مجھے تو ہمیشہ یہ خوف لاحق ہوتا ہے کہ کل عرصہ محشر میں اللہ تعالیٰ مجھ سے میری نیتوں اور ارادوں کے بارے میں پوچھ تاچھ فرمائے گا۔

۲۹ حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

من أصبح حزينا على الدنيا أصبح ساخطا على ربه، ومن أصبح يشكو مصيبة نزلت به فإنما يشكو اللّٰه عز وجل، ومن تضعضع لغني لينال من دنياه أحبط اللّٰه ثلثي عمله، ومن أعطي القرآن فدخل النار فأبعده اللّٰه . (۲)

یعنی جو شخص دنیا کے لیے حزین وفکر مند ہو کر صبح کرتا ہے گویا وہ مالک ومولا پر ناراضگی میں صبح کرتا ہے۔ اور جو شخص اپنی کسی مصیبت وبلا کا شکوہ کرتے ہوئے صبح کرتا ہے گویا وہ براہِ راست اللہ کا شکوہ کر رہا ہے۔ اور جو شخص کسی مالدار اور صاحب حیثیت انسان کے لیے فروتنی کرتا ہے تا کہ اس سے کچھ دنیوی منفعت حاصل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تہائی اعمال ضائع فرما دیتا ہے۔ اور جسے قرآن عطا کیا گیا پھر بھی وہ (اس پر عمل نہ کرکے) آتش جہنم کا مستحق ٹھہرا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے اسے اپنی رحمت سے دور کر دیا۔

---

(۱) شعب الایمان: ۴/۳۰۴ حدیث: ۱۷۳۹...... الزہد لاحمد بن حنبل: ۴/۴۷۰ حدیث: ۱۹۱۷...... الترغیب والترہیب: ۴/۱۷ حدیث: ۲۱۳۔ (۲) شعب الایمان: ۲۱/۶ حدیث: ۹۶۸۸۔

☆ بڑا خطا کار وہ ہے جس کو لوگوں کی برائیوں کا ذکر کرنے کی فرصت ہو!۔

[۳۰] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**إذا حدث الرجل ثم التفت فهي أمانة .** (۱)

یعنی جب کوئی شخص بات کرے اور تم اس کی طرف متوجہ ہو کر دھیان سے سنو تو یہ ایک امانت (اور حق) ہے (جو تم صاحب امانت کے حوالے کر رہے ہو)۔

[۳۱] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوسلمہ کا دنیا سے چل چلاؤ کا وقت آ گیا تو اُم سلمہ نے عرض کیا: خود تو جا رہے ہیں مگر مجھے کس کے بھروسے چھوڑے جا رہے ہیں؟۔ فرمایا: اے اللہ! تو ام سلمہ کے لیے ابوسلمہ سے بہتر کا اِنتظام فرما دے؛ چنانچہ جب اُن کا اِنتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں پیغامِ نکاح دیا۔ انھوں نے عرض کیا: میں کافی عمر دراز ہو چکی ہوں۔ سرکار نے فرمایا :

**أنا أكبر منك سناء، و العيال على الله و رسوله و أما الغيرة فأرجو الله أن يذهبها .** (۲)

یعنی عمر (و مرتبہ) میں تو میں تم سے بڑا ہوں۔ اور اہل و عیال اللہ و رسول کے ذمۂ کرم پر ہے۔ رہی بات غیرت کی تو اللہ کی ذات سے اُمید ہے کہ وہ اسے دور فرما دے گا۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اُمہات المومنین میں شامل ہونے کا شرف بخش دیا۔ اور ان کے پاس دو چکی اور پانی کا ایک برتن بھیج دیا۔

---

(۱) مسند ابویعلی موصلی: ۹/۱۹۲ حدیث: ۴۰۴۹ ...... المطالب العالیہ عسقلانی: ۸/۲۹ حدیث: ۲۷۴۲۔

(۲) مسند ابویعلی موصلی: ۹/۱۹۵ حدیث: ۴۰۵۲ ...... المطالب العالیہ عسقلانی: ۱۱/۴۷۳ حدیث: ۴۲۱۴ ...... اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ۴/۳۸ حدیث: ۳۲۶۶ ...... موسوعۃ التخریج: ۱/۹۶۹۵ حدیث: ۲۶۴۹۸۔

☆ 'دنیا' جس کے لیے قید ہے، قبر اس کے لیے آرام گاہ ہے۔

[۳۴۲] حضرت مالک بن دینار خادم رسول حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**إن أنجاكم يوم القيامة من أهوالها و مواطنها أكثركم علي صلوة في دار الدنيا . (۱)**

یعنی قیامت کے دن ہر مقام پر اُس کی ہولناکیوں سے وہ شخص زیادہ محفوظ ہوگا جس نے زیادہ سے زیادہ دنیا کے گھر میں مجھ پر درود وسلام پڑھا ہوگا۔

[۳۴۳] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**من كسح مسجدا و رشه، كأنه حج معي أربع مائة حجة و غزا معي أربع مائة غزوة، وصام معي أربع مائة يوم و أعتق أربع مائة نسمة .(۲)**

یعنی جس نے کسی مسجد میں جھاڑو دیا، پانی کا چھڑکاؤ کیا اوراس کو دھویا (تو اس کا ثواب ایسے ہی ہے) گویا کہ اس نے میری معیت میں چار سو حج کیے، میرے ساتھ چار سو غزوات کیے، چار سو روزے رکھے اور چار سو گردنیں آزاد کیں۔

[۳۴۴] حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

**خيركم من لقيني على ما فارقني عليه . (۳)**

یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو مجھ سے اِس حال میں ملے جس حال میں کہ مجھ سے جدا ہوتے وقت تھا۔

---

(۱) شرف اصحاب الحدیث بغدادی: ۱/۱۳۳ حدیث: ۱۰۷۔
(۲) اخبار اصبہان: ۱/۵۰۰ حدیث: ۳۷۲۔
(۳) اخبار اصبہان: ۲/۴۷ حدیث: ۶۳۲......طبقات المحدثین باصبہان: ۲/۴۰۰ حدیث: ۶۴۹۔

☆ جلدی معاف کرنا انتہائے شرافت اور انتقام میں جلدی کرنا انتہائے رذالت ہے۔

۳۵ حضرت عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت مالک بن دینار ایک انصاری شیخ سے اور وہ ابوحذیفہ کے غلام سالم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**یؤتی بأقوام من ولد آدم یوم القیامة معهم حسنات کأنها مثل جبال تهامة، حتی إذا دنوا یعني و أشرفوا علی الجنة نودي فیهم لا نصیب لکم فیها، قلت یارسول اللّٰه، جل هؤلاء القوم لنا حتی نعرفهم، فوالذي بعثک بالحق لقد خشیت أن أکون منهم، فقال: أما إنهم کانوا یصومون، ویصلون و یقومون لیلهم و لکنهم إذا شرع لهم شیء من الحرام وثبوا علیه فأحبط اللّٰه عزوجل أعمالهم .** (۱)

یعنی قیامت کے دن بنی آدم سے کچھ ایسے لوگ لائے جائیں گے جن کے پاس تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی؛ لیکن جب وہ جنت کے قریب ہوں گے اور جنت میں جانا چاہیں گے تو انھیں یہ کہہ کر روک دیا جائے گا کہ جنت میں تمہارا کچھ بھی حق نہیں ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کے اوصاف بیان فرمادیں تاکہ ہم انھیں جان لیں؛ کیوں کہ قسم بخدا! مجھے ڈر لگنے لگا ہے کہ کہیں میں بھی انھیں لوگوں میں سے تو نہیں۔

آپ نے فرمایا: وہ روزے بھی رکھیں گے، نمازیں بھی پڑیں گے، راتوں میں اٹھ کر قیام بھی کریں گے؛ مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر کوئی حرام چیز اُن کے سامنے آتی تو وہ اس پر اُوندھے ٹوٹ پڑتے تھے۔ پس اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے کیے اعمال اَکارت فرمادیے۔

(۱) امالی ابن بشران:۲/۸حدیث:۴۸۰..... معجم الصحابہ لابن قانع:۲/۳۷۱حدیث:۵۲۴۔

☆ بے صبری کچھ تقدیر الٰہی کو تو نہیں مٹاتی، ہاں اَجر و ثواب سے محروم کردیتی ہے!۔

[۳۴۶] حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں :

**أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم كان يقوم حتى ترم قدماه .**

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دیر دیر تک قیام فرماتے کہ آپ کے پاے مبارک متورم ہوجاتے (یعنی اُن میں سوجن آجایا کرتی)۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا جاتا: یارسول اللہ! آپ اتنا لمبا لمبا قیام کیوں فرماتے ہیں، اللہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب کچھ معاف فرمادیے ہیں۔فرماتے:

**أفلا أكون عبدًا شكورا .** (۱)

یعنی کیا میں (اپنے مولا کا) شکرگزار بندہ نہ بنوں!۔

[۳۴۷] حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي و تلا هٰذه الآية " إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَونَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ نُدْخِلكُمْ مُدْخَلاً كَرِيْماً ٥** (۲)

یعنی میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لیے ہوگی۔ اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: اگر تم کبیرہ گناہوں سے جن سے تمہیں روکا گیا ہے بچتے رہو تو ہم تم سے تمہاری چھوٹی برائیاں مٹادیں گے اور تمہیں عزت والی جگہ میں داخل فرمادیں گے۔

(۱) الاربعون فی شیوخ الصوفیہ للمالینی: ۱/۱۶۹حدیث: ۱۲۹۔

(۲) سورۂ نساء: ۴/۳۱......الاعتقاد بیہقی: ۱/۱۸۷حدیث: ۱۶۵۔

☆ 'حرص' سے کچھ روزی نہیں بڑھ جاتی؛ ہاں آدمی کی قدر ضرور گھٹ جاتی ہے۔

۳۸ حضرت مالک بن دینار بحوالہ معبد جہنی حضرت عثمان بن عفان سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**الحمى حظ المؤمن في الدنيا من النار يوم القيامة .** (۱)

یعنی بخار، روزِ قیامت کی آگ کا ایک حصہ ہے جسے مومن کو دنیا ہی میں چکھا دیا جاتا ہے۔

۳۹ حضرت مالک بن دینار بحوالہ احنف حضرت ابوذر سے روایت کرتے ہیں :

**إن النبي صلى الله عليه وسلم ذكر أهل الكوفة فذكر أنه سينزل بهم بلايا عظائم، ثم ذكر أهل البصرة، فذكر أنهم أفضل أهل الأمصار قبلة و أكثرهم مؤذنا يدفع عنهم ما يكرهون .**(۲)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوفیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان پر عنقریب بڑی بڑی بلائیں اور عظیم آزمائشیں اُترنے والی ہیں۔ پھر آپ نے اہل بصرہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ دین اور مؤذنین کے اِعتبار سے شہریوں میں سب سے اچھے اور افضل لوگ ہوں گے۔ ان سے وہ ساری چیزیں دور کردی جائیں گی جنھیں وہ ناپسند کرتے ہیں۔

۴۰ حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ ایک بار حجاج کے پاس میرا جانا ہوا تو اس نے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث حسن سننا چاہیں گے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور سناؤ۔ تو کہا کہ مجھ سے حضرت ابوبردہ سے اور ان سے ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) الضعفاء الکبیر عقیلی: ۱۹۳/۷ حدیث: ۱۲۴۸۔
(۲) المطالب العالیہ عسقلانی: ۱۰۲/۱۲ حدیث: ۴۳۰۶۔

☆ جو شخص کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔

**من كانت له إلى الله عزوجل حاجة فليدع بها دبر كل صلاة مفروضة .** (۱)

یعنی جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت درکار ہوتو اسے ہر فرض نماز کے بعد دعا کرنی چاہیے۔

☆ حضرت مالک بن دینار بحوالہ ابومسلم خولانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**لو صليتم حتى تكونوا كالحنايا، وصمتم حتى تكونوا كالأوتار، ثم كان الاثنان أحب إليكم من الواحد لم تبلغوا الاستقامة .** (۲)

یعنی اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی مانند خمدار ہوجاؤ، اور روزہ رکھتے رکھتے تانت کی طرح دبلے ہوجاؤ، پھر بھی تمہاری نگاہوں میں دو ایک سے محبوب تر ہوتو سمجھو کہ ابھی تم مرتبہ اِستقامت کو نہیں پہنچے۔

☆ حضرت مالک بن دینار خادم النبی حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**إن أقربكم مني يوم القيامة في كل موطن أكثركم علي صلاة في الدنيا، من صلى علي في يوم الجمعة و ليلة الجمعة قضى اللّٰه له مائة حاجة سبعين من حوائج الآخرة و ثلاثين من حوائج الدنيا، ثم يوكل الله بذلك ملكا يدخله في قبرى كما**

(۱) المقلین من الامراء والسلاطین تمام بن محمد دمشقی :۱/۹ حدیث:۶۔
(۲) مسند ابراہیم بن ادہم الزاہد لابن مندہ :۱/۳۲ حدیث:۲۲۔

☆ جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے!۔

**تدخل عليكم الهدايا، يخبرني من صلى علي باسمه و نسبه إلى عشيرته، فأثبته في صحيفة بيضاء .(۱)**

یعنی قیامت کے دن ہر مقام پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا ہوگا۔اور جو (خوش نصیب) شخص مجھ پر بروزِ جمعہ اور شب جمعہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا،جن میں ستر کا تعلق تو آخرت سے ہوگا مگر تیس حاجتیں اسی دنیا کی ہوں گی۔پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ فرشتے کے ذریعہ اس کا یہ درود وسلام اس کے نام ونسب اور خاندان کی نشاندہی کے ساتھ میرے پاس ایسے ہی پہنچتا ہے جیسے تم ایک دوسرے کو تحفے تحائف دیا کرتے ہو، جسے میں اپنے پاس موجود ایک نفیس کتابچے میں رقم کر لیتا ہوں۔

☆ حضرت مالک بن دینار بحوالہ حسن حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**إن للّٰه عزوجل لوحا أحد وجهيه ياقوتة و الوجه الثاني زمردة خضراء، قلمه النور، فيه يخلق، و فيه يرزق، و فيه يحيي، و فيه يميت، و فيه يعز و فيه يفعل ما يشاء في كل يوم وليلة.(۲)**

یعنی اللہ عزوجل کے پاس ایک تختی ہے،جس کا ایک سرا یاقوت کا اور دوسرا سبز زمرد کا ہے،اوراس کا قلم سراپا نور ہے۔کس کو پیدا کرنا ہے، کسے رزق پہنچانا ہے، کسے زندگی بخشنا ہے، کسے موت سے ہمکنار کرنا ہے، کسے عزت عطا کرنا ہے اور ہر دن رات کیا کرنا ہے اس کی تفصیلات اس میں موجود ہوتی ہیں۔

---

(۱) ما ورد فی حیاۃ الانبیاء بعد وفاتہم : ۲/۱......حیاۃ الانبیاء فی قبورہم : ۱۴/۱ حدیث: ۱۳......فوائد ابن مندہ:۸۲/۱۔مگر ابن مندہ نے اسے موضوع لکھا ہے......فضائل الاوقات بیہقی:۳۰۸/۱ حدیث:۲۷۱۔

(۲) العظمۃ لابی الشیخ اصبہانی:۱۶۵/۱ حدیث:۱۵۷......مگر صاحب موضوعات نے اسے موضوع قرار دیا ہے:الموضوعات:۱۱۷/۱۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ -چڑیا کوٹی-

☆ احمق کی عقل اس کی زبان کے پیچھے ہوتی ہے اور عقل مند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔

☆ حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

**من لم يكن له ورع يصده عن معصية الله إذا خلا لم يعبأ الله بشيء من عمله .** (١)

یعنی جس کا ورع وتقویٰ خلوت اور تنہائی میں اسے اللہ کی نافرمانی کا اِرتکاب کرنے سے نہ روک سکے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے دیگر اعمال کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔

☆ حضرت مالک بن دینار حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**حياتي خير لكم ثلاث مرات و وفاتي خير لكم ثلاث مرات فسكت القوم فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه بأبي أنت و أمي كيف يكون هذا قلت حياتي خير لكم ثلاث مرات ثم قلت موتي خير لكم ثلاث مرات قال حياتي خير لكم ينزل علي الوحي من السماء فأخبركم بما يحل لكم و ما يحرم عليكم و موتي خير لكم تعرض علي أعمالكم كل خميس فما كان من حسن حمدت الله عزوجل عليه و ما كان من ذنب استوهبت لكم ذنوبكم .** (٢)

یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین تین مرتبہ فرمایا: میری حیات بھی تمہارے لیے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ یہ سن کر سب لوگ خاموش رہے مگر حضرت عمر بن خطاب نے (وضاحت چاہتے ہوئے) عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ کیسے ہوگا۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا کہ

(١) موسوعة اطراف الحديث: ٢٧٣٩٤٦/١ حدیث: ٢٧٣١٠٦۔

(٢) سلوة الكئيب بوفاة الحبيب: ٣٢/١۔

میری زندگی بھی تمہارے لیے بہتر ہے پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میری موت بھی تمہارے لیے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: میری حیات تمہارے لیے اس اعتبار سے بہتر ہے کہ مجھ پر آسمان سے وحی کا نزول ہوتا ہے تو میں تمہارے لیے حلال وحرام کو بیان کرتا ہوں۔ اور میری وفات اس لیے بہتر ہے کہ تمہارے اعمال ہر پنجشنبہ کو میری بارگاہ میں پیش ہوں گے تو تم میں جس کی طرف سے اچھائی دیکھوں گا اس پر اللہ کی حمد وثنا کروں گا، اور جس کے گناہ آئیں گے اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا کروں گا۔

حضرت مالک بن دینار حضرت حسن سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :

**اللّٰهم كما ائتمنتهم فخانوني، و نصحت لهم فغشوني، فسلط عليهم فتى ثقيف الذبال الميال، يأكل خضرتها ويلبس فروتها و يحكم فيها بحكم الجاهلية .** (۱)

یعنی اے پروردگار! تونے مجھے ان کا حاکم وامین بنایا مگر انھوں نے میری خیانت کی، میں نے ان کو پند ونصائح سے نوازا مگر انھوں نے اس کا اُلٹا کیا؛ لہٰذا تو ان پر ایک ایسے سخت کڑیل اور بے رحم شخص کو مسلط فرمادے جو ان کی ہریالیوں اور شادابیوں کو نگل جائے، ان کا تاجِ نخوت زمین بوس کردے، اور بالکل اندھا دھندان پر حکومت کرے۔

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ جس وقت زبانِ علی سے یہ کلمات اَدا ہورہے تھے، ابھی حجاج بن یوسف پیدا بھی نہ ہوا تھا۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

(۱) دلائل النبوۃ بیہقی: ۷/۴۰۵ حدیث: ۲۸۳۶۔

☆ جو شخص کل کو اپنی موت کا دن سمجھتا ہے، موت کے آنے سے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

**خطب عمر بن الخطاب الناس و هو خليفة و عليه إزار فيه اثنا عشر رقعة .** (۱)

یعنی حضرت عمر بن خطاب لوگوں سے اس حال میں خطاب فرمارہے تھے کہ آپ کے تہ بند پر بارہ پیوند لگے ہوئے تھے۔

حضرت مالک بن دینار حضرت احنف بن قیس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

**من كثر ضحكه قلت هيبته، ومن كثر مزاحه استخف به، و من أكثر من شيء عرف به ، ومن كثر كلامه كثر سقطه، ومن كثر سقطه قل حياؤه، و من قل حياؤه قل ورعه و من قل ورعه مات قلبه .** (۲)

یعنی جو زیادہ ہنستا ہے اس کا دبدبہ و ہیبت گھٹ جاتا ہے۔ جو زیادہ ہنسی مذاق کرتا ہے لوگ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جو کوئی عمل کثرت سے کرتا ہے تو وہی اس کا ذریعہ تعارف بن جاتا ہے۔ جو جتنی باتیں کرتا ہے اس سے لغزش بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جو زیادہ لغزش کھاتا ہے اس کی شرم وحیا گھٹ جاتی ہے۔ جس کی شرم وحیا گھٹ جاتی ہے پھر اس کی پرہیزگاری جواب دے جاتی ہے اور جس کی پرہیزگاری کا جنازہ نکل جائے تو سمجھو اس کا دل مردہ ہو گیا ہے۔

---

(۱) معرفة الصحابة لابی نعیم اصبہانی: ۲۲۲/۱حدیث: ۱۹۲......شعب الایمان :۱۵/۱۱ حدیث:۴۸۰۹...... الزہد والرقائق لابن مبارک:۵۰۰/۲حدیث:۹۵۲......موسوعة التخریج:۱۱۰۸۰/۱حدیث:۳۳۰۲۳۔

(۲) مسند شہاب قضاعی: ۱۱۷/۲حدیث: ۳۵۸......شعب الایمان : ۱۵/۱۱حدیث: ۴۸۰۹......موسوعة اطراف الحدیث:۱۸۷۶۱۵/۱حدیث:۱۸۶۶۵۵۔

☆ علم کی خوبی اس پر عمل کرنے میں اور اِحسان کی خوبی اس کے نہ جتلانے پر منحصر ہے۔

## مناجات در بارگاہ مجیب الدعوات

حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی پرسوز دعا پر کتاب اپنے اختتام کو پہنچ رہی ہے، اللہ قبول فرمائے اور مزید خیر کی توفیق ہمارے رفیق حال کردے۔

**إلٰهي قصرت الألسن عن بلوغ ثنائک کما يليق بجلالک، و عجزت العقول عن إدراک کنه جمالک، و انحسرت الأبصار دون النظر إلی سبحات وجهک، ولم تجعل للخلق طريقا إلی معرفتک إلا بالعجز عن معرفتک**

**إلٰهي فاجعلنا من الذين ترسَّخت أشجار الشوق إليک في حدائق صدورهم، و أخذت لوعةُ محبتک بمجامع قلوبهم فهم إلی أوکار الأفکار يأوُون، و في رياض القرب و المکاشفة يرتعون، و من حِياض المحبة بکأس الملاطفة يکرعون، و شرائعَ المصافاة يرِدُون .**

**قد کُشف الغطاء عن أبصارهم، و انجلت ظلمة الريب عن عقائدهم و ضمائرهم، و انتفت مخالجةُ الشک عن قلوبهم و سرائرهم، و انشرحت بتحقيق المعرفة صدورهم و علت لسبق السعادة في الزهادة همَمُهم، و عذُب في مَعين المعاملة شِربهم، وطاب في مجلس الأنس سرهم، و أمن في موطن المخافة سِربهم، واطمأنت بالرجوع إلی رب الأرباب أنفسهم، و تيقنت بالفوز و الفلاح أرواحهم، و قرب بالنظر إلی محبوبهم أعينهم، و استقر بإدراک السُّؤل و نيل المأمول قرارُهم، و ربحت في بيع الدنيا بالآخرة تجارتهم .**

إلٰهي ما ألذَّ خواطرَ الإلهام بذكرك على القلوب! و ما أحلىٰ المسيرَ إليك بالأوهام في مسالك الغيوب! و ما أطيب طعم حبك! و ما أعذب شِرب قربك!.

فأعذنا من طردك و إبعادك، و اجعلنا من أخلص عارفيك، و أصلح عبادك، و أصدق طائعيك، و أخلص عُبادك، يا عظيم، يا جليل، يا كريم، يا منيل برحمتك و منك يا أرحم الراحمين .

یعنی میرے معبود! تیری جلالت شان کے مناسب تیری تعریف کرنے میں زبانیں گنگ ہیں، اور تیرے جمال کی حقیقت کو سمجھنے سے لوگوں کی عقلیں عاجز ہیں، تیری ذات کے جلوؤں کی طرف نظر کرنے میں آنکھیں درماندہ ہوکر رہ جاتی ہیں۔لوگوں کے لیے تیری معرفت کا حصول بس یہی ہے کہ وہ تیری معرفت سے قاصر ہیں۔

میرے مولا! مجھے ان لوگوں میں سے قرار دے جن کے سینوں کے باغیچوں میں تیرے شوق کے درخت جڑ پکڑ چکے ہیں، اور تیرے سوزِ محبت نے ان کے دلوں کو گھیر رکھا ہے، اب وہ یادوں کے آشیانے میں پناہ لیے ہوئے ہیں، اور تیرے قرب اور جلوے کے باغوں میں سیر کر رہے ہیں۔ وہ تیری محبت کے چشموں سے جام الفت کے گھونٹ پی رہے ہیں اور صاف ستھرے گھاٹوں پر لنگر انداز ہیں۔

ان کی آنکھوں سے پردہ اُٹھ چکا ہے، شک وارتیاب کی کالک ان کے عقیدوں اور ضمیروں سے دور ہوچکی ہے، ان کے دلوں اور باطنوں سے شبہہ کے اثرات ختم ہوگئے ہیں، صحیح معرفت حاصل ہونے سے ان کے سینے کھل چکے ہیں، حصول سعادت کے لیے زہد میں ان کی ہمتیں بلند ہوگئی ہیں، کردار کے چشمہ میں ان کا پینا

شیریں ہے۔انس ومحبت کی محفل میں ان کا باطن صاف ہے،خوفناک جگہوں پر ان کے گروہ امن وامان میں ہے، اور پالنے والوں کے پالنے والے کی طرف بازگشت میں ان کے نفس مطمئن ہیں،ان کی روحوں کو بخشش وکامیابی کا یقین ہے، ان کی آنکھیں دیدارِ محبوب سے خنک ہیں،ان کو حاجتیں پوری ہونے اور مرادیں برآنے سے قرار حاصل ہے،آخرت کی خاطر دنیا کی فروخت میں ان کا سودا نفع بخش ہے۔

میرے پروردگار! کیا ہی مزہ ہے ان خیالوں میں جو تیرے ذکر سے دلوں میں آتے ہیں اور کتنا شیریں ہے تیری طرف وہ سفر جو بخیال خود غیب کے راستوں پر جاری ہے، کتنا اچھا ہے تیری محبت کا ذائقہ اور کتنا میٹھا ہے تیرے قرب کا شربت۔

پس ہمیں اس سے پناہ دے کہ تیرے ہاں سے ہانکے جائیں،اور تجھ سے دور رہیں،ہمیں قرار دے اپنے قرب یافتہ عارفوں اور صالح ترین بندوں میں اور اپنے سچے فرماں برداروں اور کھرے عبادت گزاروں میں رکھ۔

اے عظمت والے!اے جلال والے! اے مہربان! اے عطا کرنے والے! تجھے تیری رحمت واحسان کا واسطہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔آمین۔

**رَبَّنَا اٰتِنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ o**

**اللّٰھم ھٰذا الدعا و علیک الإجابة و ھٰذا الجھد وعلیک التکلان، وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی النبی الأمي الأمین المکین الحلیم الکریم الرؤوف الرحیم و علی آله وصحبهٖ أجمعین برحمتک یا أرحم الراحمین و الحمدللّٰہ رب العالمین o**

☆ جب انسان خدا سے دور ہوجائے تو سکون سے دور ہوجاتا ہے۔

# کتابیات:

- قـــــراٰن کریم ۔ابتدائے نزول: ۶۱۰ء- انتہائے نزول: ۹/ذی الحجہ۱۰ھ/۶۳۲ء
- المناسک لابن أبي عروبة : حافظ ابونصر سعید بن ابی مہران بصری [م۱۵۷ھ]
- الزهد و الرقائق لابن المبارک : عبداللہ بن مبارک [م۱۸۱ھ]
- مسند الطيالسي : سلیمان بن داوٗد طیالسی [م۲۰۴ھ]
- مصنف ابن أبي شيبة : ابوبکر عبداللہ بن محمد بن احمد نسفی [م۲۳۵ھ]
- مسند عبد بن حميد : ابومحمد عبد بن محمد حمید کشی [م۲۳۸ھ]
- مسند امام احمد بن حنبل : امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی [م۲۴۱ھ]
- الزهد لأحمد بن حنبل : امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی [م۲۴۱ھ]
- تاریخ خلیفه : ابوعمرو خلیفہ بن ہبیرہ شیبانی عصفری [م۲۴۶ھ]
- الأدب المفرد للبخاري : امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری [م۲۵۶ھ]
- التاريخ الكبير : امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری [م۲۵۶ھ]
- قراء ة خلف الإمام : امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری [م۲۵۶ھ]
- التاريخ الصغير : امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری [م۲۵۶ھ]
- المعجم الكبير : امام سلیمان بن احمد طبرانی [م۲۶۰ھ]
- المعجم الأوسط : امام سلیمان بن احمد طبرانی [م۲۶۰ھ]
- طرق حديث من كذب علي متعمدا : امام سلیمان بن احمد طبرانی [م۲۶۰ھ]

☆ عقل مند بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

❀ الجرح و التعديل : احمد بن عبداللہ عجلی کوفی [۲۶۱ھ]

❀ سنن ابن ماجه : امام عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی [۲۷۳ھ]

❀ سنن ابی داؤد : امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث [۲۷۵ھ]

❀ الزهد لأبي داؤود : امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث [۲۷۵ھ]

❀ أخبار مكة للفاكهي : محمد بن اسحٰق بن عباس فاکہی [۲۷۵ھ]

❀ عيون الأخبار : عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کوفی دینوری [۲۷۶ھ]

❀ غريب الحديث : عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ کوفی دینوری [۲۷۶ھ]

❀ الزهد لأبي حاتم الرازي : محمد بن ادریس بن منذر ابوحاتم رازی [۲۷۷ھ]

❀ علل الترمذي الكبير : امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی [۲۷۹ھ]

❀ شمائل محمديه : امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی [۲۷۹ھ]

❀ أنساب الأشراف : ابوالحسن احمد بن یحییٰ بلاذری [۲۷۹ھ]

❀ المعرفة و التاريخ : یعقوب بن سفیان ہمدانی فسوی [۲۸۰ھ]

❀ المنامات : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ الصمت : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ التوبة : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ الرقة و البكاء : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ إصلاح المال : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ الأمر بالمعروف و النهي عن المنكر : ابن ابی الدنیا بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ التهجد و قيام الليل : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ العقوبات : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]

❀ الجوع : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]


☆ جھوٹے سے ہمیشہ دور رہیں کہ وہ آپ کو ہمیشہ دھوکے میں رکھے گا۔

- المتمنين : عبداللہ بن محمد ابن ابی الدنیا قرشی بغدادی شافعی [۲۸۱ھ]
- الكامل في اللغة و الأدب : ابوالعباس محمد بن یزید مبرد ازدی بصری [۲۸۵ھ]
- مختصر قيام الليل للمروزي : ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی [۲۹۴ھ]
- تعظيم قدر الصلوٰة : ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی [۲۹۴ھ]
- مسند أبي يعلى الموصلي : احمد بن علی موصلی [۳۰۷ھ]
- مستخرج أبي عوانة : یعقوب بن اسحاق اسفرائنی [۳۱۶ھ]
- البعث لابن أبي داؤود : سلیمان بن اشعث بن اسحٰق ابوداوٗد بجستانی [۳۱۶ھ]
- المصاحف لابن أبي داؤود : سلیمان بن اشعث بن اسحٰق ابوداؤد بجستانی [۳۱۶ھ]
- طبقات ابن سعد : محمد بن سعد [۳۲۰ھ]
- الكنى و الأسماء : ابوبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی رازی [۳۲۰ھ]
- الضعفاء الكبير للعقيلي : ابوجعفر محمد بن عمرو عقیلی مکی [۳۲۲ھ]
- أخبار عقلاء المجانين : ابوالازہر محمد بن زید نحوی [۳۲۵ھ]
- تفسير ابن ابي حاتم : ابومحمد عبدالرحمٰن ابن ابی حاتم [۳۲۷ھ]
- اعتلال القلوب : ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد خرائطی [۳۲۷ھ]
- مكارم الأخلاق : ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد خرائطی [۳۲۷ھ]
- مساوي الأخلاق : ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد خرائطی [۳۲۷ھ]
- العقد الفريد : احمد بن عبدربہ قرطبی اندلسی [۳۲۸ھ]
- معجم ابن الأعرابي : ابوسعید احمد بن محمد بن اعرابی [۳۴۱ھ]
- معجم الصحابة لابن قانع : ابوالحسن عبدالباقی بن قانع [۳۵۱ھ]
- تفسير نيسا فوري : احمد بن محمد نیساپوری [۳۵۳ھ]
- طبقات المحدثين : مسلمہ بن قاسم اندلسی [۳۵۳ھ]


☆ احمق سے ہمیشہ دور رہیں کہ وہ فائدہ کی بجائے آپ کو ضرور نقصان پہنچائے گا۔

❁ صحيح ابن حبان : ابوالشیخ محمد بن حبان [۳۵۴ھ]

❁ الزهد و صفة الزاهدين : ابوحامد احمد بن بشر بن عامر مرورودی شافعی [۳۶۲ھ]

❁ أمثال الحديث : ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن حبان اصبہانی [۳۶۹ھ]

❁ العظمة لأبي الشيخ : ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن حبان اصبہانی [۳۶۹ھ]

❁ مشاهير علماء الأمصار :ابوالشیخ عبداللہ بن محمد بن حبان اصبہانی [۳۶۹ھ]

❁ سنن الدار قطني : ابوالحسن علی بن عمر دار قطنی [۳۸۵ھ]

❁ حديث عمر بن أحمد : ابوحفص عمر بن شاہین بغدادی [۳۸۵ھ]

❁ قوت القلوب : ابوطالب محمد بن علی مکی [۳۸۶ھ]

❁ العزلة للخطابي : ابوابراہیم محمد بن سلیمان خطابی بستی [۳۸۸ھ]

❁ الإمتاع و المؤانسة : علی بن محمد بن عباس واسطی ابوحیان التوحیدی [۴۰۰ھ]

❁ الصداقة والصديق : علی بن محمد بن عباس واسطی ابوحیان التوحیدی [۴۰۰ھ]

❁ الأربعون في شيوخ الصوفية للماليني :احمد بن محمد ابوسعید مالینی [۴۱۲ھ]

❁ فوائد تمام : تمام بن محمد بن عبداللہ حلبی [۴۱۴ھ]

❁ شرح أصول اعتقادأهل السنةوالجماعة للألكائي :ابوالقاسم بن حسن [۴۱۸ھ]

❁ أخبار أصبهان : ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی [۴۳۰ھ]

❁ معرفة الصحابة : ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی [۴۳۰ھ]

❁ تاريخ أصبهان : ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی [۴۳۰ھ]

❁ حلية الأولياء : ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی [۴۳۰ھ]

❁ أمالي ابن بشران : ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن بشران [۴۳۲ھ]

❁ الإعجاز و الايجاز : احمد بن محمد بن ابراہیم ابواسحٰق ثعلبی [۴۳۷ھ]

❁ مسند الشهاب القضاعي : ابوعبداللہ محمد بن سلامہ قضاعی شافعی [۴۵۴ھ]


☆ بخیل سے ہمیشہ دور رہیں کہ وہ اپنے تھوڑے سے نفع کی خاطر آپ کا بہت سا نقصان کر دے گا۔

- حجة الوداع : ابومحمد ابن حزم علی ظاہری [۴۵۶ھ]
- دلائل النبوة للبيهقي : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- الاعتقاد للبيهقي : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- ما ورد في حياة الأنبياء بعد وفاتهم : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- حياة الأنبياء في قبورهم : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- فضائل الأوقات : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- السنن الكبرىٰ للبيهقي : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- الأربعون الصغرىٰ للبيهقي : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- معرفة السنن و الآثار : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- شعب الايمان للبيهقي : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- الزهد الكبير للبيهقي : ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی [۴۵۸ھ]
- الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع : ابوبکر احمد خطیب بغدادی [۴۶۳ھ]
- اقتضاء العلم العمل للبغدادي : ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی [۴۶۳ھ]
- الكفاية في علم الرواية : ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی [۴۶۳ھ]
- شرف أصحاب الحديث : ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی [۴۶۳ھ]
- جامع بيان العلم و فضله لابن عبد البر : ابوعمر یوسف بن عبدالبر [۴۶۳ھ]
- الإنصاف لابن عبد البر : ابوعمر یوسف بن عبدالبر [۴۶۳ھ]
- الرسالة القشيرية : ابوالقاسم عبدالکریم قشیری [۴۶۵ھ]
- نثر الدرر في المحاضرات : ابوسعید منصور بن حسین آبی [۴۲۲ھ]
- كشف المحجوب : حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری [۴۶۵ھ]
- مسند إبراهيم بن أدهم الزاهد : حافظ ابوعبداللہ بن مندہ اصبہانی [۴۷۵ھ]


☆ بزدل سے ہمیشہ دور رہیں کہ وہ مشکل وقت پڑنے پر آپ کو ہلاکت میں چھوڑ کر رفو چکر ہو جائے گا۔

❁ فوائد ابن مندة : حافظ ابوعبداللہ بن مندہ اصبہانی [۴۷۵ھ]

❁ إكمال الكمال : علی بن ابوالقاسم وزیر ابن ماکولا [۴۸۷ھ]

❁ محاضرات الأدباء : ابوالقاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی [۵۰۲ھ]

❁ إحياء علوم الدين : ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی طوسی [۵۰۵ھ]

❁ تفسير ابو السعود : ابومحمد حسین بن مسعود بغوی شافعی [۵۱۶ھ]

❁ سراج الملوک : ابومحمد طرطوشی مالکی اندلسی معروف بابن ابی رندقہ [۵۲۰ھ]

❁ شرح البخاري ابن بطال : ابوالحکم بن زکریا ابن بطال برہانی کوفی اشبیلی [۵۴۹ھ]

❁ ربيع الأبرار : ابوالقاسم محمد بن عمرو زمخشری [۵۳۸ھ]

❁ تاريخ مدينة دمشق : علی بن حق دمشقی معروف بہ ابن عساکر [۵۷۱ھ]

❁ المنتظم في تاريخ الأمم : عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی بغدادی [۵۹۷ھ]

❁ صفة الصفوة : عبدالرحمٰن بن علی بن جوزی بغدادی [۵۹۷ھ]

❁ بر الوالدين : ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی القرشی [۵۹۷ھ]

❁ الأذكياء : ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی القرشی [۵۹۷ھ]

❁ مواعظ ابن الجوزي : ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن الجوزی القرشی [۵۹۷ھ]

❁ تفسير رازی : امام فخر الدین محمد بن عمر رازی [۶۰۶ھ]

❁ النهاية في غريب الأثر : محبّ الدین مبارک بن محمد جزری ابن اثیر [۶۰۶ھ]

❁ التدوين في أخبار قزوين : عبدالکریم بن محمد رافعی قزوینی [۶۲۳ھ]

❁ التوابين : ابوالعباس سیف الدین محمد بن احمد بن قدامہ مقدسی حنبلی [۶۴۳ھ]

❁ بغية الطلب في تاريخ حلب : کمال الدین ابوحفص ابن عدیم حنفی [۶۶۰ھ]

❁ تفسير قرطبي : ابوعبداللہ محمد بن احمد ابی بکر قرطبی [۶۷۱ھ]

❁ تهذيب الأسماء و اللغات : حافظ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی [۶۷۶ھ]


☆ جن لوگوں کو بارڈر پر بڑی جنگ لڑنی ہو وہ گلی کی لڑائی نہیں لڑا کرتے۔

- وفیات الأعیان و إنباء أبناء الزمان : ابوالعباس اربلی ابن خلکان [۶۸۱ھ]
- تاریخ الرسل والملوک : احمد بن محمد طبری مکی شافعی [۶۹۴ھ]
- تہذیب الآثار : احمد بن محمد طبری مکی شافعی [۶۹۴ھ]
- تفسیر مدارک التنزیل : ابوالبرکات عبداللہ بن احمد نسفی [۷۱۰ھ]
- لسان العرب : محمد بن مکرم انصاری افریقی مصری [۷۱۱ھ]
- تفسیر خازن : ابوالحسن علی بن محمد خازن بن عمر شیخی [۷۴۱ھ]
- تفسیر البحر المحیط : اثیرالدین ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی [۷۴۵ھ]
- الکبائر : حافظ شمس الدین ابوعبداللہ بن احمد ذہبی [۷۴۸ھ]
- العبر فی خبر من غبر : حافظ شمس الدین ابوعبداللہ بن احمد ذہبی [۷۴۸ھ]
- تذکرۃ الحفاظ : حافظ شمس الدین ابوعبداللہ بن احمد ذہبی [۷۴۸ھ]
- میزان الاعتدال فی نقد الرجال : حافظ ابوعبداللہ بن احمد ذہبی [۷۴۸ھ]
- تاریخ الإسلام للذہبی : شمس الدین محمد بن احمد ذہبی [۷۴۸ھ]
- سیر أعلام النبلاء : حافظ شمس الدین ابوعبداللہ بن احمد ذہبی [۷۴۸ھ]
- من لہ روایۃ فی الکتب الستۃ : حافظ شمس الدین ابوعبداللہ ذہبی [۷۴۸ھ]
- الروح : محمد بن ابوبکر شمس الدین دمشقی حنبلی معروف بہ ابن قیم جوزیہ [۷۵۱ھ]
- اجتماع الجیوش الإسلامیۃ ... : محمد شمس الدین حنبلی ابن قیم جوزیہ [۷۵۱ھ]
- مرآۃ الجنان و عبرۃ الیقظان : عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی شافعی [۷۶۸ھ]
- البدایۃ و النہایۃ : حافظ عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل ابن کثیر [۷۷۴ھ]
- تفسیر ابن کثیر : حافظ عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل ابن کثیر [۷۷۴ھ]
- النہایۃ فی الفتن و الملاحم : حافظ عماد الدین اسمٰعیل ابن کثیر [۷۷۴ھ]
- المختصر فی أخبار البشر : عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل ابن کثیر [۷۷۴ھ]

❁ قصص الأنبياء : حافظ عمادالدین ابوالفدا اسمٰعیل ابن کثیر [۷۷۴ھ]

❁ جامع العلوم والحکم : عبدالرحمٰن ابن رجب دمشقی حنبلی [۷۹۵ھ]

❁ مجمع الزوائد و منبع الفوائد : امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی [۸۰۷ھ]

❁ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان : نورالدین ابوالحسن ہیثمی [۸۰۷ھ]

❁ حیوۃ الحیوان الکبریٰ : کمال الدین ابوالبقادمیری مصری شافعی [۸۰۸ھ]

❁ الزهر الفائح في ذكر من تنزه عن الذنوب والقبائح: ابوالخیر محمد ابن الجزری [۸۳۳ھ]

❁ غاية النهاية في طبقات القراء : ابوالخیر شمس الدین محمد ابن الجزری [۸۳۳ھ]

❁ معجم ابن المقریء : اسماعیل بن ابوبکر بن علی شرجی زبیدی [۸۳۷ھ]

❁ المستطرف في كل فن مستظرف : ابوالفتح بہاءالدین ابشیہی شافعی [۸۵۰ھ]

❁ تفسیر بحر العلوم : سیدعلاءالدین علی سمرقندی قرامانی [۸۶۰ھ]

❁ فتح القدير : محمد بن عبدالواحد کمال الدین حنفی معروف بہ ابن ہمام [۸۶۱ھ]

❁ النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة : ابن اتابکی تغری بردی [۸۷۴ھ]

❁ الآداب الشرعية : ابومفلح ابراہیم بن محمد رامینی صالحی حنبلی [۸۸۴ھ]

❁ نظم الدرر في تناسب الآی والسور : ابراہیم بن عمر بقاعی [۸۸۵ھ]

❁ نزهة المجالس و منتخب النفائس : عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری [۸۹۴ھ]

❁ تفسیر در منثور : جلال الدین عبدالرحمٰن ابوبکر سیوطی [۹۱۱ھ]

❁ الحبائك في أخبار الملائك : جلال الدین عبدالرحمٰن ابوبکر سیوطی [۹۱۱ھ]

❁ الاستعداد للموت و سؤال القبر : زین الدین احمد ملیباری شافعی [۹۲۸ھ]

❁ المطالب العالية : حافظ شہاب الدین احمد بن ابن حجر عسقلانی مکی [۹۷۳ھ]

❁ تقريب التهذيب : حافظ شہاب الدین احمد بن ابن حجر عسقلانی مکی [۹۷۳ھ]

❁ لسان الميزان : شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی مکی [۹۷۳ھ]


☆ جس کو ہمالیہ کی چوٹی سر کرنا ہے وہ اپنے جوتوں کی قیمت نہیں گنا کرتا!۔

- الزواجر عن اقتراف الكبائر : شہاب الدین احمد بن محمد بن حجر ہیثمی مکی [۹۷۴ھ]
- كنز العمال : علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہانپوری [۹۷۵ھ]
- تفسير السراج المنير : محمد بن احمد خطیب شربینی مصری شافعی [۹۷۷ھ]
- فيض القدير : شمس الدین عبدالرؤف مناوی شافعی [۱۰۳۰ھ]
- الفواكه الدواني على رسالة ابن أبي زيد القيرواني : احمد بن غنیم نفراوی [۱۱۲۵ھ]
- تفسير روح المعاني : ابوالثنا سید شہاب الدین بن درویش آلوسی [۱۲۷۰ھ]
- البحر المديد : ابوالعباس احمد بن محمد بن مہدی ابن عجیبہ تطوانی [۱۲۲۴ھ]
- تفسير فتح القدير : قاضی ابوعبداللہ محمد یمنی شوکانی [۱۲۵۰ھ]
- أسنى المطالب : سید محمد بن سید درویش بیروتی حوت حنفی [۱۲۷۶ھ]
- تفسير أضواء البيان : محمد امین بن محمد مختار شنقیطی [۱۳۹۳ھ]
- الأعلام : خیر الدین زرکلی [۱۳۹۶ھ]
- المسند الجامع : ابوالفضل سید ابوالمعاطی النوری [۱۴۰۱ھ]
- إعلام الناس بما وقع للبرامكة مع بني عباس : محمد دیاب اتلیدی [ھ]
- بريقه محموديه فى شرح طريقه محمديه : [ھ]
- الإبانة الكبرىٰ لابن بطة : ابن بطہ حنبلی [ھ]
- تفسير هميان الزاد إلى دار العباد : سحون بن عثمان وہبی اباضی [ھ]
- موسوعة أطراف الحديث : [ھ]
- شرح مياره : [ھ]
- جزء ابن الغطريف : [ھ]
- روضة العقلاء و نزهة الفضلاء : ابن حبان بستی [ھ]
- تعزية المسلم : ابن ہبۃ اللہ [ھ]

---

يقول أبو الرفقة محمّد افروز القادری الجریاکوتی– أدام اللّٰه له سلوک سبيل السنة و الجماعة – هٰذا ما وفقني اللّٰه تبارک و تعالیٰ و أعانني عليه من وضع هٰذا الكتاب الذي دأبتُ في ترتيبهٖ و تحقيقه و تخريجه بكل ما في وسعي و طاقتي و ﴿ لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً اِلَّا مَا آتٰهَا﴾ [طلاق : ٧]

و إني أسئل اللّٰه سبحانه و تعالیٰ أن يجعل عملي هٰذا و جهدي خالصاً لوجهه الكريم و هدية الیٰ جناب سيدي رسول اللّٰه العظيم أنجو به من نار الجحيم و ما توفيقي إلا باللّٰه العظيم عليه توكلت و إليه أنيب . قد بدأت ع مل التأليف و الترتيب يوم الأحد ، الثامن وعشرين من جمادي الأولیٰ عام – ١٤٣٠ھ – الموافق شهر مايو – ٢٠٠٩ء – و كان الفراغ منه –بفضل اللّٰه و منته و توفيقه و معونته– في ليلة يوم السبت ، الخامس من جمادی الآخرة عام – ١٤٣٠ھ من الهجرة النبوية علیٰ صاحبها السلام و التحية – ، الموافق شهر مايو – ٢٠٠٩ء من ميلاد المسيح عليه الصلوة و التسليم– .

رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إنْ نَسِيْنَا أو أَخْطَأْنَا

﴿تمَّت و بالخير عمَّت﴾

## BOLON SE HIKMAT PHOTE

سچ پوچھیں تو آج ہمیں روحانیت کے مقام پر زیادہ حساس ہونے کی ضرورت ہے؛ کیوں کہ اس سے قلب وباطن کا نظام اُستوار ہوتا ہے اور دنیاے روح جگمگاتی ہے۔ روحانیت قال سے نہیں حال سے عبارت ہے۔ یہ علمی نظریے کا نام نہیں بلکہ عملی تجربے کی چیز ہے اور یہ تجربہ بھی مادّی نہیں سراسر باطنی ہے۔ یہ تقریر وابلاغ کے حسی ومادّی تاروں سے نہیں بلکہ گرمی اَنفاس کی پاکیزہ موجوں سے پھیلتی ہے۔ یہ اَلفاظ کے قالب میں نہیں سماتی بلکہ احساس کی گہرائیوں میں اُترتی ہے۔ یہ کہنے سننے کی چیز نہیں بلکہ سیکھنے اور برتنے کی چیز ہے۔ المختصر یہ تزکیۂ نفس، تصفیۂ باطن اور پاکیزگیِ نفس کا اُلوہی انداز اور وصول اِلی اللہ کا باطنی وپوشیدہ راز ہے۔

صاحبانِ باطن میں حضرت مالک بن دینار-رحمہ اللہ ورضی عنہ- کا بڑا اونچا مقام ہے۔ ہم نے مقدور بھر کوشش کر کے کتابوں کے ذخائر میں مستور حکمت وآگہی سے بھرپور اُن کے جواہرات کو ایک خاص ترتیب سے سجا کر سپردِ قرطاس کردیا ہے اِس اُمید پر کہ شاید مادی دنیا کی نیرنگیوں اور اس کی جھوٹی چمک دمک کے بیچ اُن کی نصیحتوں کا کوئی پارس آپ کے آبگینۂ دِل سے مس ہوجائے اور پھراس کے لمس سے آپ بھی بیش قیمت بن جائیں- خدا کرے ایسا ہی ہو-

بولوں سے حکمت پھوٹے

Distributers

KAMAL BOOK DEPOT
Madrasa Shamsul Uloom, Ghosi
Distt. Mau (U.P.)
Ph: 09935465182, 09335082776

₹ 90.00
ISBN 81-89872-42-7
9788189872427

KHWAJA BOOK DEPOT
419/2, Matia Mahal, Jama Masjid
Delhi-6, Mobile No. +91-9313086318
E-mail: khwajabd@gmail.com